RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
CHECKED
Z.
Checked
1987

عشق اور عیاری

یعنی

کوچۂ ڈی لا پیکس کا واقعہ

۱۸۴۸ء کے ابتدا کے ایام میں پولیٹکل امور نے اہل پیرس کی توجہ اسقدر بذول کی ہوئی تھی کہ بہت سے خانگی حادثات اس انقلاب کے زمانہ میں پیش آئے اور انہیں جوڈیشل عدالتوں کو بہت ہی مصروفیت رہی لیکن کانوں کان کسی نے بھی نہ سنے۔ انقلاب اور اُسکے متعلق خطرات نے اُن تمام امور و تاریکی میں ڈالا ہوا تھا جو امن و امان کے زمانہ میں باشندگان پیرس کی دلچسپی کے پورا کرنے کا سامان ہوتے۔ بیشک کوئی قصہ خواہ کیسا ہی دلچسپ کیوں ہو۔ جو گھروں یا فوجداری عدالتوں کی چاردیواری کے اندر ہی محدود رہے ہ دلچسپی اور حیرت انگیزی میں اُن واقعات کی کسطح برابری کر سکتا ہے جو شوریدہ پشت رعایا سے سربازار ظہور میں آرہے ہوں۔ کیونکہ اس وقت کوئی شہر نہیں ہوتا جو اس شور سے متاثر نہ ہوا ور جسکے تعلقات اُس سے وابستہ نہ ہوں ھول کی آواز۔ بندوقوں کی تڑاق پڑاق اور توپوں کے شور نے باقی ہر قسم کی وازوں کو مات کردیا ہے۔

ایسے ہی زمانہ میں یعنی ابتدائے مارچ ۱۸۴۸ء میں پیرس کے اندر ہی ایک مقدمہ چپ چاپ عدالت کے کمروں اور پولیس کے دفتروں میں ل رہا تھا۔ حالانکہ وہ ایسی حیرتناک اور غیر معمولی دلچسپی رکھتا تھا کہ آجتک جسقدر

واقعات عدالتوں کے کاغذات میں قلمبند ہیں شائد ہی اُنمیں سے کوئی اس سے بڑھکر دلچسپ ہو۔

مفصلۂ ذیل اوراق میں اِس مقدمہ کی مکمل اور مفصل تاریخ جو کسیقدر اُس زمانہ کے اخبارات اور سرکاری کاغذات اور ذاتی تجربات اور کسیقدر پرائیویٹ معلومات پر جو بعد ازاں ہمیں حاصل ہوئیں مبنی ہے درج کیجاتی ہے۔

حصہ اوّل

فصل اوّل

۲۰ - اکتوبر سنہ ۴۷ء کو صبح سات بجے گھوڑا گاڑی جو کہ اُس تاریخ تک ابھی مارسیلز اور پیرس کے درمیان آمد و رفت مسافران کا کام دیتی تھی - اپنی منزل پر کوچہ نوٹرڈام ڈی وکٹوریس کے ایک صحن میں آ کھڑی ہوئی - اُسکے مسافروں میں دو عورتیں نہایت ممتاز اور دلکش نظر آئیں - دونوں نوجوان اور نہایت خوبصورت تھیں - اُن کی چال ڈھال اور شکل و شباہت سے ایک ہی نظر میں معلوم ہو جاتا تھا کہ یہہ کسی غیر ملک کی رہنی والی ہیں - ان میں سے ایک میں تو گویا اجتماع اضداد موجود تھا - اُسکے ابرو پر بالکل ملا ایک فریب حسن تھا اُس کی آنکھیں بڑی بڑی سیاہ اور نہائت دلربا تھیں - اُس کی لبوں اور رخساروں پر جذبات شباب نمایاں تھے - اور اُس کے موزوں ابروں سے جو کہ بیچ میں ملگئے تھے اعلےٰ درجہ کی مستقل مزاجی ہویدا تھی - اُسکا رنگ بہت سفید اور شباب کے جوبن کی وجہ سے رخساروں پر گلابی تھا - اور پیچدار گیسو جو اُسکے آفتابی چہرہ کے گرد لٹکتے تھے - حوران بہشتی کو شرمائے دیتے تھے - یہ ظاہر تھا کہ ملک اطالیہ کے آفتاب کی گرم شعاعوں نے اُس کے جسم اور دل پر کسیقدر اثر ڈالا ہوا ہے - یہ خاتون جسکا نام جولیا تھا - جنیوا واقع ملک اطالیہ کی رہنے والی تھی - اور اسی میں اُس کی رفیق بھی جو دراز قامت اور اُس کی طرح خوش وضع تھی - اور علاوہ کئی ایک اسباب کی گٹھریوں کے جو اُنکے ہمراہ تھیں اُنکے ہاتھوں میں ایک ایک نارنگی کے درخت کی تازہ ثمردار شاخیں تھیں جو کہ جنوب کیطرف سے اکثر تحفتاً لائی جاتی ہیں -

یہ دونوں اطالیئن عورتیں پیرس کے راہ و رسم اور دستور سے بھی واقف معلوم ہوتی تھیں۔ اور جس صحن میں گاڑی آکر کھڑی ہوئی تھی۔ اُس سے نا آشنا نہیں تھیں۔ جولیا کو گاڑی سے باہر نکلنے میں تامل تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی دوست کے آنے کا انتظار کر رہی ہے۔ مگر فوراً ہی وہ اُس کمرہ کی طرف چلی گئی۔ جہاں مسافروں کی آمد کا اُنکے دوست انتظار کر رہے تھے۔ یا دیگر تماشبین لوگ جمع تھے۔ یہاں بھی اُس کو تلاش میں ناکامی ہوئی۔ اور جولیا مایوس ہوکر اپنے رفیق کے پاس چلی گئی جو کہ اِسوقت تک گاڑی سے اُتر چکی تھی اور کرایہ چکا دینے میں مصروف تھی۔

جولیا۔ (اپنی رفیقہ کے قریب پہنچکر) "وہ وہاں بھی نہیں ہے!۔ اسکا کیا مطلب ہوسکتا ہے"؟

رفیقہ۔ "صبر کرو بیگم! وہ ضرور آئیگا"

جولیا۔ "صبر! صبر! اجتک مینے اُسکو پورے دو مہینے سے نہیں دیکھا جسمیں میں ابھی تک اُس سے سو مرتبہ بغلگیر ہو چکتی"!

رفیقہ۔ "تمہیں تمام دنیا کے جھگڑے چاہیئے"؟

جولیا۔ "کیا وہ میرا شوہر نہیں ہے"؟

رفیقہ۔ "بیشک یہ بیگم کا حق ہے"

جولیا۔ "بیگم! تم مجھکو ابھی تک بیگم ہی کہکے پکارتے ہو"

رفیقہ۔ "اب ہم پیرس میں پہنچ گئے ہیں"

جولیا۔ "تو کیا اس سے اُن علاقیات میں فرق آسکتا ہے۔ کہ جو ہماری تمہاری درمیان پیدا ہوچکے ہیں؟ میری پیاری یہ دوسری سہیلی جسکا نام تھا) میں تمکو پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ میں تم سے یہاں بھی اُسی قسم کے تعلقات قائم رکھنا چاہتی ہوں کہ جو جنیوا میں ہمارے مابین تھے۔ تم بڑی منہ بولی ہو۔ اور نیز ہموطن بھی ہو۔ اور میں ایک لمحہ کے لئے بھی تمکو یہ گمان نہ کرنے دونگی کہ تم میری ملازم ہو۔ تم نے یہ بات کہاں سنی ہے؟ اسکا تو فرانس میں بھی رواج نہیں ہوگا۔ ہاں! اگر میرا شوہر اس وقت یہاں ہوتا تو وہ تمکو وعظ سنا دیتا۔ مگر میں کسی گاڑی کی آواز سنتی ہوں وہی

آرہا ہوگا“

یہ کہکر جولیا ایک عجیب انداز اور دلفریب رفتار سے اُس گاڑی کی طرف دوڑی جو ابھی ابھی صحن میں داخل ہوئی تھی۔ مگر فوراً لوٹ آئی۔

جولیا: ”نہیں“ کھنچے ہوئے الفاظ میں ”یہ کوئی اور شخص ہے۔ مگر کتنا بدصورت ہے۔ یہ میرا شوہر نہیں ہے“

میرٹیٹیا: ”تمہیں پختہ یقین ہے کہ تمہارا خط اُسے پہنچ گیا ہوگا“؟

جولیا: ”بیشک کیوں نہیں؟ مارسیلز سے دو روز پیشتر میں نے خود اُسے ڈاک میں ڈالا تھا۔ اور ڈاک مسافر گاڑی سے کئی گھنٹے پہلے آیا کرتی ہے“

میرٹیٹیا: ”تب ایم وڈال ابھی تک سو کر نہ اُٹھا ہوگا۔ کیا اُس نے اپنے آخری خط میں نہیں لکھا تھا کہ کسی وجہ سے اُسنے اپنے ملازم کو برخاست کر دیا ہے۔ اور اب تنہا رہتا ہے“؟

جولیا: ”ہاں لیکن کیا تم سمجھتی ہو کہ جب اُسے میرا انتظار تھا تو وہ سو سکتا تھا؟ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے کتنی محبت رکھتا ہے“! آخری کلمہ جولیا نے مسکرا کر کہا تھا۔ جس سے اُسکے موتیوں کے سے دانت نظر آگئے۔

یہ گفتگو نصف اطالیہ اور نصف فرانسیسی زبان میں بہت جلدی ادا کی گئی۔ کیونکہ جولیا فوراً ہی ان دونوں زبانوں میں سے ایک زبان کا جو لفظ اُسکے منہ میں نہیں آتا تھا۔ دوسری زبان میں کہدیتی تھی۔

اِس اثناء میں مسافر گاڑی کا ایک نوکر اُنکا اسباب دیکھنے آگیا۔ اسمیں بہت تھوڑی دیر لگی۔ اور دونوں گھبرائی ہوئی عورتیں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

جولیا: ”اب ہمیں کیا کرنا چاہیے“؟

میرٹیٹیا: ”ایک کرایہ کی گاڑی بلا لیتی ہوں اور اُس مکان کیطرف چلتی ہیں جہاں تمہارا شوہر رہتا ہے“

جولیا: ”اور فرض کرو کہ وہ راستے میں ادھر آتا ہو اور ہم اُسکے پاس سے گذر جائیں“

میرٹیا۔ "نہیں ہم اُسے دیکھ لیں گے۔ اور اگر وہ یہاں آ بھی گیا تو یہاں کے لوگ اُسے بتادینگے کہ ہم چلے گئے ہیں۔ اور وہ ہمارے پیچھے چلا آئیگا"

جولیا۔ (ایکدفعہ پھر صحن کی طرف نظر دوڑا کر) اچھا۔ تو آؤ چلیں"

میرٹیا۔ (جولیا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر اور اُسکے ٹھنڈی سانس بھرنے پر۔) پیاری بہن تمہاری کیا حالت ہے"؟

جولیا۔ "وہ مینے ایکمرتبہ پھر چھت کے نیچے کہ جہاں اپنی شادی کے دن سے لیکر آجتک مینے نہایت عیش و آرام سے بسر کی ہے۔ اُسکے ہمراہ جانے کی خدا جانے کسقدر خوشی اپنے دل میں ٹھانی ہوئی تھی"

میرٹیا۔ "لیکن میری پیاری مالکہ تم ابھی امن سے وہیں جاملتی ہو"

جولیا۔ "میں نہیں جانتی مجھے وہم ہے"

میرٹیا۔ "یہ کیا خیال ہے۔ کیا تم سمجھتی ہو وہ بیمار ہے؟ ہرگز نہیں علاوہ اسکے کیا تم کو گذشتہ دو دنوں میں اُسکے خط سے اُسکی خیر خیر نہیں ملی۔ جو کہ لائینس میں تمہارے بعد شکریم کے دفتر میں بھیجا گیا تھا"؟

جولیا۔ "اس سے کیا فایدہ۔ پر دل بےچین ہے۔ گاڑی بہت آہستہ چلتی ہے۔ ہم وہاں کبھی نہیں پہنچیں گے۔ کوچہ روڈی لاپیکس میں پہنچنے کے لیئے کوچبان کو اس چہل قدمی کے پسند کرنے یا اس قسم کی گشت لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ کوچہ ابھی بہت دور ہے"

میرٹیا۔ "وہ ہمیں اجنبی سمجھتا ہے اور پیرس کے دلفریب و دلچسپ نظارے ہمیں دکھلاتا ہوا جارہا ہے۔ وہ سچا ہے۔ دیکھو تو مینے ایسی شاندار خوبصورت اور دلفریب روشنی کبھی نہیں دیکھی۔ دھوپ میں اُنکی چمک سے ہمیں گمان ہوجاتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اطالیہ میں خیال کریں"

دراصل اندنوں میں پیرس کی حالت بہت خوشنما تھی۔ ہوا تازہ اور معطر۔ دھوپ صفا اور گرم۔ جیسے یہ گمان گذرتا تھا کہ موسم بہار نے غلطی سے پھر اپنا دور دورہ شروع کر دیا ہے۔ اِن مزیدار دنوں میں پتے اپنے خزاں والے لباس کو پہن رہے تھے۔ ابابیلوں نے مسافرت اختیار کرلی تھی۔ گویا کہ کل گرم

ہونے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو گرم کرنا ضروری تھا۔ لیکن اسکا کیا مطلب ہے ہم ہم حیران لیکن خوش ہیں۔ ہم خاموش اور بے حس و حرکت نہیں بیٹھ سکتے۔ ہمیں باہر نکلکر سیر کرنی چاہیئے۔ اِس وقت سب لوگوں کو بیڈن یا لڑاول کیجانب جا نکلنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ کوچوں اور سیرگاہوں میں انبوہ خلقت جمع ہے۔ علی الصبح اٹھنے کی عادات موسم گرما اپنے وعدے دیتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص ایک دوسرے سے مزاج پرسی کر رہا ہے۔ آپسمیں محبت سے ہاتھ ملاتا ہے۔ اور ہر ایک چیز پر نظر ڈالکر مسکرا رہا ہے۔ یا یوں کہو کہ اِن دلفریب دنوں میں گویا خلقت نئی زندگی حاصل کر رہی تھی۔

ہمارے دونوں مسافروں کے دلوں پر جو چندے آفتاب اور چندے مہتاب تھیں یہ تمام تاثیریں اور دلفریب نظارے گراں ہو رہے تھے۔ اُنکے دلوں پر اِس دلفریب وقت کی اِس تاثیر نے کچھ بھی اثر پیدا نہ کیا۔ گاڑی کے دریچوں میں سے وہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔ لیکن دلمیں کسی اور گہرے خیال میں غلطاں و پیچاں تھیں۔

جولیا اپنی بدخو کو بھول گئی تھی۔ اور اُسکے دلربا چہرے پر بے چینی کی کوئی علامت ہویدا نہ تھی۔ لیکن وہ سوچتی تھی کہ توقف بہت تھوڑا رہگیا ہے۔ اور چند منٹ کے عرصہ کے بعد وہ اُسکو اپنی آمد سے حیران کر دیگی۔

جولیا۔ اُسے میرا خط نہیں پہنچا اور نہ ہی اُسکو میرے آنے کی امید ہے۔ اُسکو کسقدر خوشی ہوگی! اس آخری کلمہ کے کہنے سے اُسکے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اُسکی رسیلی آنکھیں چمکنے لگ گئیں۔ اور وہ اُن راہرووں میں سے جو راستہ میں اُسکی خوبصورتی کی تعریف کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے تھے مسکراتی ہوئی گذر گئی۔

اچانک گاڑی سیرگاہوں سے گذر کر کوچہ رو ڈی لا ہیکس میں داخل ہوئی اور نمبر ۱۵ مکان کے دروازہ کے متصل جا کھڑی ہوئی۔ جولیا نے سب سے پہلے دریچوں پر نظر ڈالی۔ اور بولی ” دریچہ تو کوئی بھی کھلا نہیں۔ سستی کا غلام وہ ابھی تک نیند کے مزے لے رہا ہے “

چنانچہ جولیا اپنی رفیقہ کے ساتھ کوئی بات کرنے کے بغیر اور اسکو کرایہ کا فیصلہ کرنے اور دیگر متفرق اسباب کے سنبھالنے کے لئے چھوڑ کر جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولکر باہر نکلی۔ باربردار کے ساتھ بغیر کسی کلام کرنے کے نہائت تیزی سے گذری۔ اور جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھکر اُسنے دروازہ کی زنجیر کو نہائت زور سے کھٹکھٹایا۔

چند ثانیہ گذر گئے لیکن اندر سے کوئی جواب نہ سنائی دیا۔ جولیا نے پھر کھٹکھٹایا اور جواب کے لئے کان لگائے۔ لیکن کمرہ کے اندر سے آواز تک نہ سنائی دی۔

جولیا" میں سمجھی تھی۔ وہ میرے کے ملنے کو گیا ہے۔ لیکن ہم سڑک پر سے ایک دوسرے کے دیکھے بغیر گذر آئے ہیں" چنانچہ جلدی جلدی سیڑھیوں سے اُتر کر اُس نے باربردار سے پوچھا کیا میرا خاوند باہر گیا ہے۔؟

باربردار" آہا بیگم۔ یہ آپ ہیں۔ سفر میں آپ اچھی تو رہی ہیں"؟

جولیا" ہاں۔ ہاں بہت اچھی —— لیکن میرا خاوند"؟

باربردار" میں نے آج صبح سے اُنکو نہیں دیکھا"

جولیا" اور اپنے باہر جاتے وقت تم سے کچھ بھی نہیں کہا"

باربردار" وہ باہر نہیں گیا ہے"

جولیا" تو پھر وہ دروازہ کیوں نہیں کھولتا"

باربردار" شائد آپنے زور سے نہیں کھٹکھٹایا، آؤ ہم پھر اوپر چلیں"

جولیا" ہاں —— آؤ"

جولیا باربردار کے ساتھ اوپر گئی اور نہائت زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا لیکن اس دفعہ بھی صدائے برنخاست کا معاملہ تھا۔

باربردار" یہ عجیب بات ہے۔ وہ تو آپکے آنیکی امید میں تھے"

جولیا" آہا۔ تب اُسے میرا خط ملگیا تھا"؟

باربردار" دو روز ہوتے"

میرنٹیا" وہ شائد ڈاک گاڑی کے دفتر گیا ہے۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو میں ابھی

وہاں جاؤنگی"

جولیا: "آہا۔ ضرور"

ایک گاڑی اس وقت اتفاقیہ قریب سے گذر رہی تھی۔ میرپیٹا اسمیں سوار ہوگئی۔ اور گھوڑے پوری رفتار میں سرپٹ دوڑے۔

جولیا نے انتظار تو کرنا شروع کیا۔ لیکن وہ باربردار کے کمرہ میں نہ ٹھہری۔ وہ کوچہ میں ادھر اُدھر ٹہلتی رہی۔ اور نیز بار بار بند دریچوں کو بیچین نگاہ سے دیکھتی رہی۔ چنانچہ اُسنے معلوم کیا کہ دریچوں کی بتیاں ابھی چڑھی ہوئی ہیں۔ کمرہ میں سخت اندھیرا ہے۔ اور اُسکا خاوند ابھی بیدار نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ جلدی ہی باربردار کے پاس گئی۔ اور کہا کہ دروازہ توڑ کر کھولدیا جائے۔ چنانچہ باربردار کسی آہنگر کی تلاش میں گیا۔ اور جبکہ وہ آہنگر کو لے کر واپس لوٹا۔ اُسیوقت میرپیٹا بھی آگئی۔

جولیا: "کیوں؟"

میرپیٹا نے جواب میں صرف سر ہلایا۔

جولیا پھر آہنگر کو ساتھ لیکر سیڑھیوں پر چڑھی۔

باربردار: "تمہیں سخت تکلیف پیش آئیگی۔ کیونکہ اندر کیطرف ایک اور چٹکی ہے۔ جسکا کھلنا ذرا دشوار ہے"

لیکن اندر کی دوسری چٹکی نہیں لگی ہوئی تھی۔ کیونکہ ایک ہی پیر میں دروازہ کھلگیا۔

جولیا جلدی سے کمرہ میں گئی۔ وہ بیرونی کمرہ سے گذری۔ کھانا کھانے کے کمرہ میں سے ہوتی ہوئی ملاقاتی کمرہ میں گئی۔ جہاں ہر ایک چیز قرینہ سے لگی ہوئی تھی۔ پھر وہ خوابگاہ میں داخل ہوئی۔ جسکا دروازہ بالکل کھلا ہوا تھا۔

یکایک میرپیٹا کو ایک خوفناک چیخ سنائی دی۔ چنانچہ وہ آواز کی طرف دوڑی۔ کمرہ کے وسط میں جولیا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ بستر کے قریب نصف فرش پر اور نصف چٹائی پر خون میں ڈوبی ہوئی ایک نعش پڑی ہوئی تھی۔ مقتول آدمی کی نعش ——— اور ایک روزنامچہ کی کتاب میں جو کھلی ہوئی

تھی متصلۂ ذیل الفاظ خون سے لکھے ہوئے تھے۔

"جولیا میرا انتقام لینا! ——— قاتل کا نام ———" جبکہ مقتول اپنے قاتل کا نام لکھنے کو تھا اُسوقت موت نے اُس کو اپنے سخت چنگل میں دبوچ لیا تھا اور نامکمّل فقرہ پورا کرنا صرف قانون حکومت کا کام تھا۔

فصل دوم

سب سے پہلا سوال جو کسی مجسٹریٹ کے دلمیں قتل کی نسبت پیدا ہو سکتا ہے یہ ہے کہ قتل کا مدعا کیا چوری تھی؟ اگر یہ معلوم کر لیا جائے کہ مقتول کے نزع کیوقت کسی قسم کا مخفی یا آشکارا اثر نمایاں ہوا تھا تو اس سوال کا جواب بآسانی ملجائیگا اگر اس قسم کی روئداد ممکن نہ ہو تو بھی قتل کی ابتدائی تحقیقات کچھ نہ کچھ تو مفید ہو سکتی ہے۔ انصاف یہ امر نظر انداز نہیں کر سکتا کہ چوری اکثر انتقام کے چھپانے یا احتمال کے اڑانے کے واسطے ایک مناسب علاج ہے۔ اور انصاف ہر ایک امر کے اونچ نیچ پہچاننے اور طریق معاشرت یا مقتول کے عادات کی شناخت میں مدد دیسکتا ہے اور ہم آئندہ تحقیقات میں نظر انصاف سے ہی کام لینگے مارس وائیڈل جو بمقام نانٹیز رو ڈی سیلے کے مکان میں مارچ ۱۸۱۵ء میں پیدا ہوا تھا۔ بوقت وفات بتیس برس کا تھا۔ وہ پیرس میں قریباً بارہ برس تک مقیم رہا۔ اور بیوپار میں عمدہ دسترس رکھنے کے باعث تھوڑے عرصہ میں ہی اچھا خاصہ مالدار ہو گیا تھا چند ماہ تک وہ ایک دلاّل کے دفتر میں کام کرتا رہا۔ پھر جب اچھی طرح تجربہ حاصل ہو چکا تو اُس نے ایک چھوٹی سی دوکان کھول لی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پیرس کے اعلے مہاجنوں میں شمار ہونے لگا۔ مگر اس مدعا کے حاصل کرنے کے واسطے جس قسم کی تکلیف احتیاط اور محنت سے اسکو کام لینا پڑا یہ وہی جانتا ہے۔ البتہ یہ عام مشہور ہو چکا تھا کہ مارس وائیڈل ایک پورا دنیادار خوش طبع اور نہ تھکنے والا محنت کش محنتی ہے۔ کوئی دس برس تک تو وہ برابر ہر ایک دعوت ناچ یا رنگ میں ہمیشہ شریک ہوتا۔ کبھی اُسکو ایک بھاری مہاجن نے دو بجے صبح تک رات کو ایک دعوت میں

مشغول رکھا۔ اور کبھی دوسرے دن شام کو۔ اکثر صبح کے چھ بجے اسکے دوست اُسکو اپنے گھر پر بیخوابی سے نیم مردہ اور مدہوش پاکر اُسکے گھر کے دروازہ تک پہنچا جایا کرتے تھے۔ مگر اسپر بھی کوئی درجن بھر آدمی اِس امر کے گواہ ہیں کہ وہ دس بجے تک تر و تازہ اور چست و چالاک ہوجایا کرتا۔ اور اُس ہوٹل میں جو کہ لافٹ کی سڑک پر واقع ہے اکثر وہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی کمرہ کرایہ پر لیلیا کرتا تھا۔ جہاں وہ اپنے آڑھتیوں کو اُتارا کرتا تھا۔ اِس تامبُر کے باشندے نے کامل طور پر پیرس میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہ اپنے زمانہ کے حالات کو بخوبی سمجھتا تھا۔ اور اچھی طرح جانتا تھا کہ ایک پورے سنجیدہ مہاجن کو زیادہ تمسخر سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور ذلیل نسلوں کے طوار کے ملاحظہ کے وقت بھی کسی آنے والے ناچ۔ رقص و سرود کا حال۔ خوشی سے دریافت کرتا ہے۔ اور عالم اعلیٰ نہایت عمدہ گذشتہ کہانی کے سننے کے واسطے چوکنا ہوتا ہے۔ اور بزم عظیم بھی اگرچہ اکثر موقع پر عدیم الفرصتی کی وجہ قایم کرتا ہے۔ پھر بھی اُن لوگوں سے بہت جلدی موانست حاصل کرتا ہے جو اُس کی تفریح طبع کا باعث ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی بخوبی جانتا تھا کہ تجارت کسی صورت میں بند نہیں ہوسکتی۔ خواہ ناچ میں جاؤ یا تماشا کرنے والے کے خاص کمرہ میں۔ بڑی بڑی دعوتوں میں بھی جو شراب کے دور چلے ہیں۔ اُسوقت شراب کی ایک چھوٹی سی پیالی کی قیمت پر ہی نفع ہوسکتا ہے۔ المختصر ایک موکل تکلیف دہ اور دق کرنیوالے لوگوں سے کنارہ کشی کرتا ہے۔ برعکس اسکے وہ اُن آدمیوں کے پیچھے دوڑتا ہے جنکے ساتھ وہ رنگ رلیاں مناتا ہے اور جنکے ذائقہ سے اسکو خاصہ نفع ہوتا ہے۔ اِسکے ساتھ بہت سے مصائب ہمارے اپنے زمانہ کی بھی ایزاد کی جاسکتی ہیں۔

اِس قسم کے انسان کی نسبت کسی قسم کا احتمال ہو ہی نہیں سکتا جو سایہ کی طرح بغیر کسی خودغرضی جتلانے کے آپکے ساتھ ساتھ دن بھر رہے اور آپ اسپر پورا یقین رکھیں۔ وہ آپکے ساتھ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کبھی بگنتان کے ہوٹل میں صبح کے وقت آپکے ساتھ ناشتہ کرتا ہے۔ دوپہر سے لیکر

تین بجے تک بورز کے بیناروں تک آپکے ساتھ بسر کرتا ہے۔ اور پانچ بجے کے قریب آپ اُس کو گھر میں ایک ایسے خوبصورت پریزاد کے ساتھ دیکھتے ہیں جسپر تم دونوں لٹو ہو۔ سات بجے کے قریب وہ ٹپروس کے کافی خانہ کی میز پر چاء اُڑاتا ہے۔ اور پھر شام کو تمہارے ساتھ کلب گھر میں یا تماشہ میں یا کسی ناچ میں شامل ہوتا ہے۔

دن بھر۔ وہ آپکے ہمراہ چلتا رہیگا۔ اور آپکی خوشی کی خاطر ہر ایک قسم کی ضروریات سے آپکو محتاج نہ رہنے دیگا۔ مگر بات یہ ہے کہ آپکی خدمت کرتے وقت وہ کچھ نہ کچھ اپنا بھی اُلو سیدھا کر ہی لیتا ہے۔ آپکو یہ مشورہ تو ضرور دیگا کہ اپنے ساڑھے چار فیصدی والے نوٹ بیچ دیجئے۔ وہ آپکو نفع پہنچانے کی غرض سے کچھ ٹھیک مشورہ بھی دیگا۔ اور یہ بھی کہیگا کہ فلانے مہاجن کا کام کچا ہو گیا ہے اُسکی ہنڈی چھٹی نہ خریدنا۔ مگر اُس کے اس مشورہ میں بھی کوئی نہ کوئی اپنی غرض ہوتی ہے آپکو اس بات کا خیال نہیں ہوتا کہ یہ رفیق اس قسم کا ہے کہ جسطرف جاؤ وہاں یہ اپنی کچھ نہ کچھ دستوری یا دلالی مقرر کرا لیتا ہے۔ اور آپکو چھوڑتے وقت دل میں یہی کہتا ہے کہ وہ چاہے جہنم میں جائیں مگر ہماری تو مٹھی گرم ہو گئی۔ ہارس وائیٹڈل کا مہاجنوں میں پورا اعتبار ہو گیا تھا۔ وہ لوازکے ایسے مشہور دلالوں میں سے تھا جو بڑے شریف اور سنجیدہ گنے جاتے تھے۔ اور جنکی زندگی کی وہ گھڑیاں جو بیکاری میں صرف ہوتی تھیں خراب متصور ہوتی ہیں اور جن کو اپنے کام کا پورا تجربہ تھا۔

اگر اُس نے اپنا فایدہ مدنظر رکھکر دوسروں کی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لیا تو اُس سے اُس نے ایک اچھے خاصے دوستوں کی تعداد بڑھ جانے میں غفلت نہ کی اور یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر بھاری جلسوں میں شریک ہوتا اور جب کبھی نرخ نویس کی آسامی خالی ہوتی تو اُسکے واسطے سفارش کیجاتی۔ مگر وہ بڑے جوش اور سرگرمی سے یہ کہکر ٹال دیتا کہ ابھی وہ اپنی جوانی اور آزادی کو پابند کرنا نہیں چاہتا۔

لیکن آخر کار ایکدن اُس نے اپنی اس آزادی کو جسکا وہ دل و جان سے اسقدر عاشق تھا

حوالے کر دیا۔ چنانچہ ہر جگہ اور ہر شہر میں یہ خبر ہوا بنکر اُڑ گئی کہ اُس نے ایک عورت سے شادی کی ہے جسکے ساتھ اُسکی ملاقات بمقام جینوا ہوئی تھی جبکہ وہ ۱۸۴۶ء میں اِس شہر کے دیکھنے کے واسطے گیا تھا۔ لیکن اُسکے بعض دوستوں نے غیر ملک کی عورت سے اُسکے بیاہ کرنے پر تعجب ظاہر کیا اور کہا کہ پیرس میں بھی تمہارے حسبِ دلخواہ بیوی کی تلاش ہو سکتی تھی۔ لیکن اُس نے مفصلۂ ذیل جواب اپنے دوستوں کو دیا۔

”صاحبان۔ آپ لوگوں کی نظر میں بیاہ صرف انجام کا ایک وسیلہ ہے۔ لیکن میری نظر میں یہ خود ہی انجام ہے۔ آپ صاحب ایسی عورت سے شادی کرتے ہیں جس سے تمہیں فائدہ پہنچے۔ تاکہ اُسکے جہیز سے یا اُسکے دوستوں کی امداد سے تم دولت جمع کر سکو۔ لیکن اپنی نسبت میں نے ایسی عورت پسند کی ہے جو مجھے دل سے بھاتی ہے۔ وہ مجھے حتی الوسع مناسب طور پر اس آمدنی کے خرچ کرنے میں مدد دیگی۔ جو دس برس میں سخت محنت سے کمائی گئی ہے لیکن اس عیش و عشرت کے زمانہ میں آپکی بیوی بجائے اسکے آپ کو دولتمند بنادے آپکی قلیل جایداد اور اپنا جہیز بھی سب کا سب چٹ کر جاتی ہے اور ڈکار تک نہیں لیتی۔ لیکن میری بیوی جس نے پیرس کی دلفریب ہوا کا خواب تک نہیں دیکھا ہے میرے خیال میں بہت کم بھوک رکھتی ہوگی۔ اور اگر بالفرض وہ پرشکمی سیکھ بھی لے تو مجھے کچھ بھی شکایت نہ ہوگی۔ کیونکہ اُسکے دانت بہت خوبصورت ہیں۔“

اِس تقریر کے خاتمہ پر مارس وائیڈل نے اپنی بیوی کی ملاقات اپنے کئی گہرے دوستوں سے کرائی۔ اور اُنسے اُسنے مکلف اور مرصع عبارت کے استعمال کرنیکے بغیر حرف مفصلہ ذیل الفاظ کہے ”وہ یہ ہے۔ میں اُس کا ثناخوان ہوں اور وہ مجھے دل وجان سے محبت کرتی ہے“

اور اُس کے دوستوں نے اُسی کے حق میں فیصلہ دیا

اُس دل وجان سے جولیا کا شیدا اور عاشق تھا۔ اور جولیا کو بھی اُس سے اہلِ اطالیہ کا سا سچا عشق تھا۔ کبھی پیرس والوں کو خواب و خیال تک نہیں

گذرا۔

کئی روز تک بورس (اُنکے بیاہ) اُنکی محبت اور مسٹرس وائیٹل کی خوبصورتی کے جابجا تذکرے اور چرچے ہوتے رہے۔ مارس وائیٹل بھی زیادہ تر گھر میں بیوی کے پاس وقت بسر کرنے لگا۔

اتفاقیہ ایکدفعہ ایک بیوپاری نے مارس وائیٹل سے کہا " کیا یہ شادی کے بعد کا پہلا مہینہ یونہیں گذر جائیگا؟ "

مارس وائیٹل نے پیارے دوست میں دنیا میں نہایت خوش اور خوش قسمت ہوں "

چنانچہ یہ خوشی قریباً ایک برس تک رہی۔ اور غالباً ہمیشہ ہی رہتی اگر جولیا کو جینوا میں جانے کے واسطے جینوا سے خط نہ آتا۔ جہاں اُس کی والدہ بسبب کسی سخت عارضہ کے زندگی سے مایوس ہوکر جولیا کو دیکھنا چاہتی تھی۔ مارس نے جولیا کو میریٹیا کے ساتھ روانہ کردیا۔ یہ عورت میریٹیا دراصل تھی تو خدمتگار لیکن جولیا اسکے ساتھ دوستانہ سلوک کیا کرتی تھی اور جولیا ہی نے اُس عورت کی تربیت کی تھی اور اُسکو اپنے ساتھ میکے سے لائی تھی۔

یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ مارس وائیٹل خود کیوں نہ ہمراہ گیا؟ ایک دلیل تو جلدی کی روانگی تھی اور عدم حاضری کا احتمال صرف ایک ہفتہ بھر کے لئے تھا۔ اگرچہ آخر میں قریب دو ماہ کے گذر گئے۔ دوئیم یہ دلیل ہے کہ شاید کاتب تقدیر کے قلم سے نکل چکا تھا کہ مارس وائیٹل پیرس میں تنہا اپنے قاتل کے رحم پر پڑا رہے!

اُس کی سوانح عمری یا زندگی کی اُن کیفیتوں کو سنکر مجسٹریٹ اپنے اس گمان پر دیر تک قایم نہیں رہ سکتا تھا کہ جولیا کا خاوند کسی انتقام کا شکار ہوا۔ اُس جوان آدمی کا کون دشمن ہوسکتا تھا؟ جس نے اپنی طبیعت کو ملنساری اور دیانتداری کا مطیع بنایا ہوا تھا۔ اُس نے کبھی کسیکو ضرر یا ایذا نہیں پہنچائی۔ کسی کے مطلب میں کوئی شر پیدا نہیں کیا۔ اُس کی ملنساری سے سب اُسکے خیرخواہ اور دوست بنگئے تھے۔ اور اگرچہ وہ کبھی خود نقدی

کے معاملات میں تیز طبیعت تھا اور ان معاملات میں ذرا سختی سے کام لیا کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے جذبات کا کلّیۃً مختار تھا اور کسی شخص کو خیال تک بھی نہ تھا کہ کبھی کسی کے ساتھ اس کا تنازع یا جھگڑا ہوا ہو۔ یا کسی امر پر کج بحثی ہوئی ہو۔

"تو پھر کیا اُس کی شادی سے کچھ رشک یا حسد پیدا ہو گیا تھا؟" اس امر پر قانون نے پوری کیفیت سے اطلاع پانے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن اُس کی زندگی بھر کسی شخص کو مارٹن پر ایسا خیال نہ ہوا تھا کہ وہ کسی پر عاشق ہوا ہے۔

اور جولیا کو بھی اُس کے دلی دوستوں کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا۔ اور اِن دوستوں کو بھی مارٹن نے خود ہی جولیا سے ملاقات کرائی تھی۔ شادی کے وقت اُس کا کوئی حریف یا رقیب نہ تھا۔ وہ صحیح سلامت سی جنیوا سے آئی تھی۔

ان سب امور پر غور کرنے کے بعد یہی رائے قرار پائی ہے کہ قتل کا مدّعا چوری تھا۔ لیکن کیا کچھ مال چوری بھی گیا؟ اس سوال کے جواب میں ہم چند مختلف اطلاعیں قلمبند کرتے ہیں جو ہمیں اس معاملہ کے متعلق پیروکار سرکار کے دفتر سے حاصل ہوئیں۔

ہم اس جگہ طول طویل کیفیت قلمبند کر کے اپنے ناظرین کو اُلجھن میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ صرف وہ چند مختصر اور ضروری باتیں قلمبند کریں گے جو دوران تحقیقات مقدمۂ فوجداری میں بعدالت مجسٹریٹ واقع ہوئی تھیں۔

فصل سوم

(خفیہ قتل پر اعلیٰ حاکم پولیس کی رپورٹ)

جب اطلاع جو بوقت نو بجے صبح کے بتاریخ ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء مجھے دی گئی کہ کوچہ روڈی لا ایکس میں ارتکاب قتل ہوا ہے۔ میں فوراً موقع واردات پر پہنچا۔ میرے ساتھ میرا اسسٹنٹ مسمی ایم دانبرٹ اور ایم گوڈن افسر پولیس جو اتفاقیہ اُس وقت میرے دفتر میں موجود تھا۔ موقع واردات پر گئے۔

عـ۶ کوچہ میں پہونچ کر ہمنے دیکھا کہ خلقت جمع ہو رہی ہے۔ پولیس کے سپاہی اگرچہ حتی آلوسع اُنکے ہٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن لوگ اُن کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ خاص موقع واردات پر پہنچنا ہمارے لئے سخت مشکل ہوگیا لوگوں کی زبانوں پر اسوقت مختلف روائتیں جاری تھیں۔ ہم اُن روائتوں کو سنتے ہوئے بصد مشکل مکان کے دروازے پر پہنچے۔ ایک خاص امر پر لوگ متفق الرائے ضرور تھے کہ مقتول کا نام مارٹن وائیڈل تھا۔ اور کہ وہ بورٹس میں کاروبار کیا کرتا تھا۔ ایک شخص نے مفصلۂ ذیل گفتگو کی ”کہ مقتول کی بیوی جو اطالیہ کی رہنے والی ہے اور نہائت خوبصورت ہے آج ہی سفر سے یہاں پہنچی ہے۔ اُس کو اس ناگہانی آفت کے وارد ہونے سے سخت افسوس اور رنج ہوا ہے“ دوسرا شخص بولا کہ ”قاتل گرفتار ہوگیا ہے“ جبکہ تیسرے شخص کی زبانی سننے میں آیا کہ کوئی شخص اصلی قاتل سے واقف نہیں ہے۔

جب ہم مکان کی سیڑھیاں چڑھنے لگے تو مفصلۂ ذیل گفتگو ہمیں سنائی پڑی۔

۱۔ شخص ”شائد یہ اُس کی بیوی ہی کی کرتوت ہو۔ یہ اطالیہ کی رہنے والی عورتیں ایسی ایسی باتیں کر گزرتی ہیں“

۲۔ شخص ”تمنے نہیں سنا کہ وہ اپنے خاوند کی نسبت کسقدر تعشق جتا رہی ہے؟“

۱۔ شخص ”واہ اچھی کہی۔ وہ ہمیشہ عشق جتاتی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن تہ دل سے نفرت کرتی ہے“

۲۔ شخص ”لیکن وہ تو یہاں تھی ہی نہیں۔ اُسکو آئے ہوئے صرف ایک ہی گھنٹہ گذرا ہے“

۱۔ شخص ”کیا بیہودہ اعتراض ہے۔ کیا اس جرم کے لیئے اُسکو کوئی آدمی نہیں مل سکتا تھا؟ یہ تو سیدھی سادی بات ہے“

جب ہم ڈیوڑھی میں پہنچے تو سارجنٹ پولیس ہمیں پہچان کے اُس کمرہ میں لیگیا

جہاں کہ واردات ہوئی تھی۔

چنانچہ ہمنے حکم دیدیا کہ سیڑھیوں پر سے آدمی ہٹا دیئے جائیں کوچہ کا دروازہ بند کردیا جاوے اور سوائے ساکنان مکان اور افسران سرکاری کے ہر غیر شخص کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ اور اُسیوقت پیرو کار سرکار اور افسر خفیہ پولیس کیطرف آدمی دوڑائے گئے۔

بیرونی کھانا کھانے کے کمرہ میں سے گذر کر نشستگاہ میں آئے۔ لیکن ان کمروں میں ہمیں کوئی غیر معمولی چیز نظر نہ پڑی۔ اِن کمروں کا اسباب بھی اپنی اپنی جگہ پر رکھا ہوا تھا۔ پھر ہم مطالعہ کے کمرہ میں داخل ہوئے۔ اس کمرہ میں دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جنکے چہرہ سے غم و فکر اور سخت رنج کے آثار نمایاں تھے۔ اِن عورتوں نے ہماری آمد کو معلوم نہ کیا۔ اِن دونوں میں سے ایک دوسری کی خدمتگار معلوم ہوتی تھی۔ اور اپنی مالکہ کے روبرو دونوں زانوں پر کھڑی ہوئی تھی۔ اور اُسکے ہاتھوں میں اپنی مالکہ کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور وہ مفصلہ ذیل الفاظ کہہ رہی تھی۔

"حوصلہ! میری پیاری جولیا دلیر ہو اور حوصلہ کرو! تمہیں انتقام لینے کے لیئے جرأت اور دلیری کی ضرورت ہے"

جس عورت کا نام جولیا تھا۔ وہ اچانک سیدھی کھڑی ہوگئی اور بولی۔ "ہاں ہاں! میں اُسکا انتقام ضرور لونگی۔ میں قسم کھاتی ہوں" اور اُسنے راست قد کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اُسکی آنکھوں سے اُسوقت جوش اور غصہ سے شعلہ نکل رہے تھے۔

" افسر پولیس مسمی ایم گوڈن نے میری طرف جھک کر میرے کان میں مفصلہ ذیل الفاظ کہے:۔

اس عورت کا غم و رنج صادق معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ ہمنے اسکی نسبت سیڑھیاں چڑھتی سُنا وہ مجھے راست نہیں معلوم ہوتا۔ میری رائے بھی اُس سے متفق تھی۔ مسٹر اسکنر جس نے بہت سے موقعوں پر اپنی دانائی اور ہوشیاری کے کامل ثبوت دیئے ہیں ہماری اس رائے سے متفق معلوم نہیں ہوتا تھا

اُسکے خیال میں یہ رنج وغم بناوٹی تھا اور اُسکے دماغ میں یہ خیال مضبوطی سے جڑ پکڑ گیا تھا کہ بیگم جولیا اس فعل میں ضرور شریک ہے۔

ہمنے اُس سے کہا کہ حسب اطلاع وہ عورت اطالیہ کی رہنے والی ہے۔ جیسے کہ ہم پیرس کی عورت کی نسبت رائے قایم کرسکتے ہیں ہم اُسکی نسبت رائے قایم کرنا ذرا مشکل ہے۔ اور سب سے بڑھکر تو یہ بات ہے کہ یہ آفت ناگہانی جو بیچاری پر وارد ہوئی ہے بالکل بیخبری میں اور اچانک واقع ہوئی ہے اسلئے اُسکے رنج سے بوئے صدق آتی ہے۔

اَیم وائیرٹ ہماری رائے سے متفق نہ ہوا۔ اور اُسنے عورت کی حرکات وسکنات کو غور نظر سے تاڑنا شروع کیا۔

اُس وقت ہم مطالعہ کے کمرہ کا نہایت غور سے جائزہ لے رہے تھے۔ لونڈی میریٹیا نے ہمیں اس امر کا یقین دلایا کہ کمرہ کے کسی اسباب کو یا کسی چیز کو اُسکی بیگم نے ابھی تک ہاتھ نہیں لگایا اور ہر ایک چیز اُس جگہ پر اپنے قرینہ سے پڑی ہوئی ہے جہاں وہ پہلے رکھی گئی تھی۔

ہمارے جائزہ کا طریقہ مفصلۂ ذیل ہے:۔

دو دروازے جنمیں سے دیوان عام اور خوابگاہ میں جانے کا راستہ تھا کھلے ہوئے تھے اور اُن عورتوں کے آنے سے پہلے ہی اسی حالت میں پائے گئے تھے۔ تمام کمرہ بھر میں صرف داخل ہونیکا دروازہ بند تھا۔ وہ بھی اندر سے بند نہیں تھا۔ اِس سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ قاتل اپنے فعل کے کرنے کے بعد جب جانے لگا تو اس کمرہ میں سے گذرا۔ اور صرف دروازہ بند کرکے چلدیا۔

ایک کرسی اور ایک آرام چوکی کمرہ میں اُلٹی ہوئی پڑی تھیں لکھنے کی میز پر بہت سی مختلف چیزیں ابتر حال میں بکھری پڑی تھیں۔ اور ایک شمعدان زمین پر گرا ہوا تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ لڑائی اول اول اُسی مطالعہ کے کمرہ میں شروع ہوئی۔ لیکن کیا قاتل نے مقتول پر اسی جگہ مہلک ضرب لگائی؟ اور کیا ضرب لگنے کے بعد مقتول اپنی خوابگاہ میں مرنیکے واسطے

گیا؟ یا قتل سے پہلے مارس وائیٹل نے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے خوابگاہ میں پناہ لی تھی۔ جہاں کہ قاتل نے اسکا تعاقب کرکے آخری مہلک ضرب مقتول کو لگائی؟ آخری خیال ہمارے قیاس میں درست ہے۔ کیونکہ مطالعہ کے کمرہ میں خون کا کہیں نشان تک گرا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا۔

پیش بندی کرکے یا اس گمان سے کہ شاید مقتول کی بیداری میں سرقہ عمل میں آیا ہو۔ ہم نے لکھنے کی میز کے دروازوں کا ایک ایک کرکے نہایت غور سے جائزہ لیا۔ وسط کی ایک دراز صرف نصف کھلی ہوئی تھی۔ اور چابی اسکے قفل میں ساتھ ہی لٹک رہی تھی اور اسمیں پچیس مہروں کی ایک رقم رکھی تھی۔ اسی دراز میں اور بہت سے کاغذات پڑے تھے۔ چنانچہ ہمنے اس ارادہ سے چابی اپنے قبضہ میں کرلی کہ مناسب اور جائز مالک کو دیدی جائیگی۔

باقی کمرہ میں نقدی کے متعلق کوئی کاغذ وغیرہ نہیں تھا۔ جبکہ ہم خوابگاہ کے کمرہ میں جانے لگے تو بیگم وائیٹل نے جسکو ابھی تک لونڈی میریٹیا تھامے خاموش بٹھائے رکھا تھا۔ اسکے پاس سے اٹھکر ہمارے پیچھے آنیکا ارادہ کیا۔ ہمنے نرمی سے اسکو کہا کہ اسکی موجودگی سے ہماری تحقیقات میں خلل واقع ہوگا۔ چنانچہ وہ پھر خاموش بیٹھ گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنا گمان اسکی نسبت بدل ڈالا۔

خوابگاہ کی مفصلہ ذیل کیفیت تھی۔ کمرہ میں داخل ہونے پر بائیں طرف گلاب کی لکڑی کا کچھ اسباب دھرا ہوا تھا۔ اس سے دو قدم کے فاصلہ پر ایک گدی دار کرسی خون سے آلودہ پڑی تھی۔ اس چوکی کے متصل قالین پر بھی خون کے دھبے نمودار تھے اسمیں شک نہیں کہ اس جگہ مقتول پر ضرب لگائی گئی۔ لیکن اسجگہ وہ جان سے نہیں مرا۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سخت کوشش سے کسیقدر قدم چلکر مدد کے لیئے شور مچانا چاہا۔ دریچہ پر بھی خون کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ مارس وائیٹل یہانتک آیا تھا۔

ان خون کے نشانات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پردوں سے لٹک کر اسنے دروازہ کی چٹکنی کو کھولنا چاہا۔ لیکن کھول نہ سکا۔ اسکے بعد اسنے مکے سے دریچہ کے دروازہ کا آئینہ توڑنا چاہا۔ کیونکہ اسکے مکے کی ضرب کے نشان آئینہ پر نمودار ہیں۔

لیکن اسپر بھی وہ ناکام رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اُس نے یہ خیال کر لیا کہ اب وہ کوئی دم کا مہمان ہے اور اب اُسکو صرف اپنے قاتل سے انتقام لینے کا خیال گذرا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسی خیال سے مارس وائیڈل نے قلم دوات کاغذ کی طرف نظر دوڑائی اور اپنی کتاب روزنامچہ کو اپنے بستر کے قریب میز پر پڑے پاکر اپنے آپ کو گھسیٹ کر بصد دقت اُسکے قریب پہنچایا۔ کتاب روزنامچہ چند ہی گز کے فاصلہ پر تھی۔ چنانچہ اُسکے لئے وہاں تک اپنے آپ کو پہنچانا کسیقدر آسان تھا۔

اول اُسنے اپنے ہاتھ کو میز کے پایہ سے سہارا دیا۔ پھر آہستہ آہستہ بلند ہو کر اُسنے اپنی کتاب روزنامچہ کو پکڑ لیا۔ جسکی اُسکو تلاش تھی۔ جب وہ اپنے آپ کو اس طرح سے اونچا کر رہا تھا تو اُسکے راستہ میں میز کے نیچے پانی پینے کا ایک گلاس پڑا ہوا تھا۔ چنانچہ اُسپر بھی خون کے نشان پڑے ہوئے ہیں جو اُسکے بلند ہونیکے وقت اُسپر گرے تھے۔

کتاب روزنامچہ کو ہاتھ میں لیکر اُس نے چراغ کی روشنی میں جو میز پر جل رہا تھا لکھنا شروع کیا۔ لیکن اُسکی آنکھوں میں اندھیرا آگیا۔ چنانچہ اُسکو یہ گمان گذرا کہ پنسل روشن نہیں۔ اسپر اُسنے پنسل کو اپنے خون سے بھگو کر جو اُسکے زخم سے جاری تھا مفصلہ ذیل الفاظ تحریر کیے۔

"جولیا میرا انتقام لینا ——— قاتل کا نام ———"

وہ آگے کچھ نہ لکھ سکا۔ خون جو قلب میں جوش کھانے لگا۔ اُسکا دم بند ہونے لگا۔ اُسکے ہاتھوں سے قلم اور کتاب گر پڑی۔ اُسنے پھر کوشش کی۔ لیکن اُسکو اپنی طاقت زائل ہوتی معلوم ہوئی۔ اُسنے موت سے جدوجہد کرنیکی کوشش کی۔ لیکن [illegible] سرد ہو گیا۔ اُسکا جسم جو نصف اُٹھا ہوا تھا بستر پر گر پڑا اور اُسی صورت میں ہم اُسے دیکھتے ہیں۔

"جناب مفصلہ ذیل کیفیت سے جو مینے قلمبند کی ہے اور اُسے میں حسب ہدایت حضور ارسال خدمت کرتا ہوں۔ مینے کل اپنی جائز رپورٹ فوجداری افسروں کی

فصل چہارم

خلاصۂ اظہار چوکیدار ساکن نمبر ۶۔ کوچہ اروڈی لابیجں جسے مجسٹریٹ نے موقع پر قلمبند کیا۔

سوال ـ "جس قتل کی ہم تفتیش کر رہے ہیں تمہیں اسکی نسبت کب خبر ہوئی" ؟

جواب ـ "قریباً ایک گھنٹہ گذرا ہے"

سوال ـ "گذشتہ شام کو یا رات کو تمہیں کچھ بات خلاف معمول واقع ہوتی معلوم ہوئی" ؟

جواب ـ "نہیں جناب"

سوال ـ "چونکہ مارس وائیٹل کے کمرہ کا دریچہ عین صحن کی طرف واقع ہے اور تم متصل رہتے ہو تو یہ حیرانگی کی بات ہے۔ کہ تمکو مقتول کے چلانے کی آواز نہ سنائی دی"

جواب ـ "میرے گھر مہمان آئے ہوئے تھے۔ انمیں سے ایک میرا بہنوئی ہے۔ جو فرانس کے وزیر مال کا ملازم ہے اور دوسرا میری بیوی کا چچیرا بھائی تھا۔ چنانچہ وہ کل کی تمام شب میرے پاس ٹھہرے رہے اور قریباً گیارہ بجے تک ہم بیٹھے چاء وغیرہ پیتے رہے۔ لیکن ہمنے کچھ بھی نہیں سنا"

سوال ـ "کل شام کو مارس وائیٹل کتنے بجے اپنے گھر آیا تھا" ؟

جواب ـ "ساڑھے سات بجے فوراً کھانا کھانے کے بعد"

سوال ـ "تم نے اسکے ساتھ کچھ گفتگو کی" ؟

جواب ـ ہاں جناب مینے انسے پوچھا تھا کہ کیا انکو میری ضرورت ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ کیونکہ انہوں نے دو یا تین ضروری خطوط تحریر کرنے تھے جسکے بعد وہ تیار ہی کہ جلدی سو جائیں تاکہ دوسرے روز جو گاڑی مارسیلز سے آنے والی ہے اسکی آمد کے وقت پر بیدار ہوکر وہ اسٹیشن پر پہنچ جاویں۔ پھر مینے انسے پوچھا کہ میں صبح کو بیدار کر دوں۔ لیکن انہوں نے جوابدیا کہ مجھے

ضرورت نہیں۔ اور کہا کہ اگر انکو ٹھیک وقت پر نیند آ گئی تو وہ خود ہی بیدار ہو جاوینگے“

سوال:“ کب سے کب تک تم مارس وائیٹل کا کام انجام دیا کرتے تھے”

جواب:“ میں دس بجے صبح کے انکے پاس حکم احکام کے واسطے جایا کرتا تھا۔ اسکے بعد پھر میں نے شام تک کبھی انکو نہیں دیکھا”

سوال:“ اسکے کوئی دوست یا ملاقاتی تھے”؟

جواب:“ دو یا تین انکے مقررہ دوست تھے۔ جو جلد باز معلوم ہوتے تھے۔ اور ایک لمحہ بھر کسی معاملۂ کاروبار کی نسبت گفتگو کرکے فوراً چلے جایا کرتے تھے”

سوال:“ حال میں تم نے مارس وائیڈل کے ساتھ کسی غیر شخص یا ناواقف کو بھی دیکھا ہے”

جواب۔ جناب میں اس امر کا ذکر کرنا بھول گیا ہوں۔ پرسوں کے روز قریباً پانچ بجے ایک شخص ملنے کو آیا تھا۔ جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ نوجوان خوب صورت اور طویل القامت تھا۔ شکل و شباہت سے رونق اور جلال برس رہا تھا۔ لیکن پورا نئے فیشن کا معلوم ہوتا تھا۔ جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ مارس وائیڈل باہر گیا ہوا ہے اور غالباً واپس نہیں آئیگا۔ تو وہ کچھ دق سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ دوسرے روز صبح کے وقت پھر وہ آئیگا۔

سوال:“ کیا پھر وہ آیا”؟

جواب:“ نہیں جناب”

سوال:“ تمکو اسکا کامل یقین ہے”؟

جواب:“ ہاں جناب میں نے اسکا تذکرہ مارس وائیڈل سے کیا تھا لیکن اسنے جواب دیا کہ اسکی ملاقات کچھ ضروری اور کسی فائدہ کی نہیں”

سوال:“ اس قسم کا جواب حاصل کرنے کے وقت تمہیں اسکے نام و نشان سے واقفیت ہو گئی ہو گی”

جواب ”تمہیں جناب مینے مارس وائیڈل کے روبرو اُسکی شکل و شباہت ظاہر کردی تھی اور مارس نے اُسکو فوراً پہچان لیا تھا“ ؟

سوال ”تمہیں ٹھیک معلوم ہے کہ یہ شخص پھر تو نہیں آیا“ ؟

جواب ”مینے اُسکو نہیں دیکھا“

سوال ”اگر تم اُسے یہاں دیکھو تو ضرور پہچان لوگے“ ؟

جواب ”بیشک“

سوال ”تم نے اس قلم و کاغذ تراش کو بھی دیکھا ہے جس سے اِرتکاب جرم ہوا“

جواب ”ہاں مینے ہی اُسے پہلے دیکھا تھا - اور مینے ہی حاکم پولیس کو اُسکی نسبت اطلاع دی تھی“

سوال ”غالباً یہ چاقو مارس وائیڈل کا نہیں ہے“ ؟

جواب ”یہ اُن ہی کا ہے - یہ چاقو ہمیشہ مارس وائیڈل کی میز پر پڑا رہتا تھا - اور وہ اکثر موقع پر بطور کاغذ تراش کے اسکا استعمال کیا کرتے تھے“

سوال ”جو کچھ تم کہہ رہے ہو اُسکی نسبت خوب غور کرلو - کیونکہ یہ کیفیت نہائت ضروری ہے“

جواب ”مجھے کامل یقین ہے کہ میں درست کہہ رہا ہوں اور علاوہ ازیں بیگم وائیڈل اور میرا بیٹا بھی بلکہ آنکے تمام دوست اس چاقو سے بخوبی واقف ہیں“

(خفیہ یادداشت مرتب کردہ افسر پولیس)

”مارس وائیڈل کی موت کے وقت اُسکے گھر میں کچھ بھاری اثاثہ نہ تھا ایک دن پہلے شام کے وقت اُس نے تیس ہزار فرانک جو اُسکی کمائی اور اُسکی آمدنی کا نتیجہ ہے - ایک شخص مسمی ایم - آر ——— کے پاس امانتاً رکھ دیئے تھے - دربارۂ کسی قسم کی نوشت یا تمسک کے جو اُسکے موکلوں نے بیع یا انتقال کے لئے اُسکے سپرد کی تھیں - یہ مشہور بات ہے کہ مارس وائیڈل کی یہ عادت تھی کہ وہ ان تمسکوں کو یا تو بینک میں یا اُسی شخص مسمی آر - ایم کے

پاس امانتاً رکھدیا کرتا تھا۔ جو اُسوقت چند ریلوے حصوں کا قابض تھا۔"

مارس وائیڈل کے چند دیرینہ اور مقررہ موکل تھے۔ اور وہ نئے موکلوں سے بہت کم بیوپار کیا کرتا تھا۔ یہ عادت اُسکی ایک بھاری نقصان پر مبنی تھی جو اُسکو ۱۸۴۵ء میں اُٹھانا پڑا تھا۔ کیونکہ ایک موکل مسمی بلانڈیا اُسکی بہت سی رقم لیکر امریکہ بھاگ گیا تھا۔

ایک اور شخص اُسکا نام البرٹ سواری مانٹ رائیز ہے اور بورس کا رہنے والا ہے۔ اُسکا تین سال سے پچاس ہزار فرنک کا مقروض ہے۔ گذشتہ سال اس قرضہ کے سبب دونوں میں تکرار واقع ہوئی تھی۔ ایم وائیڈل اپنے مقروض کو اتفاقیہ دیکھکر اُسکے پاس گیا۔ اور غصہ کے الفاظ سے بولا "جبکہ انسان اپنا قرضہ ادا کرنے سے غفلت کرتا ہے اور بیباق کرنے کے دن غایب ہوجاتا ہے تو اُسکو چاہیے کہ پھر کبھی اپنی صورت نہ دکھلائے"

البرٹ سواری "مجھے آپ جیسے ناصح کی ہرگز ضرورت نہیں"

مارس وائیڈل "بہرحال تمکو ایک نہ ایک دن اس نصیحت پر کاربند ہونا پڑیگا کیونکہ میں تمہیں ایک دروازہ دکھلاؤنگا اور بورس کا دروازہ تم پر بند کردونگا"

اگرچہ مارس وائیڈل کا مخالف شہزور اور قدآور انسان تھا مگر دھینگا مشتی میں غالباً کوئی شک باقی نہیں رہا تھا۔ جبکہ چند اشخاص نے جلدی سے بیچ بچاؤ کردیا۔ اس معاملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایم سواری کو پھر بورس میں آنے کے لئے پچاس ہزار فرنک کی رسیدات دینی پڑیں۔ جو ماہ حال میں واجب الادا تھیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان رسیدات کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کیونکہ مارس وائیڈل نے انکو اپنے گھر میں ہی دیکھا۔ اُس نے اپنے ایک دوست مسمی ایم ڈی راسیٹن ساکن نمبر ۱۴ کوچہ روثیبٹ بوٹ سے حال میں ذکر کیا اور اسی شخص سے ہمکو مفصل حال معلوم ہوا ہے کہ اُسکو بخوبی معلوم ہے کہ رسیدات مکمل نہیں ہیں۔ اور کہ اُسکو اسکا ہرجانہ اُٹھانا پڑیگا۔ کیونکہ قانون اُس قرضہ کو جو بورس میں دیا گیا ہو جایز تصور نہیں کرتا لیکن تاہم وہ ایم سواری کے برخلاف قانونی کارروائی کریگا۔ کیونکہ اُسکی بے حیائی اور بددیانتی سے اُسکو سخت رنج اور نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور نیز مارس وائیڈل

نے اپنے دوست سے ذرا سخت لہجہ میں کہا کہ بے شبہہ اُس نے اکثر اپنے قرضداروں کو تنگی حالات میں بھی دق کیا ہے۔ لیکن ایم سواری سے اُسنے ہرگز ایسا برتاؤ نہیں کیا۔ اور اُسکی نسبت وہ خاموش بیٹھکر وقت کا انتظار کرتا رہا ہے۔

مفصلہ ذیل کیفیت آج حاصل ہوئی ہے۔ حسب موقع اگر کوئی اور حقیقت یا کیفیت معلوم ہوئی تو ارسال کیجائیگی۔

بورس میں جہاں کہ مارس وائیٹل کے تمام لوگ ثناخوان تھے اُسکی موت پر سخت جوش اُٹھ رہا تھا۔ دم بدم خلقت کا اژدہام زیادہ ہوتا جاتا تھا اور کوچہ روڈی لاپچیس کی (اسٹرٹیجیڈی) یعنے ہوش ربا واردات زبان زد خاص عام ہو رہی تھی۔ جبکہ یہ اوائل اطلاعیں اور کیفیتیں جج فوجداری کارروائی کی بنیاد ٹھہرتی ہیں۔ مختلف محکمہ جات سے عدالت فوجداری میں بھیجی جا رہی تھیں جولیا وائیٹل اپنے غم و رنج کا شکار ہوکر اپنے مکان میں گھل رہی تھی وہ بیچاری خوشی کی بلندی سے بدقسمتی سے یکایک بدقسمتی اور غم کی تہ پر سرنگوں گر پڑی تھی۔ وہ مدت کی مہجوری کے بعد اس خیال میں غرق تھی کہ اپنے پیارے شوہر کو چلکر دیکھے گی۔ اور اُس سے بغلگیر ہوگی۔ لیکن آسمان کے ہتھکنڈوں کی اُسکو بالکل خبر نہیں تھی کہ اُسکے گھر پہنچنے پر وہ اپنے محبوب کو موت کی گود میں لیٹے ہوئے پائیگی جن بازوؤں کی اُسکو امید تھی کہ اُسکے پہنچنے پر اُسکو تنگ بغلگیر کرینگے۔ ٹھنڈے اور بیحس پڑے ہوئے تھے۔ وہ دل جسکی نسبت اُسے امید تھی کہ بغلگیری کے وقت نہایت زور سے دھڑکیگا ساکن ٹھیرا ہوا تھا۔ اور وہ ہونٹھ جنکی اُسکو اپنے لبوں سے ملنے کی امید تھی اُسکی موجودگی سے بےخبر موت کی زردی میں برف کی مانند سرد پڑے ہوئے تھے۔

کوئی شخص جس سے ہمیں دلی محبت ہوتی ہے جب سخت بیمار پڑ جاتا ہے ہم اُسکی امداد کے لئے جد و جہد کرتے ہیں۔ شب و روز اُسکے نگراں رہتے ہیں اور صرف اس خیال سے اُسکی ناز برداری کرتے ہیں کہ وہ کوئی دم کا مہمان ہے بیماری کی شدت رفتہ رفتہ ترقی کرتی جاتی ہے اور زیادہ سرگرمی سے اُسکی

خدمت میں مصروف ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہم سے جدا ہوتا معلوم ہوتا ہے ہم کان لگا کر اسکی باتیں سنتے ہیں۔ ہم اسکی آخری خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے نہائت گرمجوشی سے کوشش کرتے ہیں۔ اور اسکی خاطر ہر ایک قسم کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں۔ اسکا آخری خیال۔ آخری الوداع۔ آخری مسکراہٹ ہمارے لئے نہائت قیمتی ہوتی ہے۔ اور جب وہ دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر اختیار کرتا ہے۔ ہم اسکے اشاروں اور باتوں کو یاد کرتے ہیں۔ خواہ وہ کیسی ہی ادنٰے درجہ کی کیوں نہ ہوں۔ لیکن اسکے مرجانے کے بعد جب وہ یاد آتی ہیں تو رنج سا پیدا ہو جاتا ہے۔

لیکن ایسی مصیبت کے آسمان کا یکایک ٹوٹ پڑنا جیسی کہ بیچاری بیگم جولیا کے سر پر یکایک آپڑی یہ حقیقت میں نہائت اندوہناک حادثہ ہے۔ جدائی کے وقت وہ اسکو تندرست اور خوش وخرم چھوڑ گئی تھی۔ اور واپس آنے پر اسکو اسنے موت کی خوفناک گود میں بےخبر سوتے پایا۔ سب سے بڑھکر جولیا کے دلمیں اس امر کا سخت ارمان رہگیا کہ اس ناگہانی موت کے وقت وہ اسکے پاس نہ تھی تاکہ اپنے پیارے شوہر کے آخری الفاظ سنتی۔ اور اسکے رخساروں پر آخری بوسہ دیکر الوداع کہتی۔ اور اسوقت اسکے پاس نہ تو اسکی والدہ تھی اور نہ کوئی رشتہ دار ہی تھا۔ بلکہ میریٹ کے سوا کوئی اور اس آفت کے وقت میں دوست بھی پاس نہ تھا۔ کیونکہ جولیا پیرس کی رہنے والی نہ تھی۔ اور عشق دیوتا کی پرستش میں ہمہ تن مصروف ہونے کی وجہ سے اسے کبھی کسیکو اپنا دوست بنانے کا بھی خیال پیدا نہیں ہوا تھا۔

اب یہ صرف نعش ہی نعش تھی جسے وہ اپنا سمجھکر اسکے قریب بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی۔ لیکن یہ نعش بھی اسکی نہیں تھی۔ اب یہ عدالت کے سپرد ہو چکی تھی۔ عدالت ہی کا حق تھا کہ اس نعش کی حفاظت کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اسکا امتحان بھی کروا لیتے۔ اس نعش کی وارث ماں۔ بیوی۔ رشتہ دار غرض جو کچھ کہو اسوقت عدالت تھی۔

اور اگرچہ یہ جرم سخت راز سربستہ تھا۔ مرتکب کا ابھی تک ہمیں کچھ پتہ نہیں ملا۔

تاہم مجرم کو کیفر کردار کو پہنچانا ضروری تھا۔ ہاں اب عدالت کیا کارروائی شروع کرے گی ؟

فصل پنجم

دو ضروری کاغذات جن سے ہمیں اس حادثہ کا کسیقدر زیادہ حال معلوم ہوا۔ اس حادثہ کے متعلقہ کاغذات میں شامل تھے۔ بسبب مدت گذر جانے کے ان کاغذات کا اصلی رنگ بدلکر ارغوانی سا ہو گیا تھا۔ اور نیز کرم خوردہ بھی تھے پہلا کاغذ معلوم ہوتا ہے کہ کسی معمولی طریق پر تحریر کیا گیا تھا۔ اور جس شخص نے اُسے تحریر کیا تھا غالباً وہ نہایت عدیم الفرصت تھا۔ اور اُسکا لکھنے والا کوئی فارق تھا۔

دوسرا خط پہلے سے بالکل مشابہت نہیں رکھتا۔ اور امیرانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس خط کا کاغذ قیمتی اور عمدہ ہے اور اُسپر کلغی یا تاج کا نشان ہے اس خط کی تحریر میں انتہا درجہ کی کفایت شعاری کام میں لائی گئی تھی۔ شاید مشکل سے کل الفاظ شمار میں پچاس کے قریب ہونگے۔ خط نستعلیق اور جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ اس خط کی تحریر سے بے پرواہی مترشح تھی۔ ان خطوط کے مضمون سے ہم ناظرین کو آگاہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ازجانب ایم وایبرٹ سکنہ حاکم
پولیس ڈی اکس —— نواب فرانس۔

ایم لی مارکوئیس صاحب۔ میں ہر بات میں آپ ہی کا ممنون احسان ہوں جناب ہی تھے جنہوں نے میرے والد کی ان خدمات کو جو اُسنے آپکے خاندان کی نسبت وفاداری سے ادا کیں مدنظر رکھکر بچپن میں میری پرورش کی اور مجھکو تعلیم و تربیت دی۔ مجھے چاہیئے تھا کہ آپکی عنایتوں کا شکریہ ادا کرکے آپکی مرضی کے موافق طرز معاشرت اختیار کرتا۔ اور اُسی راستہ پر چلتا جو آپکو پسند ہوتا یا جو آپکے حسب منشاء ہوتا۔ تو اس حالت میں آپکی حفاظت اور غیر منقطع عنایات کا شکریہ ادا کرکے عرض کرتا ہوں کہ آجکے دن میں پیرس کے کسی قصبہ کا پادری ہو جاتا یا کسی پاس گاؤں کا سردار لیکن میں نے ایک ایسا پیشہ اختیار کیا جو

آپکی مرضی کے برخلاف تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ میں نے آپکی ناراضی کی کچھ پرواہ نہ کی۔

”اس پیشہ کا جوش میرے دلمیں کہاں سے اور کسطرح پیدا ہوا؟ میں اکثر بے فائدہ اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھا کرتا ہوں۔ لیکن میرے دل سے مجھے شافی جواب نہیں ملا۔ اگر ایک نوعمر انسان آپکی توجہ کو مصوری یا فصاحت یا بلاغت کیطرف راغب کرے تو کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ وہ مشہور مصنف یا اہل ہنر یا لکچرار ہو کر دولت و حشمت پیدا کر سکتا ہے لیکن ملازمت پولیس کیطرف میں اپنے طبعی میلان کو بطور ایک عجیب خواہش کے تسلیم کرتا ہوں۔

میری زندگی کے یہ خواب و خیال جواب اصلی ہو گئے ہیں مجھے یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں کہ مجھے اُن پیشوں کے اختیار نہ کرنے کا مطلق افسوس نہیں۔ میں اپنی نظر چاروں طرف دوڑاتا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی ایسا پیشہ بہ نسبت میرے اپنے کام کے نظر نہیں آتا۔ جسکو دیکھکر میرے دلمیں رشک پیدا ہو۔ اس میں خیال کرتا ہوں کہ اس پیشہ کیطرف میرا طبعی میلان ہے مجھے دیدہ و دانستہ یہ پیشۂ پولیس اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔ صرف اسوجہ سے کہ میں پستہ قد اور دُبلا پتلا کمزور ہوں۔ کیونکہ میرا مزاج صفراوی ہے۔ میری نظر کمزور ہے کیونکہ میں ہر وقت آنکھوں پر نیلی عینک چڑھائے رکھتا ہوں۔

ایم لی مارکوئیس صاحب یہ خیال نہ کرنا کہ یہ اس پیشہ کی خواہش مجھے کسی غرض خیال سے پیدا ہوتی ہے مثلاً اپنے وطن کی خدمت کے لئے مفید ہونیکی خواہش سے یہ پیشہ میں نے پسند کیا ہو۔ ایسا بالکل نہیں۔ چونکہ آپ اخلاقی انحراف کے مجموعہ کی اقسام چھانٹتے ہو اور ایسے زمانہ کو جسمیں ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں ٹھوکر مارنا پسند کرتی ہو اس لیے میں آپسے صاف صاف عرض کرتا ہوں کہ جب کبھی میں معاملۂ پولیس میں دخل دیتا ہوں تو نہ تو کسی شخص کے اور نہ سرکار کے فائدہ کا اور نہ اپنے وطن کے فائدہ کے خیال کا مجھپر اثر ہوتا ہے۔ بلکہ میں تو صرف ذاتی فائدہ کیخاطر یہ تکلیف اپنے اوپر گوارا کرتا ہوں۔ بہت سے ایسے لوگ

ہیں جو اپنے آپ کو میرے پیشہ میں خوشی سے داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انکو دوسروں کی زندگی میں صرف داخل ہونیکا اختیار ہو۔ !

”جناب ایم لی مارکوئیس صاحب۔ میں آپسے راست ظاہر کرتا ہوں کہ میری طبعی حالت بہت کمزور ہے اور یہی خاص وجہ ہے کہ میری ہزاروں دلی آرزوئیں پر پانی پھر جاتا ہے۔ اور جب مجھے اپنی ایسی ابتر حالت کا خیال آتا ہے تو اپنا سا منہ لیکر رہ جاتا ہوں۔ تاہم جب میں کسی دوسرے شخص کو اپنی ہی حالت میں دیکھتا ہوں تو میری تشفی ہو جاتی ہے کہ ایک میں ہی ایسی کمزور طبعی حالت کا انسان نہیں ہوں اور جب میں اُن اشخاص میں شامل ہوتا ہوں جو اپنی زندگی خوشی سے بسر کرتے ہیں تو اُنکے خیالات اور افعال میں شراکت اختیار کرنے سے میں بھی خوش ہو جاتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں قیاس کرلیتا ہوں کہ یہ سب خوشیاں اور آرام مجھے حاصل ہو رہے ہیں۔

”جناب ایم لی مارکوئیس صاحب ان وجوہات نے مجھکو سرکار کا خیر خواہ لاثانی بنایا ہوا ہے۔ اور ان ہی وجوہات پر میں اپنی قسمت پر شاکر ہوں اور گلگذاری نہیں کرتا۔ بلکہ مجھے کامل امید ہے کہ میرے مرنے کے بعد عجائب خانہ میں ایک خاص جگہ مقرر کیجاویگی۔ اور میری شکل کا بت تراش کر وہاں رکھا جاویگا جسکے نیچے مفصلہ ذیل الفاظ کندہ ہوں گے:۔

”ایک شکر گذار سرکاری ملازم“

”لیکن نواب صاحب آپ شاید اس خط کو ملاحظہ کرکے یہ فرماوینگے کہ جب ڈیبرٹ تم اسقدر قانع ہو تو اس لمبی چوڑی بے ہودہ تحریر و تقریر سے تمہارا کیا مدعا ہے۔ اس قناعت کی وجہ سے تم نے کبھی کوئی خط میری طرف تحریر نہیں کیا۔

”آہ۔ جناب مارکوئیس صاحب اب میں اصل مطالب کیطرف رجوع کرتا ہوں۔ اسمیں تو کچھ شک نہیں کہ میں قانع اور شاکر ہوں۔ اور مہربان من آپکا یہ خیال بھی بجا ہوگا کہ میرا کوئی مدعا ہے۔ لیکن یہ مدعا میرا نہ تو ترقی عہدہ اور نہ ازیادی تنخواہ کے متعلق ہے۔ خدا کرے میرا کوئی ایسا مدعا نہ ہو۔ یہ صرف

تبدیلی کے متعلق ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ کے لئے ظاہری پولیس سے خفیہ میں منتقل کر دیا جاؤں۔ بجائے اسکے کہ میں کمر سے تلوار باندھکر اور وردی پہنکر لوگوں سے اطلاعیں حاصل کرتا پھروں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھکو خفیہ طور پر تحقیقات کرنے اور رپورٹ دینے کے اختیارات عطاء فرمائے جاویں۔

"میری خواہش ہے کہ میں اپنے مکان سے تبدیل صورت کرکے نکلوں میری آنکھوں پر نیلہ چشمہ نہ ہو میں نے ایسے بوٹ پہنے ہوں جنکی ایڑیوں کے ساتھ کانٹے لگے ہوں جنکے سبب میں اپنی اصلی لمبائی قد سے دو انچ زیادہ لمبا معلوم دوں۔ میرے داہنے ہاتھ میں گپتی ہو۔ میری جیب میں ایک یا دو وارنٹ گرفتاری ہوں اور میری جیب میں ہتھکڑی یا بیڑیاں۔ مجھے اس قسم کا لباس پہننے کی اجازت دیجاوے جس سے میں غیر ملک کا باشندہ معلوم دوں۔ اور اس ہیئت کذائی میں میں مجرموں بدکاروں کی تلاش میں نکلوں۔ اگر مجھکو اپنی مرضی کے مطابق دوڑنے بھاگنے۔ چڑھنے۔ گاڑی میں نمودار ہونے یا دس فرلانگ کا سفر کرنے یا کسی جگہ قیام کرنیکی آزادی عنائت ہو تو مجھے ازحد خوشی حاصل ہوگی جس سے میں پھولا نہ سماؤں گا۔

"اس وقت میں روزمرہ کی عارضی خوشیوں کا ذکر کر رہا ہوں جیسے کہ لوگوں کا مال کھانیوالے۔ دغاباز۔ چور پیشہ ور مجرم ملزمان فرار شدہ کی تفتیش وگرفتاری لیکن بعض اوقات مجھے کسی خوفناک دشمن کے ساتھ اگر جنگ کرنیکا حکم دیا جائے تو مجھے لڑائی کے لئے ہر وقت تیار ہونا پڑیگا۔ دشمن پر حملہ آور ہوکر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا ہوگا کہ یا تو اسے قتل کروں یا خود مارا جاؤں۔ یا کسی ترکیب وحیلہ سے انجام میں فتح [illegible] جاؤں۔ ہاں جناب نواب صاحب مجھے یہ کہنے میں اعلٰے درجہ کی خوشی حاصل ہوگی کہ صد شکر کہ قاتل کا سراغ ملگیا۔ اور میں نے مظلوم کا انتقام لیلیا۔ خواہ اس انتقام لینے میں مجھے کیسی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ میں جانتا ہوں کہ عدالت مجوزہ نہائت لائق تھی۔ پیروکار سرکار نے بمقابلہ وکیل ملزم نہائت فصاحت اور بلاغت سے تقریر کی۔ میر مجلس نے ان الفاظ سے قانع ہوکر دوبارہ استغاثہ کو ایک اور تقریر کی۔ جوری کی رائے

میں ملزم مجرم قرار پاگیا۔ عدالت اپیل نے بھی فتوے کو بحال رکھا۔ رحم کے لیئے درخواست اور سفارش منظور نہ ہوئی۔ جلاد نے سختی سے اپنا فرض ادا کیا۔ الغرض کہ ہر ایک نے اپنا فرض پورا پورا ادا کیا۔ لیکن میں بھی وہ شخص تھا جس نے اہتمام بنایا اور پھانسی کھڑی کی۔

”اگر میں ایک خیالی قاتل کے ساتھ کسی خیالی مقدمہ میں ایسی سرگرمی سے برتاؤ کروں تو جناب نواب صاحب آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اصلی مقدمہ میں حقیقی مجرم کے ساتھ میرا برتاؤ کیسی سرگرمی کا ہوگا۔

”اصل حال یہ ہے کہ میں مقدمہ سے واقف ہوں۔ جسکی طرف تمام پیرس کیا کل فرانس بلکہ تمام یورپ کی توجہ مبذول ہے۔ اس مقدمہ سے میرا اشارہ ڈی لاپیکیس کے سانحہ ہوش ربا سے ہے۔

”جناب ایم لی مارکوئیس صاحب۔ میں اپنے خیال میں آپکو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ ”کیا تم قاتل سے واقف اور آگاہ ہو؟“ نہیں میں اُس سے ابھی تک واقف نہیں۔ لیکن اس واقعہ کی طرف میرا دل بہت لگتا ہے۔ اور کوئی چیز میرے کان میں آہستہ آواز سے کہہ رہی ہے کہ میں ہی تن تنہا عدالت کو اس قاتل کے سُراغ سے آگاہ کروں گا۔

”اور اگر آپ صرف دو حرفی خط افسر اعلےٰ پولیس کو لکھ دیں تو میں دفتر پولیس واقع کوچہ سینٹ ہانور سے نکلوں گا۔ اور تمام ضروری ذرائع تفتیش میرے اختیار میں دیدیئے جائینگے۔ میں میدان جنگ میں داخل ہونگا اور پھر وہاں سے فتحیاب واپس آونگا۔

”کیا آپ جو میرے مربی ہیں۔ میری التجا کو مان لیں گے؟ یہ نہ خیال کرنا کہ کسی بھاری ملزم کو ہی صرف سزا دلانا ہے بلکہ ایک مظلوم عورت کا انتقام لینا ہے۔ ایک عورت جس سے اگر آپ واقف ہوں جو نہایت حسین خوبصورت اور نیک بخت ہے! اوّل تو مجھے اسپر بھی قاتل ہونے کا شک گزر گیا تھا۔ لیکن بعد میں مجھے اپنی غلطی معلوم ہوگئی۔ لیکن اس بے بنیاد شبہ کے معاوضہ میں مجھے اُسوقت تک آرام نہ ہوگا جبتک میں اُسکو مفصلۂ ذیل الفاظ سے اپنی طرف مخاطب

نہ کروں —— لو یہ تمہارے خاوند کا قاتل ہے اور میں اسے تمہارے حوالے کرتا ہوں۔

ایم لی مارکوئس صاحب میں نہایت ادب سے ملتجی ہوں۔ کہ اس خط کی طوالت کو معاف فرمائیے گا۔ اور اپنی عنایات سے مجھے محروم نہ کیجیئے گا"

جواب مارکوئیس ڈی اکس —— نواب فرانسس منجانب والبرٹ۔

پیرس مورخہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

"اے چالاک آدمی مجھے قسم ہے اپنی عزت کی کہ تیرے خط کی طوالت سے میں بالکل دق نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے میرا دل بہلایا۔ تم افسوس اسی اخلاقی تنزل کی پوری مثال ہو۔ جسکی میں نے پہلے ہی پیش بینی کی تھی۔ ۸۹ء کے اصول حقوق انسان اور بادشاہوں کے تنزل سے جو نتائج پیدا ہو سکے۔ تمہاری نسل کی تمام اشخاص کی طرح جنکی کوئی بنیاد نہیں جنکا کوئی پختہ ایمان نہیں۔ تمہارے رونگٹے رونگٹے کیا بلکہ ہڈیوں کے گودے میں برائی اور ابتری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ میں نے تمہاری معزز طور پر پرورش کی۔ میں نے تمکو عمدہ اصولوں سے لبالب بھر دیا۔ میرا منشا تھا کہ تم پادری ہو لیکن تمہاری حرص اور خواہش نے تمکو زوروپیر پولیس ایجنٹ بنادیا۔

"لیکن خیر ان شکوہ و شکایتوں کو جانے دو۔ مسٹر سب کمشنری میں تمہیں تمہاری ذات کے متعلق ایک سچی بات سے آگاہ کرتا ہوں۔ جو چیز کہ تمکو تمہارے نئے فرائض کے اختیار کرنے کی ترغیب و تحریک دے رہی ہے۔ عیش کے دروازہ پر زندگی کا بسر کرنا ہے۔ تمکو ہر ایک قسم کی بدچلنی میں پاؤں ڈالنا ہوگا۔ اور ان حرامزادے بدذاتوں کا شیوہ اختیار کرنا پڑیگا جنکے حالات دریافت کرنے کے لئے تمکو ہدایت کی جائیگی۔ تم کو انکی عیاشی اور خطرات میں شریک ہونا پڑے گا۔ اور آہستہ آہستہ انکے برے اطوار سے واقف ہوجاؤگے۔

"صاحب میرے وقت میں جسوقت کی خواہش آزادی کیطرف ہوا کرتی تھی

وہ کھلم کھلا کل دنیا کے روبرو اُس میں داخل ہوجایا کرتا تھا۔ تب تم اُن کو مجلس کے ایک گوشہ میں قید کرسکتے تھے۔ ماتمے کی گیلری و واقع پیلیس رائیل میں روک سکتے تھے یا اُنکو جیسا کہ مارکوئیس ڈی بیڈ کا منشا ہوتا تھا بسٹیل میں بھیج سکتے

"لیکن میں تو ایسی باتیں کررہا ہوں گویا کہ میں اپنے حواس میں نہیں ہوں میں ایک پولیس ایجنٹ کو اخلاقی سبق دے رہا ہوں! تمہارے درست کرنے کا مجھے کیا حق ہے؟ اگر مجھے اختیار بھی ہو تو بھی میری مرضی نہوگی جسکا انجام اچھا ہو وہ سب کچھ اچھا ہے اور تم چونکہ سپاہی ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمہارا انجام قدم بقدم تنزل میں ہوگا۔

"خاص تمہاری ذات کے متعلق میرے نیک و آئسرٹ ایسی کوئی خواہش نہیں۔ تم اپنے زمانے کے متعلق ہو اور یہ کہنے میں میں نے سب کچھ کر دیا ہے اگر تمہارے آباؤ اجداد نے بادشاہیوں کو الٹ پلٹ دیا۔ تو یہ تمہارا قصور نہیں اور تمہاری رگوں میں قدیمی جیکوبن خون دوڑ رہا ہے۔ باوجود تمہاری دلیری اور صاف گوئی کے میں تمہیں جانتا ہوں کہ بہ نسبت باقیماندگان کے تم کم فریبی ہے۔ تم اپنے عیبوں کے چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔ میں نے تمہاری خواہش کے مطابق کام کیا ہے۔ میں نے حاکم پولیس سے ملاقات کی ہے اور تمہاری سرگرمی کی نسبت اُس سے گفتگو کرکے اُس کو یقین دلایا ہے۔ کل تم اُس سے لو اور تمکو ضروری اجازت دیدیگا۔

"لیکن ہرگز میرا شکریہ ادا نہ کرنا۔ کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں۔ میرا نہ تو ظاہری اور نہ خفیہ شکریہ پر اعتقاد ہے۔ لیکن اگر تم مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو مجھے اس خفیہ اور پیچدار معاملہ سے آگاہ کرنا اور کہ ہمکو سفیدہ کے تمام انقلابوں سے واقف کرتے رہنا۔ انقلاب کے پہلے بہت سے جرائم ہوا کرتے تھے۔ اور

اگست سنہ ۱۸۴۳ء۔

"تم نے مجھکو لکھا تھا کہ کوچہ ڈی لاپیکیس کے سانحہ ہوشربا میں ایک خوبصورت بھی ہے۔ اس لئے میں سب حال سے سب موقع واقف ہونا چاہتا ہوں۔ باوجودیکہ میری چھیاسٹھ برس کی عمر ہے لیکن ابتک بھی

ہمیں یہی خیال ہے۔ کہ عورت مرد کا عمدہ حصہ ہے۔ کوچہ ڈی جبروسلم کے رہنے والے الوداع! سراغ لگاؤ۔ بانیٔ فساد کو پکڑو۔ میں تمہاری اطلاع کا منتظر ہوں۔"

فصل ششم

کوچہ ڈی لا پکیس کے سانحہ ہوش ربا کے متعلق شروع سے ہی ہر ایک اخبار میں مضامین شروع ہو گئے۔ اور کامل اطلاع یاب ہونیکے بہانہ سے کوئی اخبار ایسا مضمون اپنے پرچہ میں شائع کروا لیتا۔ جسکا اسکے دوسرے اگلے دن شائع ہونیوالا ہمعصر پرچہ مخالفت میں مضمون شائع کرتا۔ اور مضمون میں اس قدر زور صرف کرتا کہ گویا یہی پرچہ بے کم و کاست کل ٹریجیڈیز سے واقف ہے۔ چنانچہ کسی روز صبح کے پرچہ میں یہ چھپ جاتا کہ جولیا وانیڈل نے خود کشی کا ارتکاب کیا لیکن اسی روز شام کے پرچہ میں اسکی تردید ہو جاتی کہ وہ اب تک زندہ اور صحیح و سالم موجود ہے۔ کوئی اخبار لکھتا کہ قاتل گرفتار ہو گیا اور یہ کہ اس نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا ہے اور عدالت میں اسکا مقدمہ دائر ہو گیا ہے بلکہ یہانتک کہ بعض اخبارات وہمی اور خیالی مجرموں کی تصویریں تک اپنے اخباروں میں شائع کر ڈالتے۔ چنانچہ ہفتہ بھر کے اندر ہی ان اخبار نویسوں نے کوئی درجن بھر اشخاص کو مجرم گردان کر اپنے زعم میں گرفتار کرا دیا۔ چنانچہ ان اخبارات کے بعض خیالی مجرم یا تو بری ہو کر رہا ہو جاتے تھے اور بعض کو اخبارات کے ایڈیٹر اپنی اخباروں میں پھانسی دے رہے تھے۔

بعض اخبارات نے یہاں تک لکھنا شروع کر دیا کہ انکو کسی نامہ نگار کے ذریعہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس ٹریجیڈیز کی نسبت عدالت تذبذب میں پڑ گئی ہے۔ کیونکہ اس قسم کا سربستہ مقدمہ کارکنان انصاف کی سماعت میں کبھی نہیں آیا۔ یہ بات تو عدالت کی رائے میں قرار پا چکی ہے۔ کہ جرم واقع ہوا اور خود کشی کا خیال بالکل بیہودہ ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ قاتل اس مہلک حادثہ کے ارتکاب کے بعد روپوش ہو گیا ہے اور اسکے سراغ تک کا پتہ نہیں لگتا جس آوا

کے ذریعہ سے قاتل نے اپنا عمل پورا کیا وہ بیچارے مقتول کی ملکیت تھا۔ اور باوجود خوب غور کی خانہ تلاشی لینے کے کوئی ایسی بات دریافت نہیں ہوئی جس کے ذریعہ سے مجسٹریٹ کو کوئی صحیح رائے قایم کرنے کا موقع ملے یا اہل جوری کا یقین پایۂ ثبوت کو پہونچے۔ حال ہی میں ایسا ہی ایک واقعہ انگلستان میں واقع ہوا تھا لیکن اس مقدمہ میں چونکہ قاتل اپنی ٹوپی کمرہ میں بھول گیا تھا۔ لہذا اسی وجہ ہی اسکے لیے فتوائے موت تجویز ہوا۔ لاٹور کا چاقو اسکے دونوں شکاروں کے بستروں کے قریب پڑا رہ گیا تھا۔ صرف اسپر ہی اس خوفناک مقدمہ کا خاتمہ ہوا۔ (یہ حادثہ گذشتہ سال محکمۂ ایرج میں واقع ہوا تھا) ایکدفعہ کسی خون کے مقدمہ میں کوئی قاتل اپنی قمیض کے بٹن بھول گیا تھا جس کی شناخت سے اسکو سزا ملی لیکن موجودہ مقدمہ میں کوئی ایسی چیز نہیں دریافت ہوئی جس سے کچھ سراغ ملتا۔ بلکہ ایسی بھی کوئی چیز دریافت نہ ہوئی جسپر کسی شخص کی گرفتاری کے لئے وارنٹ تو درکنار اس کی طلبی کے لئے سمن بھی جاری کیا جا سکے۔ چنانچہ کل مقدمہ کی بنیاد صرف قیاس پر مبنی تھی۔

کسی شخص کو مارس وائیڈل کی جان لینے سے کیا فائدہ تھا۔ صرف یہی سوال تھا جو عدالت کی تجویز میں قایم ہوتا تھا۔ پھر بھی امید ظاہر کی جاتی تھی کہ خواہ کوئی بھی قاتل کیوں نہ ہو اسکا دریافت ہونا ناممکن نہیں۔ کیا مارس وائیڈل کو اسکی بیوی نے تو نہیں مار ڈالا؟ جو شخص کہ خوب خوض و فکر سے اس حادثہ کو سوچتا وہ کسی صورت میں اس خیال پر متعین نہیں ہو سکتا تھا۔ جولیا کی حالت بہر صورت قابل رحم و ہمدردی تھی۔ جس ضرب نے اس کے خاوند کی جان لی تھی اس نے اسکو بھی قریب المرگ پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ اسپر شک کرنے کی بجائے ہر ایک شخص اسپر رحم کرتا تھا اور اس کے شوہر کے قاتل سے انتقام لینے کیطرف اسکا خیال رجوع ہوتا تھا۔

کیا قاتل لوٹیرا تھا۔ یا پیشہ ور سارق تھا؟ اسے روپیہ کی موجودگی کو جو ڈی لا پیکس کے مکان میں بالضرور معلوم ہو گئی ہوگی۔ جو نقدی کے میز کی دراز میں پڑی ہوئی تھی۔ وہ اسکو کبھی نہ چھوڑتا۔ وہ بالضرور ان قیمتی اشیاء کو جو ادھر ادھر

کمرہ میں چھپلی پڑی تھیں اٹھا لیجاتا اور علاوہ ازیں سب سے زیادہ حیران کرنے والی بات تو یہ تھی کہ مارس وائیڈل کبھی اس شخص کا نام جس سے وہ ناواقف تھا اپنی کتاب روزنامچہ میں لکھنے کی کوشش نہ کرتا۔ جس کوشش کو فوری عورت نے ناتمام رکھا۔

کیا قاتل بھی مکان کا رہنے والا تھا؟ اس سوال کا جواب چوکیدار مکان کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ نہیں۔ کوچہ ع۶ کے اور ساکنان کے اظہار لینے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ وہ نیک لوگ ہیں اور نہ ان کو آگے کسی معاملہ میں کبھی عدالت سے طلبی ہوئی۔ چنانچہ اسپر شک و شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اس کوچہ کے رہنے والوں سے صرف ایک شخص پر خفیف سا شک پڑتا تھا۔ یہ شخص امریکہ کا رہنے والا تھا اور تقریباً چالیس برس کی اس کی عمر تھی۔ اور کوئی تخمیناً دو ماہ سے اس کوچہ میں بطور کرایہ دار کے رہتا تھا۔ چنانچہ اسکی خانہ تلاشی کے لئے حکم جاری کیا گیا لیکن کوئی خاص مطلب کی بات دریافت نہ ہوئی۔ اسکے اظہارات قلمبند کئے گئے لیکن وہ بری الذمہ ثابت ہوا۔ کیا مارس وائیڈل کے ملاقاتیوں میں سے کوئی شخص اس کا قاتل تھا؟ چنانچہ وہ بطور گواہوں کے طلب ہوئے۔ انکے بیانات سے اور نیز ان کی نیک چلنی کے متعلق شہادت گذرنے سے صاف ثابت ہوگیا کہ وہ بیگناہ ہیں اور انپر بھی کسی قسم کا شبہ قائم نہ ہو سکا۔

اب انجام میں کیا وہ شخص تھا جسکی نسبت چوکیدار نے ذکر کیا تھا۔ کہ مورخہ ۱۸۔ اکتوبر کی شام کو وہ مارس وائیڈل کے ملنے کو آیا تھا اور نیز جسکی نسبت چوری کے حاکم پولیس نے اپنی رپورٹ میں پوری کیفیت تحریر کی تھی؟ کیا یہ شخص خفیہ طور پر گھر میں داخل ہوا تھا؟

اس شخص کا نام البرٹ سواری تھا اور پیروکار سرکار کے دفتر کا ہر ایک شخص اس سے واقف تھا۔ سزا بھگتنے کے بغیر اس شخص کو کئی دفعہ کسی نہ کسی الزام میں ماخوذ ہو کر عدالت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس کی زندگی کے ابتدائی واقعات سے اسپر شبہ پڑتا تھا اور نیز اس شبہ کی بھاری وجہ یہ تھی کہ مارس وائیڈل کا مقروض تھا۔ اور اسکی دستی تحریر کردہ دستاویزوں کا کہیں سراغ تک نہ ملتا تھا۔ چنانچہ ان وجوہات سے عدالت کی توجہ اسکی طرف مبذول ہوئی اور اس کے

حاضری کے لئے سمن بشمولیت وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تھے۔

اس حاضری و گرفتاری کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ عام لوگوں کی زبان پر بھی اس شخص کا نام ورد زبان ہو رہا تھا۔ پیرس میں قاعدہ ہے کہ بھاری مقدمات میں لوگوں کا جوش بہت کچھ بڑھ جاتا ہے اور نیز عام لوگ آپس میں شرط باندھنے لگ جاتے ہیں کہ آیا ملزم کا پتہ لگ گیا یا نہیں۔ بعض اخبارات نے پولیس پر نکتہ چینی شروع کر دی کہ ایسے آباد کوچہ میں اس طرح کھلم کھلا واردات کا ہونا تعجب انگیز ہے۔ اسیطرح یہ کہ قاتل کا ابتک سراغ نہیں ملا۔ ایک اخبار نے یہانتک لکھ ڈالا کہ چونکہ ایک اعلے درجہ کا شخص اس مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ اس لئے پولیس کو ہدائت کی گئی ہے کہ وہ تفتیش ملزم سے ہاتھ روک لیں۔ چنانچہ البرٹ سواری کی گرفتاری ان سب اعتراضوں کا جواب تھا۔ اس شخص کے اظہارات کو ہم ایم گوربرٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں قلمبند کریں گے۔ جن کے اختیارات میں ایسے مقدمات کی ابتدائی کارروائی کا عمل میں لانا تھا۔

مذکورۂ بالا عدالت فوجداری تھی۔ اس عدالت کے برآمدہ میں ایک دروازہ تھا۔ جس کے قریب بیٹھنے کے لئے بنچ وغیرہ بچھی ہوئی تھی۔ اور اسپر ملازمان عدالت قارقاں۔ گواہان وغیرہ تابع احکام بیٹھے رہا کرتے تھے۔ اور اسی دروازہ سے ملزم عدالت کے روبرو حاضر کئے جاتے تھے۔

مجسٹریٹ صاحب کی میز ایسے طور پر لگی ہوئی تھی کہ انکی پشت تو اُٹھنے کی طرف ہوتی اور زیر تجویز شخص کا چہرہ روشنی کیطرف۔ اِس سے صرف یہ فایدہ تھا کہ ملزم کے چہرہ پر جو انقلاب واقع ہوتا۔ یا اُسکے بشرہ سے جو آثار نمایاں ہوتے وہ معلوم ہو جاتے۔ مجسٹریٹ صاحب ملزم کے اشارہ حرکات و سکنات وغیرہ سے بلکہ تقریر سے اپنی رائے قایم کر لیا کرتے تھے۔ اِس میز کے قریب ایک اور میز بچھی ہوئی تھی اور اُس میز پر رجسٹرار عدالت بیٹھکر اظہارات ملزم قلمبند کیا کرتا تھا۔ اس کمرہ میں ایک آرام چوکی اور دو پائین اور کرسیاں ملزم اور گواہوں کے بیٹھنے کے لئے لگی ہوئی تھیں۔ اور یہی تمام کمرہ کا ساز و سامان تھا۔

ایم گوربرٹ صاحب مجسٹریٹ اپنے عہدہ سے ۱۸۵ء میں سبکدوش ہو گئے

اور چند برس ہوئے کہ انہوں نے وفات پائی۔ لیکن آجتک اُنکا نیک نام بغیر کسی دھبہ کے روشن ہے۔ بطور مجسٹریٹ ایم گوربرٹ کا انصاف عدالتوں میں ضرب المثل تھا۔ اگر اُن اشخاص کو بیانات پر جو اُسکے حالات سے اعتبار کیا جاوے تو اسمیں وہ خاصیتیں اعلےٰ درجہ کی تھیں جو اُسکے پیشہ کے آدمی میں ہونی چاہئیے۔ وہ استقلال اور سختی کو نہایت ہنرمندی سے ہم مرکز بنا دیا کرتا تھا۔ وہ اعلےٰ درجہ کا فیاضی شخص تھا۔ اور بعض معاملات میں وہ اس درجہ کی نرمی برتا کرتا جس سے ملزمان کو سچ بولنے کی جرات ہو جایا کرتی۔ بلکہ اُس کی یہانتک عادت تھی کہ قابل ہمدردی مجرموں سے وہ اوسط درجہ کی ہمدردی ظاہر کرنے میں بھی پرہیز نہ کرتا تھا۔ نیز وہ اُن لوگوں سے نیک برتاؤ بھی کیا کرتا تھا۔ جنسے اُسکا ضمیر اُسکو کہتا کہ تونے سخت برتاؤ کیا ہے۔ اُسکے محرروں میں ایک کہتا تھا کہ وہ اپنا نصف وقت تو ثبوت کی تلاش میں ملزموں کو قیدخانہ میں بھیجنے کے لئے صرف کیا کرتا۔ اور باقیماندہ نصف وقت اُنکے رہا کرنے کے وسائل کی جستجو میں۔

جس وقت کا ہم ذکر کرتے ہیں اُس وقت گیارہ بجے ہوئے تھے۔ اور ماہ نومبر کی دوسری تاریخ تھی۔ ایم گوربرٹ صاحب دیوار کے ساتھ اپنے بازو سے سہارا دیکر کھڑے ہوئے۔ ایک نوجوان عورت سے گفتگو کر رہے تھے جسکی بشرہ سے کیا بلکہ چہرہ سے ملال۔ غم اور رنج کے آثار ہویدا تھے۔ اور وہ ایک آرام چوکی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس عورت کا نام جولیا وائیڈل تھا۔ اور اس سے مجسٹریٹ صاحب پہلے بھی کئی دفعہ گفتگو کر چکے تھے۔ اور خاص اس وقت بھی وہ اُن کے حسب الحکم حاضر ہوئی تھی۔

مجسٹریٹ ”تب کیا تم پھر اور کوئی نئی خبر نہیں سنا سکتی ہو؟“

جولیا ”نہیں صاحب“

مجسٹریٹ ”تم مجھکو ایسی باتیں سنانے سے ہرگز پہلوتہی نہ کرنا جنکو تم اپنے خیال میں بے معنے تصوّر کرو یا خفیف اور کسی مصرف کی نہ سمجھو۔ فوجداری تحقیقات میں بعض اوقات ایسا واقع ہوتا ہے کہ بے معنی باتوں سے کچھ نہ کچھ مطلب کی بات حاصل ہو جایا کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمنے بہت حوصلہ

گیا ہے کہ اب تک ڈی لاپچیس کے مکان میں مقیم ہو۔ بلکہ خاصکر اُس کمرہ میں رہتی ہو۔ جہاں کہ تمہارے خاوند کو قتل کیا گیا“

جولیا:- ”ہاں جناب میں اُس کمرہ کو مرتے دم تک ترک نہیں کرونگی۔ جہاں ہم ایک دوسرے کو اِس قدر سرگرمی سے پیار کرتے تھے“ جولیا کی زبان سے یہ الفاظ کے نکلتے ہی اُس کی آنکھوں سے زار و قطار آنسوؤں کا دریا اُمڈ آیا۔

اُس دن سے جبکہ ہم نے جولیا کو مارسیلز سے گاڑی میں سوار آتے دیکھا تھا اُسکا رنگ بالکل بدلگیا تھا۔ اُسکا چہرہ لمبا ہوگیا تھا۔ اُسکی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے تھے۔ اور اُسکے گلابی رنگ اور دلفریب رخساروں پر زردی دوڑ گئی تھی۔ اِس وقت جولیا کے بال بال سے آثارِ غم ٹپکتے ہی تھے۔ لیکن وہ اِس قدر کم عمر تھی۔ اُسکے نقش و نگار ایسے باقاعدہ تھے کہ باوجود اِس زردی کے بھی اسکے چہرہ سے خوبصورتی۔ رونق اور جوبن پھٹا پڑتا تھا۔ بلکہ بجائے اسکے کہ اِس ماتم سے اُسکے جوبن میں کچھ فرق آوے اُسکا حسن دوبالا ہوگیا تھا۔

مجسٹریٹ صاحب بھی تھوڑی دیر تک محو ہوکر اُسکی طرف دیکھتے رہے لیکن جبکہ اُسکے چہرہ پر سنجیدگی ظاہر ہونے لگی تو بولے ”آپکے غم کو تر و تازہ کرنے سے مجھکو سخت رنج ہوا ہے۔ اور میں معافی کا خواستگار ہوں۔ لیکن تمہاری مدد سے میں اُسکے انجام تک پہنچ سکتا ہوں۔ جسکے تکمیل پر پہنچانے کے لئے میرا فرض اور میری رغبت دونوں مجھپر زور ڈال رہی ہیں“

جولیا:- ”آہ۔ ہاں۔ تم اُس انجام کو حاصل کروگے۔ کیوں نہیں تم میرے خاوند کا عوض لوگے ہم ملکر اُسکے خون کا انتقام لیں گے“

مجسٹریٹ:- ”میں امید کرتا ہوں کہ ایسا ہو سکیگا۔ لیکن میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں۔ کہ میری اتنی زندگی میں کبھی ایسا کوئی سربستہ اور پُر اسرار مقدمہ میرے سامنے نہیں آیا۔ جہاں تک مجھسے ہو سکا ہے میں نے کوشش کامیاب ہونیکی کی ہے جس مجسٹریٹ کے اختیارات اس قدر وسیع ہوں۔ اسکو ملزم کا چھوڑنا سخت ناگوار ہوتا ہے۔ اور نیز کسی بیگناہ کو بھی ملزم گردان لینے میں اسکو ایسا ہی رنج ہوتا ہے جیسا کہ ملزم کو بری کر دینے سے“

جولیا:- تو کیا پھر ملزم کا سراغ ہاتھ نہیں آئے گا۔ میرے خاوند نے مجھے عوض لینے کا حکم دیا ہے۔ اور میں اُس کے حکم کی تعمیل بالضرور کرونگی۔"

مجسٹریٹ:- اور میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن ابھی تو ہم نے ملزم کا سراغ لگانا ہے۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ ابھی تک ہمیں کچھ پتہ نہیں ملتا۔

جولیا:- میں نے کل شام کے ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ ملزم گرفتار ہو گیا"

مجسٹریٹ:- بیگم یہ اخبار یونہی بیہودہ لکھ دیا کرتے ہیں۔ تاکہ اُنکے اخباروں کے پڑھنے والے اُنکو واقف کار تصور کریں۔ اسمیں تو شک نہیں کہ کل ایک شخص میرے احکام سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اور وہ ابھی میرے روبرو اجلاس میں حاضر کیا جاویگا۔ اُسکے برخلاف اِس قسم کی شہادت ہے۔ جس سے اُسکی گرفتاری مناسب معلوم ہوئی تھی۔ لیکن تاہم اُسکی گرفتاری کے متعلق بھی شہادت ناکافی ہے۔ اور اِس سبب سے مجھکو اُسپر جرم کا پورا یقین نہیں ہو سکتا۔ اُسکے برخلاف ثبوت قیاسی ہے۔ اور واقعاتی ثبوت کوئی بھی نہیں (میز کی دراز سے کاغذوں کا ایک بنڈل نکالکر) حاکم پولیس نے یہ رپورٹ تحریر کی تھی۔ جس کے سبب اُسکو گرفتار کیا گیا ہے لیکن اس رپورٹ سے وہ ملزم قرار نہیں پاتا۔ جس وقت وارنٹ گرفتاری کی اُسکو آگاہی ہوئی تو وہ سخت حیران اور متعجب ہوا۔ اگر یہ سمجھیں کہ وہ فریب کھیل رہا ہے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ بڑی ہوشیاری سے اپنے فریب کو عمل میں لا رہا ہے۔ حسب معمول اُسکی نہایت غور سے تلاشی بھی لیگئی۔ لیکن پھر بھی اگر نتیجہ بالکل نفی میں نہیں۔ لیکن تاہم جرم کا یقین دلانیوالا ابھی نہیں۔ مجھے اب بالکل اُن اظہارات پر بھروسہ ہے جنکے لینے کے واسطے میں تیاری کر رہا ہوں (طاقچہ پر گھڑی کیطرف دیکھکر) اور اب اُسکا بیان فوراً لکھا جانا چاہئیے"

جولیا بخوبی سمجھ گئی کہ اب وہ چاہتا ہے کہ وہ اَب روانہ ہو جائے۔ چنانچہ رخصت حاصل کرنے کے لئے اُٹھی۔ لیکن جانے سے پہلے اُسنے ملزم کا نام دریافت کیا۔

مجسٹریٹ:- اُسکا نام البرٹ سواری ڈی مانٹ ہے اور وہ بڑا تیز ہے۔

میںنے بیگم تمہیں اُنکے نام سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور تم نے کہا ہے کہ تم اُس سے ناواقف ہو۔ اگر تم مجھے کسی قسم کی اطلاع اُسکی نسبت دیسکو تو وہ بہت مفید ہو گی"

جولیا - (کچھ دیر خاموش رہکر) نہیں میرے خیال میں میرے خاوند نے میرے سامنے اس شخص کا کبھی نام تک نہیں لیا۔ لیکن تاہم جونہی یہ نام تمہاری زبان سے نکلا تو مجھے کچھ سکتہ سا ہو گیا۔ اور ایک دفعہ آگے بھی اِس نام کے سُننے سے میرا یہی حال ہوا تھا"

مجسٹریٹ "کیا سکتہ؟ تمہاری اِس سے کیا مُراد ہے۔ مہربانی کر کے مفصل کہو"

جولیا "یہی تو بات ہے کہ میں مفصل بیان نہیں کر سکتی۔ اور نہ اس سکتہ کی مجھے بھی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ جسدن کہ میںنے پہلے پہل اس نام "البرٹ سواری ڈی ہانٹ برانتبر" کو سنا مجھے ایسا معلوم دیا کہ سننے کے ساتھ ہی مجھے سکتہ سا ہو گیا ہے۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔ اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور اُسوقت میںنے چاہا کہ دیکھوں کہ مجھسے کہیں کوئی غلطی تو نہیں ہوئی۔ یا اس دفعہ بھی پھر وہی حالت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے میںنے پھر آپکو اُسکا نام ظاہر کرنے کے واسطے کہا"

مجسٹریٹ "یہ کچھ عجیب بات نہیں۔ سواری صرف اِس معاملہ میں تنہا شخص ہے۔ جسپر کچھ شک پڑتا ہے۔ اُس سے تم واقف ہو۔ اور اُسکے نام سے تمہیں کچھ جوش سا ہو گیا ہے"

جولیا "درست صاحب ایسا ہی ہے۔ لیکن چونکہ آپنے مجھکو میرے کل جذبات ظاہر کرنیکو کہا تھا۔ اسواسطے میںنے اُسکی تعمیل کی ہے"

مجسٹریٹ "میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ کہکر مجسٹریٹ صاحب جولیا کے ساتھ اُس کو باہر پہنچانے اور رخصت کرنے کے لئے دروازہ تک گئے اور جب رخصت ہونے لگے تو بولے "تمنے مجھے ابھی کہا تھا کہ بہت سے لوگ اپنی خدمات پیش کرنے کے بہانے سے تمہیں مکان پر آکر دق کرتے ہیں"؟

جولیا "افسوس۔ ہاں لیکن اُنکے بشرہ سے مجھے یقین نہیں آتا۔ وہ کہتے

ہیں کہ ہم ملازمان پولیس ہیں۔ اور میری خانہ تلاشی کرنے کے لئے انکو ہدایت کیگئی ہے"

مجسٹریٹ "آشندہ بیگم تم اُن لوگوں کو جنکے پاس میرا دستخطی حکم نہ ہو ہرگز گھر میں نہ آنے دینا۔ اِس سے تم بہت سی تکلیفوں سے بچ جاؤگی"

جولیا۔ دروازہ پر ہاتھ رکھکر "آج صُبح کے وقت ایک شخص یہاں مکان پر آیا۔ اور مجھسے ملنے کے لئے بضد ہوا۔ لیکن چونکہ میری بیٹیا جانتی تھی کہ میں یہاں آنے کے لئے تیار ہو رہی ہوں۔ لہذا اُس نے اُسکو اندر آنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنا نام اُسکو بتا گیا۔ اور یہ کہگیا کہ وہ پھر آئیگا"

مجسٹریٹ "اور اُسکا نام؟"

جولیا "میرے خیال میں وائیرٹ ہے"

مجسٹریٹ۔ (سوچکر) "وائیرٹ۔ ہاں مجھے یاد آگیا اگر تم میری بات مانو تو اُس سے ضرور ملاقات کرنا۔ وہ نہایت ہوشیار آدمی ہے۔ اِس سے ہمکو موقع پر بہت فائدہ پہنچیگا۔ حاکم پولیس نے نہایت سرگرمی سے اُسکی میرے پاس سفارش کی ہے"

جولیا "تو میں اُس سے ملونگی"

جولیا آداب بجالاکر چلنے ہی کو تھی کہ اُسکو معلوم ہوا کہ کوئی شخص باہر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گئی اور دروازہ کھلنے پر ایک پستہ قد انسان جسکی عمر قریباً پچاس سالہ تھی اندر داخل ہوا۔ مجسٹریٹ کے کان میں کچھ کہکر اُس میز کے قریب چوکی پر بیٹھ گیا۔ جو رجسٹرار کے لئے" رکھی ہوئی تھی۔

مجسٹریٹ "ملزم آرہا ہے۔ اور اُسکی اطلاع ہمکو دیگئی ہے"

جولیا "ہاں تو پھر میں رخصت ہوتی ہوں" لیکن جولیا پھر بڑھکر سنجیدگی سے مجسٹریٹ کے قریب آکر بولی "میں اُسکو دیکھنا چاہتی ہوں"

دُبلا پتلا انسان جو اپنے قلم کے بنانے میں مصروف تھا۔ جولیا کے اِن الفاظ کو سُنکر جلدی سے اپنے سر کو اونچا کرکے اُسکی طرف دیکھنے لگ گیا۔ گویا اُس نے جولیا کی اِس

درخواست کو عجیب خیال کیا۔ مجسٹریٹ صاحب بھی حیرانگی سے جولیا وائینڈل کیطرف دیکھکر بولے "بیگم تمہاری درخواست ناواجب نہیں"

(۱) لیسنہ قد انسان تعجب سے اسقدر محو ہوا کہ بجائے قلم کو قط لگانے کے اُس نے اپنی اُنگلی کو چاقو سے زخمی کر لیا۔

مجسٹریٹ "بیگم تم میں اسقدر جُرات ہے کہ تم اسلئے بیان میں خاموش رہو گی اور فرضاً اگر وہ اقبال جرم بھی کر لیوے تو بھی خاموش ہی رہو گی"

جولیا "بیشک صاحب مجھ میں اسقدر جُرات ہے"

مجسٹریٹ "فرضاً اگر وہ اقبال بھی کر لے کہ وہ ہی تمہارے خاوند کا قاتل ہے"؟

جولیا "ہاں صاحب۔ میں شاید غصہ سے مر جاؤنگی۔ لیکن پھر بھی دم بخود رہونگی"

مجسٹریٹ نے اپنے رجسٹرار کیطرف اشارہ کیا جو اُسکی طرف ذرا جھک گیا (۲) جُھک گیا کا لفظ ہم اسواسطے استعمال کرتے ہیں۔ کہ نہ تو اُسکے پاؤں زمین سے ہلے۔ نہ ہی وہ اپنی جگہ سے ہلا۔ لیکن ذرا آگے کھسک گیا"

یہ شخص اکثر ملزموں کو تمباکو کے بنڈل جو وہ اپنی آمدنی سے خریدا کرتا تھا دیتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ جبکہ وہ عدالت سے باہر نکلا کرتے۔ اور اُنکے کان میں کہا کرتا "غریب شیطانو تم نے اپنے آپکو نہایت عمدہ طور سے پھنسایا ہے۔ میں نے تمہارے بیانات کو پڑھا ہے۔ تمہارا خفیف معاملہ بالکل صاف ہے۔ اور تم امید رکھو کہ کم از کم تمکو دس برس کا جیلخانہ بھگتنا پڑیگا۔ لو اسکو لو اور اپنے دل کو تسلی دو" جب کوئی ملزم عادی ملزم یا کوئی فراری گرفتار ہوکر آتا تو وہ تمباکو کے ساتھ حقہ بھی دیا کرتا۔

مجسٹریٹ "کیوں کارڈیر۔ یہ سب درست ہو گیا ہے"

کارڈیر (رجسٹرار کا نام) "حسب خواہش جناب تعمیل ہوگی"

کارڈیر نے ایک ملازم کو بلایا اور اُسکو ہدایت کی کہ کمرہ کے ایک گوشہ میں پردہ لٹکا دے۔ اِسکے بعد وہ بیگم وائینڈل کا ہاتھ پکڑ کر اور بغیر بولنے یا اُسکی طرف دیکھنے

بنکے اسکو پردہ کے پیچھے لیگیا۔ اور اسکو ایک آرام چوکی پر بٹھادیا اور پھر نہایت ہوشیاری سے پردہ کو درست کردیا اور سب انجام دیکر میز کے قریب چوکی پر آکر بیٹھ گیا۔

ان باتوں کے ختم ہونے پر ملزم فوراً اجلاس میں حاضر کردیا گیا۔

فصل ہفتم

البرٹ سواری حسب بیان چوکیدار۔ کوچہ ڈی لا بیکس نمبر ۶۔ خوبصورت آدمی تھا۔ اور اسکی صورت و شکل سے رعب اور انسانیت برستی تھی۔ بادی النظر میں وہ چالیس برس کا مسن انسان معلوم ہوتا تھا۔ لیکن خوب غور سے اندازہ کرنے اور دیکھنے سے بخوبی منکشف ہو جاتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ اسکی عمر چونتیس یا پینتیس سال کی ہے۔ اور کہ روزمرہ کی بیداری اور ہر ایک قسم کی تھکان نے اسکو بوڑھا بنا دیا ہوا تھا۔ یہ ضرور ماننا چاہیئے کہ اسکی بے وقت یا قبل از وقت عمر کی زیادتی۔ اسکی سست حرکات و سکنات۔ کنپٹیوں پر اسکے بالوں کی سفیدی اور اسکی طبعی شکل سے اسکے نقش و نگار میں عجیب قسم کی کیفیت پیدا ہو گئی ہوئی تھی۔

اسکا لباس جب وہ مجسٹریٹ کے اجلاس میں حاضر ہوا۔ گو سادہ ضرور تھا لیکن قیمتی تھا۔ اسکے ساتھ اور کوئی شخص نہ تھا۔ سپاہیان پولیس کو جو اسکو اپنی حراست میں لائے تھے حکم دیدیا گیا تھا کہ عدالت کے دروازہ کے باہر ٹھہریں۔

وہ مجسٹریٹ کے روبرو آداب بجالاکر چوکی پر بیٹھ گیا۔ اور پیشتر اسکے کہ مجسٹریٹ اسپر کوئی سوال کرے وہ خود ہی سنجیدگی سے۔ لیکن ترش کلامی سے بولا۔ "جناب میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس وجہ سے میں ایسے بیہودہ طور سے کل گرفتار کیا گیا۔ اور اب کس وجہ سے میں اپنے آپکو آپ کے اجلاس میں موجود پاتا ہوں"؟

مجسٹریٹ۔ "صاحب تم اس جگہ ان سوالات کا جواب دینے کے لئے لائے گئے ہو۔ جو میں تمسے پوچھوں۔ اگر تم مجھ سے کہنا چاہتے ہو تو میں اسکے سننے کے لئے حاضر ہوں"۔

سواری:۔ "اسمیں کچھ عیب نہیں۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مجھ پر کونسا الزام عاید ہوا ہے۔ مینے ان افسران سے جنہوں نے مجھے گرفتار کیا۔ بیفایدہ اُسکے دریافت کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے جواب دینے سے قطعی انکار کر دیا۔"

مجسٹریٹ:۔ "انہوں نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے لیکن جس امر کے ظاہر کرنے کی اُنکو ممانعت تھی۔ اُسکو میں ظاہر کئے دیتا ہوں۔ اگر تم خاموش رہتے۔ اور اس عدالت کے قواعد کو نہ توڑتے تو میں کبھی کا بتا دیتا۔"

سواری:۔ "جناب میں اُن قواعد سے ناواقف اور جاہل مطلق ہوں اور بات تو یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ کشاں کشاں لا کر یہاں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔"

مجسٹریٹ:۔ "میں تمہیں اسکی نسبت مبارکباد دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ پھر کبھی تمہیں میرے اجلاس میں حاضر ہونا نہیں پڑیگا۔ تم ایک قصور کے لئے مجرم ٹھہرائے گئے ہو۔ (ملزم کے چہرہ پر دریافت کرنے والی نظر ڈالکر) تم پر ایک جرم کا الزام عاید ہوا ہے۔"

سواری:۔ "ہاں سچ۔ کونسا جرم"؟

مجسٹریٹ:۔ "تمنے ایک نوجوان آدمی مسمی مارس وایٹل کو جان سے مار ڈالا ہے۔"

البرٹ سواری نے اس طرح پر صاف صاف الزام کو سنکر کچھ بھی قلق ظاہر نہ کیا اور جب وہ مجسٹریٹ سے مخاطب ہو کر بولا تو اُسکے بشرہ سے بھی کسی قسم کی خوف کی علامت ظاہر نہ ہوئی تھی۔

سواری:۔ "مجھے پہلے سے ہی اس الزام کے عاید ہونے کی اُمید تھی کیونکہ لوگ اکثر اسکا ذکر میرے روبرو کرتے رہتے تھے۔ کیوں جناب سے یہ پوچھنے کی اجازت ہے۔ کہ کس وجہ سے اس الزام کا شبہہ مجھ پر عاید ہوا ہے"؟

مجسٹریٹ:۔ "تمہیں ابھی معلوم ہو جائیگا۔ لیکن چونکہ ایک طرف سے تمہاری تشفی ہو گئی ہے۔ اور اب میں باقاعدہ چلتا ہوں۔ تم مہربانی کر کے اپنے پورے نام سے اطلاع دو (رجسٹرار کی طرف مخاطب ہو کر) کارڈ پر تم لکھنا شروع کر دو۔"

سواری۔ میرا نام (رجسٹرار سے مخاطب ہو کر) "البرٹ سواری ہے"

مجسٹریٹ "تمہارا دوسرا اور بھی تو کوئی نام ہے"؟

سواری "بیشک جناب۔ بعض اوقات لوگ مجھ کو ڈی مانٹ برائز کے نام سے موسوم کرتے ہیں"؟

مجسٹریٹ "ہمیں جو اطلاع ملی ہے اُسکے مطابق تمہارا حق اس خطاب کا نہیں یہ تمہیں کہاں سے ملا"؟

سواری "کچھ زمین کے سبب سے جو کسی زمانہ میں بیسکر خاندان کے متعلق تھی"

مجسٹریٹ "لیکن اس سے کوئی حق نہیں پیدا ہوتا۔ خیر اسکو جانے دو۔ تمہاری عمر کتنی ہے"؟

سواری "چھبیس سال"

مجسٹریٹ "اور تمہارا پیشہ یا طرز معاشرت"؟

سواری "کچھ نہیں"

مجسٹریٹ "تو تمہارا گذارہ کیسے چلتا ہے"؟

سواری "میں آپکا مشکور ہوں۔ بہت عمدہ طرح سے چلتا ہے"

مجسٹریٹ۔ (غصہ سے) "خبردار میں تمہیں اپنی باتوں کی جوابدہی میں ایسے ٹھٹھابازی کے الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اگر تم اپنی موجودہ حالت کے مطابق سنجیدگی نہ برتو گے۔ تو میں تمہیں فوراً حوالات میں بھیجدونگا اور تمہارے اظہارات کے لئے تاریخ تاریخ بدل دونگا"

سواری۔ اِس ملامت کو خاموشی سے سُنا کیا۔

مجسٹریٹ "میں تم سے پھر پوچھتا ہوں کہ تمہارا طرز معاشرت کیا ہے؟ اور گذارہ کی کیا صورت ہے"؟

سواری "جناب اگر گذارہ سے آپکا منشاء نقدی حقوق و خطابات جائداد۔ یا سالانہ خانگی آمدنی کا ہے تو میں اقبال کرتا ہوں کہ ابھی سے میں کسی کا بھی مالک نہیں۔ موجودہ زمانہ کے بہت سے جوان اور کم عمر آدمیوں کی

مانند میں جو کچھ کہ مجھے ملتا ہے ہڑپ کر جاتا ہوں۔ بعض اوقات میں اتفاق سے دولتمند ہو جاتا ہوں۔ اور اکثر غریب ولاچار۔ لیکن عادت سے مجبور ہوں میں اکثر بورس میں قماربازی کیا کرتا ہوں۔ اور اسی سے مجھے کچھ مل رہتا ہے۔ اس ماہ کی دس تاریخ کو میرے پاس پچاس ہزار فرانک تھے۔ اور پندرہ تاریخ کو میرے پاس ایک کوڑی تک نہ تھی۔ کہ میں کرایہ ادا کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں۔ لیکن یہی راست راست حال ہے۔ اور چونکہ آپ سچ سے آگاہ ہونے کے خواہشمند تھے۔ اسواسطے مینے صحیح صحیح کہدیا ہے"

مجسٹریٹ "ایک دل دکھانیوالا سچ جو جوری کے روبرو تمہارے حق میں مفید نہیں ہوگا"!

سواری "جوری کے روبرو! مجھے کامل یقین ہے کہ مجھے جوری کے روبرو پیش ہونا نہیں پڑیگا۔ اور آپ پر ابھی میری بیگناہی روشن ہو جائیگی"

مجسٹریٹ "اس سوال کا تصفیہ بعد میں رفتہ رفتہ ہوگا۔ اس وقت تو میں تمہارے اظہار لے رہا ہوں۔ ایک دفعہ پہلے بھی جبکہ تمہاری عمر بیس سال کی تھی۔ تمہیں عدالت میں حاضر ہونا پڑا تھا"

سواری "ہاں جناب ایک لڑائی کے مقدمہ میں"

مجسٹریٹ "اور جس میں تمنے اپنے مخالف کو جان سے مار ڈالا تھا"؟

سواری "درست۔ بدقسمتی سے مجھ سے یہ امر سرزد ہو گیا تھا۔ لیکن اسوقت میں بری ہو گیا تھا"

مجسٹریٹ "لیکن قانون نے اس مقدمہ میں تم کو عیاش۔ اوباش اور بیکار قرار دیا تھا"؟

سواری "آہ۔ جناب! میں ان نوعمر لوگوں سے زیادہ بدکار نہیں تھا جنکے ساتھ میری نشست اور برخاست تھی۔ اور جو آجکل معزز عہدوں پر ممتاز ہیں انہیں میں بعض طبیب ہیں بعض پادری بنگئے ہیں۔ اور بعض مجسٹریٹ انسے آپ دریافت کریں۔ کہ اٹھارہ سے پچیس سال کی عمر کے مابین وہ کیا کام کیا کرتے تھے اور شام کا وقت کہاں صرف کیا کرتے تھے؟ انکی صحبت کیسی تھی؟ اور اگر وہ سچ بولیں گے

تو بدکاری کی ملامت سے وہ بھی ویسے ہی مستحق ہونگے جیسا کہ میں''

مجسٹریٹ،، لیکن تم اپنی تندی طبیعت کے لئے بہت مشہور ہو''؟

سواری،، یہ ٹھیک ہے۔ بدقسمتی سے میری طبیعت تندی کی طرف مائل ہے''

مجسٹریٹ،، اور تمکو اس اقبال سے کچھ بھی خوف نہیں معلوم ہوتا۔؟ موجودہ معاملہ کی نسبت اس قسم کا اقبال اور اصرار بہت اہم ہے''

سواری،، میرے خیال میں ہرگز نہیں آتا کہ کسطرح سے اسقدر اہم ہے جبکہ زیر بحث معاملہ سے مجھے کچھ بھی تعلق نہیں''

مجسٹریٹ صاحب اظہار دہندہ کی سنجیدگی اور دلیری سے حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ انکو اپنے دور حکومت میں بہت سے چالاک اور طرار شخصوں سے پالا پڑا تھا۔ بعض مجرم اپنی صفائی کے لئے قدم بقدم کوشش کرتے۔ اور فریب پر فریب کھیلا کرتے۔ لیکن اس دفعہ انکو عجیب رمز و کنایہ والے شخص سے مقابلہ پڑ گیا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ملزم نے جرات کو اپنی مدد کے لئے بلایا ہے۔ اور اسکو بطور ہتھیار کے اپنی صفائی کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اپنے قصوروں کو عذر و حیلہ سے چھپانے کے بجائے وہ شیخی۔ فخر اور فریب سے ظاہر کر رہا تھا۔ بجائے اسکے کہ اپنے اظہار گیرندہ کو دھوکہ دے۔ اسکے روبرو اپنے قصوروں کا صاف صاف اقرار صریح کر رہا تھا۔

مجسٹریٹ نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ یہ شخص یا تو بیگناہ ہے اور یا نہایت ہوشیار آدمی ہے۔

مجسٹریٹ،، صرف اسی بات پر ہی تمکو عدالت میں ملزم بنکر آنا نہیں پڑا تھا۔ ایک اور معاملہ بھی تو تھا''

سواری،، میں اس انتظار میں تھا کہ آپ اسکا بھی ذکر کریں۔ کیونکہ آپ نے مجھکو حکم دیا ہوا ہے کہ میں صرف آپکے سوالوں کا ہی جواب دوں۔ اسلئے میں اُس حکم کو ابھی تک بھولا نہیں''

مجسٹریٹ،، تم درست کہتے ہو۔ لہذا مہربانی کرکے صاف صاف بتاؤ کہ تم

کبھی قمار بازی کے الزام میں بھی ماخوذ ہوئے تھے؟

سواری: وہ ٹھیک جناب میں ہوا تھا۔ اور وہ معاملہ مفصلہ ذیل طور پر بالکل صاف ہے۔ ایک جوان آدمی نے اپنی بازی میں ساٹھ ہزار فرانک ہار دیئے تھے اور چونکہ وہ دوسرے روز اپنے قرضخواہوں کی شرط ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اُسنے اُنپر فریب ہی کا استغاثہ دایر کر دیا۔ اور کہا کہ اُنہوں نے اُسکو لوٹ لیا ہے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ بد قسمت ہارے ہوئے کھلاڑی بجائے اسکے کہ اپنی قسمت کو متہم کریں۔ یا اپنے طریق داؤ کو کوسیں۔ اپنے مخالفین پر الزام دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس طور سے وہ اپنا قرضہ ادا کرنے سے بچ جاتے ہیں۔ جس معاملہ کا آپ ذکر کرتے ہیں اُسمیں قریباً درجن بھر آدمیوں پر استغاثہ دایر کیا گیا تھا اور اُنمیں اتفاق سے ایک میں بھی تھا۔ چنانچہ ہم پیروکار سرکار کے روبرو پیش کیئے گئے تھے فردیں وغیرہ پیش کر دی گئی تھیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے مقروض نے چھ ماہ گذرنے کے بعد قرضہ ادا کر دیا۔ اور شاید یہ کہنا یا جتا دینا بھی مناسب ہوگا کہ ہم نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اپنے قرضہ کے ساتھ ایک تحریری معذرت نامہ اپنی بیہودگی کے متعلق بھیجے۔ اور اس درخواست کی اُس نے تعمیل کی تھی۔"

البرٹ سواری نے مذکورۂ بالا کیفیت ایسی سنجیدگی اور آرام سے بیان کی اور نیز بیان کرتے وقت اسکے بشرہ سے اس قسم کی استواری نمایاں تھی کہ رجسٹرار اپنی عہدہ کی جگہ کو بھول گیا اور اپنے آپ کو ملاقاتی کمرہ میں بیٹھے ہوئے تصور کرکے بجائے لکھنے کے غور سے البرٹ سواری کیطرف دیکھنے لگ گیا۔

پردہ کے پیچھے جولیا وانیڈل ابھی تک خاموش اور بےحس و حرکت بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسنے حسب وعدہ اپنے سکوت کو قایم رکھا۔

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد مجسٹریٹ صاحب نے یکایک اصلی معاملہ کی نسبت ملزم سے سوال کرنے شروع کیئے۔

مجسٹریٹ: ماہ اکتوبر کی انیسویں تاریخ کی شام کو تم کیا کرتے تھے؟

سواری: اور آپ؟

مجسٹریٹ صاحب اگرچہ دیر سے تحمل اور بردباری کو کام لے رہے تھے۔

لیکن اس غیر متوقع جواب سے بد دماغ ہو گئے۔ اور سرو قد کھڑے ہو کر ملزم کو مخاطب کر کے بولے "تم صاحب عزت عدالت سے بخوبی واقف ہو جسے میں اسی وقت بپھر جانے دیتا ہوں۔ یاد رہے کہ میں فوراً حکم دیدوں گا کہ تم کو۔۔۔۔۔"

سواری۔ (استقلال لیکن حلیمی سے) جناب میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپکے میرے معنوں کو ہرگز نہیں سمجھا۔ میں کسی مجسٹریٹ کو ناراض کرنیکا ہرگز ارادہ نہیں رکھتا میرا صرف اس قسم کا جواب دینے سے یہ منشاء ہے کہ آپکو منکشف ہو جائے کہ اس سوال کا جواب دینا کسقدر مشکل ہے۔ آپنے مجھ سے یہ سوال کیا کہ میں مورخہ ۱۹ اکتوبر کو کیا کر رہا تھا؟ اور مینے جواب دیا "اور آپ"؟ میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کے سوال کا جواب یکایک دیا جانا سخت مشکل ہے"

مجسٹریٹ۔ (چوکی پر بیٹھ کر) "یہ تو انسان کی طرز زندگی پر مبنی ہے۔ جس سوال کا تم اشارہ کرتے ہو اگرچہ بعض کو تذبذب میں ڈالنے والا ہو لیکن کلیہ ایسا نہیں۔ لیکن اس گفتگو سے تمکو سوچنے کی فرصت ملگئی ہے۔ اور اب تم درست جواب دیسکتے ہو"؟

سواری۔ اب بہر حال مجھ بھی امید ہے۔ اور ہاں مجھے یقین پڑتا ہے کہ مینے کافی انگلس میں اس شام کو کھانا کھایا تھا"

مجسٹریٹ" اور تمہاری وہاں واقفیت ہے"؟

سواری" بیشک کئی گذشتہ سالوں سے"

مجسٹریٹ" اور تمہارے خیال میں تم وہاں سے کس وقت گئے"؟

سواری" میں کہہ سکتا ہوں کہ قریباً آٹھ بج چکے ہوئے تھے"

مجسٹریٹ" جہانتک ممکن ہو صاف اور سمجھکر بولو۔ تمہارے جوابات نہایت اہم معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قتل آٹھ اور نو بجے کے مابین واقع ہوا"

سواری" اگر مجھسے قتل سرزد ہوا ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا کہ مینے کس بجے یہ جرم کیا اور تب میں آپ سے یہ کہتا کہ میں نو بجے تک کافی انگلس میں ٹھہرا رہا تھا اور اس طرح سے اپنی عدم موجودگی قایم کر لی ہوتی"

مجسٹریٹ ۔ "لیکن تمہارے بیان کی نہایت آسانی سے تکذیب ہو سکتی ہے"

سواری ۔ "میرے خیال میں ہرگز نہیں۔ کافی انگلس میں جانے والے بہت دیر سے کھانا کھاتے ہیں۔ اور اکثر لوگ وہاں نو بجے کے بعد میں کھانا کھانے کی میز کے گرد بیٹھے دیکھے جاتے ہیں۔ اور قریباً وہاں کے نصف آدمی یہ کہدینگے کہ میں سب کے بعد وہاں سے روانہ ہوا۔ میرے یہ کہنے سے کہ میں وہاں قریباً آٹھ بجے کے بھی چلدیا تھا۔ منشاء ہے کہ اپنے آپ کو بہت جلدی راستی کے قریب پہنچاؤں"؟

مجسٹریٹ ۔ "خیر ایسا ہی ہوگا۔ آٹھ بجے کافی انگلس سے روانہ ہونے کے بعد پھر تم نے کیا کیا"؟

سواری ۔ "حسب معمول میں ڈس اطالین کی سیرگاہ میں سیر کرتا رہا"

مجسٹریٹ ۔ "تمنے کسکو وہاں دیکھا؟ تمنے کسی اپنے دوست سے بات چیت بھی کی"؟

سواری (کچھ دیر سوچکر) "نہیں میں تنہا ہی تھا اور میرے ساتھ اور کوئی شخص نہ تھا"؟

مجسٹریٹ ۔ "یہ عجب بات سناتے ہو۔ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر کو موسم نہایت عمدہ تھا۔ اور شام کے نو بجے اس سیرگاہ میں اور بہت سے تمہارے دوست ہونگے"

سواری ۔ "ہونگے لیکن مینے انکو نہیں دیکھا۔ علاوہ ازیں نو بجے شام کے سیرگاہ ڈس اطالین میں کوئی نہ تھا۔ کیونکہ اسوقت لوگ تماشہ گاہ اور جلسوں وغیرہ میں یا کسی دوست کے مکان میں ہونگے"

مجسٹریٹ ۔ "اچھا پھر سیر کرنے کے بعد تم کہاں گئے"؟

سواری ۔ "ایک لحظہ کے لئے گھر گیا تھا"

مجسٹریٹ ۔ "حسب بیان تمہارے اس وقت بج چکے ہوئے تھے"؟

سواری ۔ "قریباً نو تھے"

مجسٹریٹ — "تمہارا چوکیدار اپنے اظہارات میں کہہ گیا ہے کہ تم دس بجے تک واپس نہیں آئے تھے"

سواری — "نو۔ ساڑھے نو یا دس چوکیدار کے لئے برابر ہیں۔ کیونکہ وہ کہیں پڑ کر سو رہا ہوگا"

مجسٹریٹ — "اور تم خلاف عادت گھر کیا کرنے گئے تھے۔ خاص اسوقت اُس شام کو"؟

سواری — "سبب یہ تھا کہ ہلکا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ اور چونکہ شام کو سردی زیادہ تھی۔ میں اسواسطے بھاری چوغہ لینے گیا تھا"

مجسٹریٹ — "کیا تم نے اپنا ہلکا چوغہ اسلئے نہیں اُتارا کہ اُسپر چند داغ تھے"؟

سواری — "داغ۔ کیسے داغ"؟

مجسٹریٹ — "دو یا تین خون کے داغ۔ اُن کی نسبت تم کیا کہتے ہو"؟

سواری — "میں کچھ نہیں کہتا۔ اور مجھکو یقین ہے کہ اُسپر کوئی داغ نہیں ہے"

مجسٹریٹ کو امید تھی کہ اگر مجرم حقیقت میں ملزم ہوگا تو اُسکے بشرہ سے اِس جملہ پر کچھ نہ کچھ ظاہر ہو جائیگا۔ اور کہ وہ اِن خون کے داغوں کی نسبت کوئی بات بناکر بیان کریگا یا کہیگا کہ اسکو رعاف جاری ہو گئی تھی یا کہ اُسکا ہاتھ چاقو سے زخمی ہو گیا تھا۔ اِس قسم کی بناوٹی کیفیت سے البرٹ سواری کو نقصان پہنچتا یا شاید وہ پھنس ہی جاتا چنانچہ مجسٹریٹ نے جب دیکھا کہ اُنکا یہ دھوکہ بھی کام نہیں آیا تو اُسکو خیال ہوا کہ ملزم بیگناہ ہے۔ لیکن اتنی جلدی اِس امر کو چھوڑنا مناسب نہ جانکر پھر بولے کہ وہ چوغہ برائے ملاحظہ ڈاک بھیجا جائیگا۔ لیکن اِن سے بھی ملزم پر کوئی اثر نہ پڑا۔ بلکہ وہ مجسٹریٹ صاحب کیطرف زیادہ متوجہ ہو گیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ مزید امتحان کا منتظر ہے۔

مجسٹریٹ صاحب نے اپنی کرسی سے اُٹھکر اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کیا۔ اور البرٹ سواری بھی اپنی پشت سے دیوار کیطرف سہارا لگا کر کھڑا ہو کر رجسٹرار

کیطرف بجھنے لگ گیا۔ اور اچانک مجسٹریٹ کو یاد آگیا کہ جولیا وائیڈل بیٹھی ہوئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے دیکھنا چاہا کہ اسکا کیا حال ہے۔ وہ پردے کے پاس آگئے۔ اور ایک ہی نظر میں انکی تسلی ہوگئی۔

جولیا مثل خاموش تصویر بیٹھی ہوئی اظہارات کے خاتمہ کا انتظار کر رہی تھی اسکے چہرہ کی مردنی نے مجسٹریٹ کو حیران کر دیا۔

چنانچہ مجسٹریٹ صاحب نے پھر اپنی میز کے قریب آکر سوالات کرنے شروع کئے :- "تم مارس وائیڈل سے واقف تھے؟"

سواری :- "ہاں"

مجسٹریٹ :- "کتنی مدت سے؟"

سواری :- "قریباً تین برس سے"

مجسٹریٹ :- "تم کس طرح اسے جانتے ہو؟ یا تمہاری کس طرح اس سے ملاقات ہوئی؟"

سواری :- "میرے ایک دوست مسمی ایم ڈی مانٹاکس نے جسکے روبرو میں نے پیرس میں بیوپار کرنیکا خیال ظاہر کیا تھا۔ میری مارس وائیڈل سے ملاقات کرا دی۔ چنانچہ آخر الذکر میرے ساتھ نہایت خلق سے پیش آیا اور نیز اسنے میری فرمائشوں کی تعمیل کرنیکا وعدہ بھی کر لیا"

مجسٹریٹ :- "بغیر کسی ضمانت کے"

سواری :- "میرا وعدہ ہی کافی تھا۔ کیونکہ میری فرمائشیں بہت مختصر ہوا کرتی تھیں۔ اور نیز میرا قرضہ ایک یا دو ہزار فرنک سے ادائیگی کے روز زیادہ نہ ہوا کرتا تھا"

مجسٹریٹ :- "لیکن ہمیشہ تو یہ حال نہیں رہا کیونکہ تھوڑی مدت ہوئی کہ تم کو کثیر رقم کا نقصان اٹھانا پڑا ہے"

سواری :- "یہ درست ہے۔ ایک روز عام افواہ کو سنکر میں نے اپنی چادر سے باہر پاؤں پھیلا دیئے۔ اور میں نے ایم وائیڈل کو اسکے کاروبار کے وقت میں فرمائش بھیجی جسکی اسنے میری بدقسمتی سے فوراً تعمیل کرائی۔ وہ افواہ غلط تھی اور

میرا حساب اُلٹ پلٹ ہو گیا“

مجسٹریٹ ”اس تجارت میں تمہارا کسقدر نقصان ہوا“؟

سواری ”بیس ہزار فرنک“

مجسٹریٹ ”مجھے اطلاع ملی کہ پچاس ہزار“

سواری ”معاف رکھئے۔ پہلے معاملہ میں جسکا میںنے ذکر کیا۔ میرا صرف بیس ہزار کا نقصان ہوا۔ مابعد میںنے پھر حوصلہ کرکے اسکو اختیار کیا۔ اور ایک دفعہ اور بھی کوشش کی کہ میرا نقصان پورا ہو جاوے۔ لیکن بجائے اسکے میرا قرضہ بڑھ گیا اور اس قدر رقم ہو گئی جتنی آپ فرماتے ہیں“

مجسٹریٹ ”اور مارس وایٹڈل نے تمہاری تحمیل سے ہرگز انکار نہ کیا۔ جو صرف تمہارے ہی لئے نہیں بلکہ اسکے واسطے بھی مضر تھی۔ کیونکہ اسی ساہوکار نے جسکو اسنے تمہارے واسطے ہاتھوں پر ڈالا تھا۔ اسکو ہی ضامن ٹھہرایا ہوگا“

سواری ”میںنے پہلے کئی دفعہ اور رقومات مارس وایٹڈل کو فوراً ادا کری تھیں۔ اگرچہ وہ اس قدر کثیر نہ تھیں جسقدر یہ۔ اسلئے اسکو میرے دیوالے کا شک بھی نہ تھا“

مجسٹریٹ ”اور ان نقصانات کا نتیجہ کیا ہوا“؟

سواری ”میرا حساب مجھے بالتشریح حوالے کر دیا گیا تھا اور مجھکو مجبوراً اسکے بندوبست اور انتظام کے لئے وقت مانگنا پڑا“

مجسٹریٹ ”لیکن مارس وایٹڈل نے تمہیں کیا جواب دیا“

سواری ”وہ ناراض ہو گیا“

مجسٹریٹ ”البتہ تمہارے اور اس کے مابین لورس پر قابل افسوس نظارہ واقع ہوا“

سواری ”بیشک جناب“

مجسٹریٹ ”مسٹر کارٹویر مہربانی کرکے ملزم کو لورس کے افسر پولیس والی رپورٹ پڑھ کر سنادو“

رجسٹرار نے میز کی دراز میں سے کاغذات کا ایک بنڈل نکالا اور

اُنہیں سے مذکورۂ بالا رپورٹ کو پڑھ کر سنا دیا۔ جب مسٹر کارڈیر پڑھ چکا تو مجسٹریٹ نے پوچھا۔ کہ آیا یہ رپورٹ درست ہے۔

سوارمی :- "بالکل صحیح ہے"

مجسٹریٹ :- "تب تم مانتے ہو کہ تمنے مارس وائیڈل کو اس گنج بخشی کے سبب پچاس ہزار فرانک کی رسیدات لکھیں"

سوارمی :- "بیشک"

مجسٹریٹ :- "پھر وہ رسیدات کہاں گئیں"؟

سوارمی :- "میری خانہ تلاشی کے وقت وہ میرے خیال میں میرے ہی مکان میں پائی گئی ہونگی"

مجسٹریٹ :- "ہاں درست ہے لیکن تمہارے مکان میں یہ کس طرح آگئیں"

سوارمی :- "بہت ہی صاف طور سے میں اُسکو ملا۔ اور اُس نے انہیں میرے حوالے کر دیا"

مجسٹریٹ :- "کس نے"؟

سوارمی :- "خود مارس وائیڈل نے"

مجسٹریٹ :- "کب"؟

سوارمی :- "جس دن وہ مرا اُس دن شام کو۔ یا یوں کہو کہ اُس دن جبکہ دوسرے دن وہ رسیدات واجب الادا تھیں"

مجسٹریٹ :- "یہ بالکل ناممکن ہے۔ تم کوچہ ڈی لا پیکیس میں گئے اور وہاں کوئی نہ تھا"

سوارمی :- "ہاں مجھکو بتایا گیا تھا کہ ایم وائیڈل کہیں باہر گیا ہوا ہے اور شام تک واپس نہیں آنے کا۔ لیکن میں اُس سے قطعی فیصلہ کرنے کے واسطے نہایت فکر میں تھا۔ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ ہماری گنج بخشی کے بعد وہ میری کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اور میں نتائج سے ڈرتا تھا۔ چنانچہ میں اُسکی

تلاش میں گیا۔ اور آخر اُس کو ڈھونڈھ نکالا۔"

مجسٹریٹ "کہاں؟"

سواری "کوچہ داوین میں۔ جہاں وہ سیر کیا کرتا تھا۔ اُس وقت ساڑھے تین کا عمل تھا۔"

مجسٹریٹ "اور اسی جگہ تم نے اسکو روپیہ ادا کر دیا۔ کوچہ میں؟ یہ ممکن نہیں۔"

سواری "کیوں ضروری ضمانتوں کے متعلق اشخاص بورس پر ہی ہاتھ بنا لیتے ہیں۔ بلکہ سیڑھیوں پر کوچوں میں بھی اسی کام سے پنٹ جاتے ہیں۔ پچاس ہزار فرانک کی کچھ حقیقت نہیں۔"

مجسٹریٹ "اور میرے قیاس میں تم شاید کہو گے کہ تمہاری رسیدیں اس وقت مارس وائیڈل کے پاس ہی نہیں۔"

سواری "بیشک وہ ضرور اُسکے پاس نہیں۔ کیونکہ اُس نے اسی وقت مجھ کو نکال کر دیدیں۔"

مجسٹریٹ "یہ ہرگز قابل اعتبار نہیں۔"

سواری "میں عرض کرتا ہوں کہ میرے قرض خواہ نے جب میں نے اسکو رسیدیں دیں تو کہدیا تھا کہ اگر وہ رسیدیں واجب الاداء روز کو نہ ہونگی تو وہ فوراً نالش دائر کر دیگا۔ چونکہ اسدن تک اسکو میری کچھ خبر نہ ملی۔ لہذا وہ اُن رسیدیں کو جیب میں ڈالکر اپنی دہمکی عمل میں لانے گیا ہوگا۔"

مجسٹریٹ صاحب البرٹ سواری کے جوابات سن کر اور کچھ دیر غور و فکر کے دریا میں غوطہ زن رہے۔

مجسٹریٹ "یہ کیفیت جو تم نے نہایت ہنرمندی سے گھڑ کر بنائی ہے ایک ضروری امر پر ناکامیاب رہتی ہے۔ مارس وائیڈل نے کئی شخصوں سے کہا کہ اسکو ہرگز امید نہیں کہ قرضہ ادا ہوگا۔ اور اگر جیسا تم کہتے ہو ادا ہو گیا ہوتا تو وہ بالضرور اِس خوشخبری کی اطلاع اپنے دوستوں کو دیتا۔"

سواری "اُسکو خاص اسی مطلب کے لئے اُن سے ملنے کی چنداں

ضرورت نہ تھی۔ اور شاید اتفاق سے اُن سے اُن کی ملاقات بھی نہ ہوئی ہو۔"

مجسٹریٹ "یہ تم غلط کہتے ہو۔ مورخہ ۱۹ اکتوبر کو اس نے آپ کے ساتھ تو کھانا کھایا ہے!"

سواری "اچھا وہ شاید کسی اور معاملہ میں مشغول ہوگا۔ یا ممکن ہے کہ اُس نے اتنی جلدی ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ بعض وقت کسی دوست کو یہ جتانا کہ تم نے ناامید ہو کر وہ رقم حاصل کر لی۔ یہ مناسب نہیں ہوتا۔ یا بعید از عقلمندی ہوتا ہے۔ کیونکہ مبادا وہ دوست تم سے شاید بطور قرضہ لے لے اور اس طرح پر تم کو تکلیف پہنچائے۔"

مجسٹریٹ "آخر الذکر خیال کی آپ تکلیف گوارا نہ کریں۔ تم ہر دفعہ جواب آگے ہی گھڑ کر تیار رکھتے ہو۔ اب اس سوال کا تم کیا جواب دیتے ہو؟ کہ جن پچاس ہزار فرانک کی ادائیگی کا بہانہ تم پیش کرتے ہو۔ وہ تم کو کہاں سے ملے!؟"

اُس وقت ملزم غوطہ میں پڑ گیا تھا۔

مجسٹریٹ "تم سنتے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یا کوئی جواب گھڑ کر بنا رہے ہو!؟"

سواری۔ (مسکرا کر) "جناب اگر مجھ کو جواب بنانے کی ضرورت ہوتی تو میں اس طول وطویل بیان میں وقت کے لئے درخواست کرتا۔ یہ سوال جو آپ نے پوچھا ہے نہایت ضروری ہے۔ اور بے شک اُس پر غور کر رہا تھا۔ میں صرف اس واسطے ڈرتا تھا کہ میرے جواب سے آپ کی تسلی نہ ہوگی"

مجسٹریٹ "تب یہ ہرگز تسلی دہ نہ ہوگا"؟

سواری "نہیں آپ کے لئے نہیں۔ جو ایک تجربہ کار آدمی ہو اور باقاعدہ زندگی بسر کرتا ہو۔ اور بادہوائی طریق سے روپیہ کمانے کی کوشش نہیں کرتا"۔

مجسٹریٹ "اچھا وہ طریق تو سناؤ"!

البرٹ سواری نے اس طرح چالاکی سے مجسٹریٹ کو اپنی کہانی سنانے کے لئے تیار کر لیا۔ اور بولا:۔

دو ماہ تک تو میں مارس واڈیل کا قرضہ ادا کرنے کے واسطے سخت گھبرایا ہوا پھرتا رہا۔ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ وہ مجھ سے سخت ناراض ہے۔ اور میں نالش سے ڈرتا تھا۔ جس کا سب سے بھاری نتیجہ یہ تھا کہ میرا اعتبار جاتا رہتا۔ اکتوبر کے شروع میں میں نے کچھ جواہرات وغیرہ جو میں نے اپنی نیکی بدی کے واسطے جمع کئے تھے۔ فروخت کئے۔ میں نے پچیس لوئی (سکہ کا نام ہے) بطور قرضہ لئے۔ اور بتیس ایک اور دوست سے ادھار لئے۔ اور اس طرح پر تین ہزار پانسو فرانک جمع کر کے میں سپا کی طرف چلا گیا۔ وہاں میں نے ایک ہزار فرانک فی بازی لگائی۔ لیکن صد شکر کہ میں نے اپنے داؤں سے چند روز میں دس ہزار فرانک جیت لئے۔

مجسٹریٹ صاحب نے ایسے طور پر ترچھی نظر البرٹ سواری کے چہرہ پر ڈالی۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اُس کو اس کے ایک لفظ پر بھی باور نہیں آتا۔ لیکن سواری نے اس ترچھی نگاہ کو معلوم نہ کیا اور بولا۔

سواری ”پھر سپا سے میں جرمنی گیا۔ بیڈن۔ ہامبرگ اور ویسبیڈن میں مقام کیا۔ اور یہاں پر میں برابر بازی پر بازی جیتتا رہا۔ آخرکار چند روز کی عدم موجودگی کے بعد میں مورخہ ۱۵۔ اکتوبر کو پیرس میں واپس آیا۔ اور پچپن ہزار فرانک کی رقم میرے پاس تھی۔ جس سے میں نے اپنا کل قرضہ بیباق کر دیا۔ یہ میری سادہ اور سچی کہانی ہے۔ لیکن میری بدقسمتی سے یہ بادی النظر میں ہی پیچیدہ معلوم ہوتی ہے“

مجسٹریٹ ”بیشک شک نہیں۔ ایسی ہی ہے۔ مجھے ہرگز اعتبار نہیں اور چونکہ یہ روئداد ثابت نہیں ہو سکتی۔ لہذا اس سے تمہاری بیگناہی ظاہر نہیں ہوتی“

سواری ”میں آپ سے معافی مانگ کر عرض کرتا ہوں کہ یہ نہایت آسانی سے ثابت ہو سکتا ہے کہ شروع اکتوبر میں میں پیرس سے روانہ ہو کر سپا کے ہوٹل ڈی آرینج میں جا کر اُترا۔ اس جگہ میں کامل یقین سے عرض کرتا ہوں کہ میرے پورے حالات اور نام تحریر ہیں۔ بیڈن کے

ہوٹل وکٹوریہ میں۔ اس کے بعد میں نے رہائش اختیار کی۔ اور پھر ہمبرگ میں پہنچا۔ ہوٹل ڈی بلیویو میں مقیم ہوا۔ اور اگر جناب کی مرضی ہو تو میں یہ بھی ثابت کرسکتا ہوں کہ نوزضہ ھا کو میں پیرس واپس آیا"

مجسٹریٹ "اور یہ تم کس طرح ثابت کروگے کہ تم نے پچیس ہزار فرانک جیتے"!

سواری "یہ میں بھی مانتا ہوں کہ اس کا ثابت کرنا نہایت مشکل ہے۔ تاہم لوگوں نے مجھ کو کھیلتے اور شرطیں جیتتے دیکھا ہے"

مجسٹریٹ "کیا وہ لوگ اہل جرمنی اور بلجیم کے رہنے والے نہ تھے۔ اور تم سے ناواقف نہ تھے۔ اور تم ان کو پیش کرنے کے واسطے کہاں سے تلاش کرکے لاؤ گے؟"

سواری "یا خدا! جب میں قمارخانہ کی میز پر بیٹھ کر جرمنی میں جوا کھیل رہا تھا تو مجھ کو یہ امید نہ تھی کہ فرانس میں میرے واپس جانے پر مجھ پر قتل کا الزام عائد ہوگا۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو کہ میں روزمرہ کی کیفیت لکھ کر اور کسی سے تصدیق کراکے بھجوا دیتا"

مجسٹریٹ صاحب البرٹ سواری کو کچھ جواب دینے کے بغیر اپنی چوکی سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ اور بولے:-

میرا رجسٹرار تم کو تمہارے اظہارات دوبارہ پڑھ کر سنا دیگا اور پھر تم اس پر اپنے دستخط ثبت کردینا"

سواری "بہت بہتر۔ حضور میں جناب کے ارشاد کی تعمیل کو حاضر ہوں"

اس کے بعد البرٹ سواری اپنی چوکی کھینچ کر ایم کارڈیر رجسٹرار کے قریب بیٹھ گیا۔ اور اپنے قلمبند شدہ اظہارات کو خوب غور اور توجہ سے سننے لگا۔

جب کہ رجسٹرار اظہارات کے سنانے میں مشغول تھا مجسٹریٹ فکر میں ڈوب گیا۔ اور وہ اپنی حالت کو چھپا نہ سکا۔ کیونکہ باوجود ان تمام

کوششوں کے وہ۔ کوچہ ڈی لاپکیس کے سانحہ ہوش ربا کے راز کو بالکل دریافت نہیں کر سکا۔ بلکہ جس قدر اُس نے اِس راز کے دریافت کرنے کی کوشش کی اُسی قدر زیادہ یہ راز سربستہ ہوتا گیا۔ صرف البرٹ سواری پر ہی اُس کا شک پڑتا تھا۔ تمام متعلقین اشخاص میں سے صرف البرٹ سواری پر ہی اِس جرم کا عاید ہونا ممکن تھا۔ لیکن اب وہ بھی بے خطا نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ اس کے اظہارات میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے شک پایۂ ثبوت پر پہنچتا۔ جتنے سوال اِس سے کئے گئے تھے اُن سب کا جواب اُس نے شافی طور پر دیا تھا۔ اور اُس کے کسی جواب سے اُس پر جرم قایم نہ ہوتا تھا۔

مجسٹریٹ صاحب کا ابھی تک خیال تھا کہ سواری کو زیر حراست رکھیں شاید کسی بات سے جرم ثابت ہو جائے۔ لیکن ساتھ ہی اُن کو کامل یقین ہو گیا تھا کہ کوئی ایسی پختہ شہادت موجود نہیں۔ جس پر وہ اُس کو عدالت عالیہ کے سپرد کریں۔

جب رجسٹرار اظہارات پڑھ کر سُنا چکا تو البرٹ سواری بولا: "جناب جو کچھ میں نے کہا ہے وہ آپ نے بالکل درست اور ٹھیک لکھا ہے۔ اور مجھ کو اُس پر کوئی اعتراض نہیں اور اگر ضرورت ہو تو میں اپنے دونوں ہاتھوں سے دستخط کرنے کو تیار ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے کھڑے ہو کر اپنی ٹوپی اُٹھالی اور مجسٹریٹ صاحب کے حکم کا منتظر مخاطب ہو کر کھڑا ہو گیا۔"

مجسٹریٹ "ایم سواری میں دیکھتا ہوں کہ مجھ کو ابھی تم سے اور سوالات پوچھنے کی ضرورت ہو گی۔ لیکن چونکہ اُن کو ابھی میں معطل کرتا ہوں۔ لہذا تم کو ابھی زیر حراست رہنا ہو گا۔"

البرٹ سواری نے زبان سے تو کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن جھک کر آداب بجا لایا۔

مجسٹریٹ "لیکن میں تمہاری حالت کو ناخوش گوار نہیں کرونگا یعنے تم کو قید تنہائی میں نہ رہنا ہو گا۔"

سواری "آہ جناب میں قید تنہائی سے تو نہیں ڈرتا۔ جو شخص کہ

میری عمر کا جو ہوگا۔ اور میری طرح زندگی بسر کرتا ہوگا۔ وہ ان باتوں سے ہرگز خائف نہ ہوگا"

مجھے پیرس میں چنداں فرصت نہیں یہ ایک قسم کا بھنور ہے جس میں خوشی معدوم ہے۔ میری قید سے میرے دل کو آرام ملیگا۔ پس میں آپ کے نیک ارادوں کا شکریہ ادا کرکے عرض کرتا ہوں کہ اس کو آپ عمل میں لاویں علاوہ ازیں میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مجھکو کسی سے ملاقات کی ہرگز امید نہیں۔ نہ تو کوئی میرا دلی دوست ہے۔ اور نہ میرا کوئی ایسا رفیق ہے جس کی صحبت سے مجھ کو خوشی حاصل ہونے کا یقین ہو۔ اور یہ کہ اگر وہ قید میں میرے پاس آویں گے تو وہ اس کو عجیب سمجھیں گے۔

مجسٹریٹ صاحب (جھک کر گویا اب گفتگو اختتام پر پہونچ چکی ہے) جیسے تمہاری مرضی۔ رجسٹرار سے) جو لوگ کہ باہر انتظار کر رہے ہیں۔ اُن سے کہدو کہ ملزم جانے والا ہے"

جیوا ابھی جس راستہ سے عدالت میں داخل ہوا تھا اسی راستے سے باہر نکل گیا۔ اس کی حالت سے بخوبی ظاہر تھا کہ وہ قیدی نہیں ہے بلکہ آزاد ہے۔ چنانچہ وہ مجسٹریٹ کو سلام کرکے باہر نکل گیا۔

جولیا جو اب تک اپنے وعدہ پر قایم خاموش ہر ایک بات کو سنتی رہی تھی اور اس نے نہ تو اشارہ سے نہ حرکت سے اپنے وعدہ کو توڑا تھا اپنی چوکی سے اٹھی۔ اُس پردہ کو ہٹا دیا جو اُس کے گرد تنا ہوا تھا۔ اور اس حالت میں مجسٹریٹ کے روبرو آکر کھڑی ہوگئی۔ قریبًا دو قدم کا فاصلہ اُس میں اور مجسٹریٹ میں تھا۔ جہاں اُس نے کھڑے ہوکر اپنا ہاتھ اس دروازہ کی طرف بڑھا کر جس سے ملزم گذرا تھا کہا "وہ شخص جو ابھی اس دروازہ سے باہر گیا ہے اور جس کے ابھی آپ اظہار لے رہے تھے میرے خاوند کا قاتل ہے"

فصل ہشتم

مجسٹریٹ صاحب جولیا کے اس طرح پر صحیح الزام عاید کرنے سے اُس شخص پر جسے وہ خود بیگناہ سمجھتے تھے سخت حیران ہو گئے۔ اور جولیا کو اس امر کے بتانے کی کوشش کرنے لگے کہ اس کے رنج و غم نے اس کو بے انصاف بنا دیا ہے۔ اور اُس کے انتقام کی سرگرم خواہش کے سبب ہر ایک شخص اُس کی نظروں میں ملزم دکھائی دیتا ہے۔ لیکن ان تمام دلائل کا جواب جولیا نے مفصلہ ذیل دیا "میں غلط نہیں کہتی مجھے پورا یقین ہے کہ میں غلط نہیں کہتی۔"

مجسٹریٹ "کیا تم نے ملزم کی صورت نظر یا اُسکی تقریر میں کوئی ایسا امر سنا یا دیکھا جو مجھ سے رہ گیا ہو"؟!

جولیا "نہیں کوئی خاص امر نہیں"

مجسٹریٹ "تو پھر کس بنیاد پر جرم قایم کرتے ہو کیونکہ تمہارے نزدیک یہ امر شک سے زیادہ ہو گیا ہے"؟

جولیا "کسی بنیاد پر بھی نہیں۔ اور بے بنیاد بھی نہیں جس وقت ملزم کمرے میں داخل ہوا اس وقت سے میرے دل میں عجیب جوش اُٹھ رہا تھا۔ اسکی تقریر پر میرا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو رہا تھا۔ اگر وہ بیگناہ ہے تو ایسا اثر مجھ پر اُسکا کیوں پڑتا ہے؟ آپ نے پہلے دو ملازموں سے میرا مقابلہ کیا۔ مگر میں سنجیدہ ہی رہی۔ لیکن یہ شخص سواری سے میں واقف نہیں۔ وہ نہایت سرگرمی سے میری زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں نے اُسکے سبب تکلیف و مصیبت اُٹھائی ہے۔ اور مجھکو کامل یقین ہے۔ بلکہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میری قسمت میں مصیبت لکھی ہے"

مجسٹریٹ "بیگم آپ اطالیہ کی رہنے والی ہو۔ اور اسلئے قدرتی تند ہو"!

جولیا "درست لیکن اس وقت میں راستی پر ہوں۔ اس بیقراری کا سبب کیا ہے۔ جو میں نے اُس شخص کی موجودگی میں محسوس کیا۔ کہ وہ مجرم ہے۔ میں تمہیں بتائے دیتی ہوں کہ یہی شخص مجرم ہے"!

اُسکے کہنے کے ڈھنگ اُسکی صورت اُسکی آواز اُسکی نظر کے تیز شعلے اُسکے اس الزام کو مضبوط کرتے

اور تائید کرتے دکھائی دیتے تھے۔ وہ نہایت شاندار تھی۔ اور گویا اسوقت قدیم اطالیہ کی واعظہ دکھائی دیتی تھی۔ جو لوگوں کو کسی متبرک چیز کے ناپاک کرنیکا الزام دے رہی ہو۔

جبکہ مجسٹریٹ صاحب اُسکے قول و افعال سے حیران ہوکر اسکو سنجیدہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے ایک چپراسی نے اندر داخل ہوکر مجسٹریٹ کے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا جسے دیکھ کر وہ بولے:۔

مجسٹریٹ "وہ یہاں ہے"؟

چپراسی "ہاں حضور"

مجسٹریٹ "اُسے یہاں لے آؤ"

تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا اور واشبرٹ داخل ہوا۔ چونکہ اُس نے خود ہی اپنی صورت کا نقشہ اس خط میں کھینچا ہے۔ جو اُس نے نواب ڈی اکس کو لکھا تھا اس لئے اُسکا یہاں دوبارہ ذکر کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

مجسٹریٹ "تم نے ہی میرے ساتھ گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے"

واشبرٹ "ہاں جناب میں کوچہ ڈی لاپکیس کے خون کے متعلق آپکے حکم احکام حاصل کرنیکے لئے مقرر کیا گیا ہوں"

مجسٹریٹ۔ (جولیا کیطرف اشارہ کرکے) "تو کیا تم بھی اِس عورت کے مکان پر گئے تھے"

واشبرٹ "بیشک جناب۔ میں ہی گیا تھا۔ لیکن مجھے اندر جانا نہ ملا"

مجسٹریٹ "تم اس مقدمہ کے حالات سے کماحقہ واقف ہو"؟

واشبرٹ "قریباً جناب۔ جرم کے دریافت ہونے کے چند گھنٹے بعد پہلے شخصوں میں سے میں بھی ایک شخص تھا جو کوچہ ڈی پکیس کے کمرہ میں داخل ہوئے"

مجسٹریٹ "ہاں مجھے اب یاد پڑا۔ حاکم پولیس سیکشن ٹولیمرز نے اپنی رپورٹ میں تمہارا ہی شائد ذکر کیا ہے کیوں ہے نا"؟

واشبرٹ "درست جناب"

مجسٹریٹ "مجھے یاد پڑتا ہے کہ اُنہوں نے اس میں یہ بھی تو لکھا تھا کہ اوّل اوّل تمہیں کچھ شک پیدا ہوا تھا"؟

واشبرٹ "بیشک لیکن اُس شک پر مجھ کو سخت افسوس ہے کہ

وہ بالکل بیہودہ اور بے ثبات تھا میں اپنی معذرت میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ شک صرف عارضی تھا۔ اور اب وہ احتمال اور طرف پڑتا ہے“

مجسٹریٹ :— “ہاں کدھر”؟

وائیبرٹ :— “اسی شخص پر جس پر آپکا شبہ ہے اور جسے جناب نے کل گرفتار کرایا”

مجسٹریٹ :— “تمہارا اشتباہ شائد البرٹ سواری کیطرف ہے”؟

وائیبرٹ :— “ہاں جناب”

مجسٹریٹ :— “یہ اُسکے اظہارات ہیں۔ جو ابھی ختم ہوئے ہیں۔ اُنکو پڑھ لو”

وائیبرٹ رجسٹرار کی چوکی پر بیٹھ گیا۔ جو کہیں اُٹھ کر باہر گیا تھا اُسنے آنکھوں پر اپنی عینک چڑھالی۔ اور کہنی کو میز پر رکھ کر خوب غور سے پڑھنے لگ گیا۔ اس اثناء میں مجسٹریٹ صاحب جولیا سے باتیں کرتے رہے۔

جبکہ وائیبرٹ قریب پاؤ گھنٹہ کے اظہارات پڑھ چکا تو مجسٹریٹ صاحب نے پوچھا “اچھا تمہارا اب کیا خیال ہے”؟

وائیبرٹ :— “مجھے صاف بولنے کی اجازت ہے”؟

مجسٹریٹ :— “بلاشک”

وائیبرٹ :— “تو میرے خیال میں ان اظہارات سے ملزم پر جرم کا عائد ہونا ناممکن ہے۔ اور نیز وہ سپرد عدالت عالیہ بھی نہیں ہو سکتا”

مجسٹریٹ :— “میں بھی تم سے متفق الرائے ہوں۔ اور اب کوئی وجہ مزید کارروائی کی بھی تو دکھائی نہیں دیتی”؟

وائیبرٹ :— “لیکن اگر اور امور بھی اُسکے ساتھ ملجائیں”؟

مجسٹریٹ :— “تمہیں کوئی معلوم نہیں”؟

وائیبرٹ :— “نہیں جناب لیکن میں تلاش اور تگ و دو سے معلوم کر سکتا ہوں”

مجسٹریٹ :— “اگر تم ٹھیک سُراغ پر ہو۔ اگر یہ سواری مجرم ہو ——”

جولیا جو اس تمام گفتگو کو سن رہی تھی یکایک بول اٹھی " بیشک وہ مجرم ہے "

وائیبرٹ — (جولیا سے مخاطب ہو کر) " ہاں بیگم کو ملزم کے جرم کا یقین ہے؟ "

جولیا " بیشک کامل یقین ہے "

وائیبرٹ — (مجسٹریٹ کی موجودگی کا خیال نہ کر کے) " شاباش! شاباش!! سواری کا خاتمہ ہے اور اب میں اسکے ثبوت بھی پالونگا "

مجسٹریٹ صاحب بھی اس پولیس ایجنٹ کیطرف حیران ہو کر دیکھنے لگ گئے لیکن وہ بھی اسکے تعجب کے انجام پر نہ آیا تھا۔ وائیبرٹ تھوڑی دیر خوشی ظاہر کرنے کے بعد فکر میں پڑ گیا۔ اسنے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کچھ سوچ رہا ہے۔ اور بولا:— (یا یہ فقرہ دوسری طرح یوں ہو سکتا ہے) فاضل مجسٹریٹ صاحب کو اثنائے اظہارات میں اغلباً معلوم ہو گیا ہوگا کہ ملزم انکا مقابل عجیب شخص ہے۔

مجسٹریٹ " بیشک بیگناہ یا مجرم لیکن سواری نہایت ہوشیار اور چالاک آدمی ہے "

وائیبرٹ " تب جب تک وہ قید میں ہے۔ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے "

مجسٹریٹ " کیوں؟ "

وائیبرٹ " کیوں اس قسم کے انسان سے چند روز کیا بلکہ چند ہفتوں کی قید سے بھی کسی امر کے ظاہر ہونے کی امید نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ امید کریں کہ وہ اپنا حال کسی دوسرے قیدی کو بتا دیگا تو وہ ایسا شخص نہیں۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ کوئی پورانا ملزم حوالات میں کسی اپنے دوست قیدی کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ اور وہ اسپر اعتبار کر کے تمام و کمال اقوال بتا دیتا ہے۔ جو بالعین سب کچھ پولیس کو بتا دیتا ہے۔ ان وسایل سے ضروری اطلاع شاذ و نادر حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس شخص پر ہرگز ایسی امید نہیں کرنی چاہیئے۔ سواری حوالات میں یا کسی دوسری قید میں کسی سے نہیں ملیگا۔ لہذا وہ مہر سکوت کو ہرگز نہیں توڑیگا۔

مجسٹریٹ "ٹھیک - تو پھر تم کیا نتیجہ نکالتے ہو"؟

وائیٹبرٹ "اگر آپ مجھے عرض کرنے کی اجازت دیں تو میں کہونگا کہ ملزم کو فوراً بری اور رہا کر دیا جاوے"

مجسٹریٹ "تو پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ - کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ آزاد ہو کر اپنا راز ظاہر کر دیگا"؟

وائیٹبرٹ "آزادی میں اسکو ایسا کرنیکا عمدہ اتفاق ہاتھ آئیگا"

مجسٹریٹ "اور اگر موجودہ کارروائی سے خوف کھا کر اور نیز دوبارہ گرفتار ہو جانے کے خوف سے وہ فرار ہو جاوے - تو پھر کیا"؟

وائیٹبرٹ "جناب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا - اگر بھاگ جانے کی اسکی خواہش ہوتی تو وہ جرم کے ارتکاب کے بعد فوراً بھاگ جانے کی کوشش کرتا - کیونکہ اسکو ہمیشہ یہ خیال ستاتا رہتا کہ اسنے جرم کیا ہے - اسنے اپنی دانائی اور ذہانت پر کامل بھروسہ کر لیا ہوا ہے - اور اب اسکو اپنے پر زیادہ اعتماد ہو جائیگا - کہ ایک دفعہ وہ عدالت یا انصاف کے ہاتھوں میں آکر بھی بچ نکلا ہے - علاوہ ازیں البرٹ سواری پیرس کے ان باشندگان میں سے ہے جو پیرس کی آب و ہوا ترک نہیں کر سکتے - کیونکہ انکو یہ معلوم نہیں کہ وہ دوسری جگہہ کسطور پر اوقات بسری کریں - اور وہ جلاوطن ہونے کی بجائے ہر ایک آفت اور مصیبت کے جھیلنے کو ترجیح دیتے ہیں - یہ شخص بھی انہیں سے ایک ہے - اس جگہہ کئی ایسے ملزم ہیں جو دوسری جگہہ یا فرانس کے کسی دوسرے شہر میں بے خوف اور امن کی زندگی بسر کرتے ہیں - لیکن وہ پیرس کی آب و ہوا کے مقابل اپنی آزادی وغیرہ کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے - میں ابھی تک خیال کرتا ہوں کہ سواری مجرم ہے - اور میرے خیال میں وہ اپنے دل سے مفصلہ ذیل باتیں کریگا - "میں نے ایسا جرم کیا ہے جو مجھے پھانسی کی سزا دلائیگا - میں کونسا طریقہ اختیار کروں - کیا یہاں سے بھاگ جاؤں؟ - اس سے میرے جرم کی تصدیق ہو جائیگی - اگر میں راستہ میں گرفتار ہو گیا - جو ممکن ہے کہ پکڑا جاؤں تو بس میرا پھر خاتمہ ہے اور اگر میں بھاگنے میں کامیاب بھی ہوا تو میرا کوئی ذریعہ معاش تو ہے ہی نہیں - میری زندگی کس طرح بسر ہوگی - بہتر ہے کہ میں یہیں ہی ٹھہروں

اور گرفتاری کے معرض خطر میں اپنے آپکو ڈالوں۔ کیا میں پھندے سے نکلنے کے لئے کافی دانا نہیں ہوں؟ جو کچھ اُسنے کہا ہے ہی درست ہے میرے خیال میں جب وہ بری کردیا جاویگا تو میں اُسکو ہر وقت زیرِ نظر رکھونگا۔ میں خود اُسکا نگران حال ہونگا اور اُسکو ہرگز اسکی خبر نہ ہوگی"

مجسٹریٹ :- "اچھا ایسا ہی ہوگا۔ میں فرض کرتا ہوں کہ اِن وجوہات کیخاطر ملزم رہا کردیا گیا ہے اور کہ تم اُسکی نگرانی کے واسطے مقرر کئے گئے ہو۔ لیکن پھر تمہاری تجویز کیا ہے۔ تم کیا کہتے ہو"؟

مجسٹریٹ صاحب نے وائیبرٹ کے چہرہ کیطرف غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اُسکا رنگ دمکنے لگ گیا۔ اُسکی آنکھیں چشمہ کے نیچے سے روشن اور چمکتی ہوئی نظر آئیں۔ وہ سرو قد کھڑا ہوگیا۔ اور اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ جو کچھ اُسنے کہا ہے اُسپر اُسکو کامل یقین ہے۔ مجسٹریٹ صاحب کو اپنے وسیع تجربہ کی بدولت معلوم ہوگیا کہ وہ ایسے ملازم پولیس سے گفتگو کر رہا ہے جو اپنے پیشہ کو ہنر پر محمول کرتے ہیں۔ اور جو وقت پر اپنے ہنر سے اعلےٰ خدمات کو بخوبی سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسے عمدہ شخص کی مدد کے حاصل کرنیکو غنیمت جانا۔ اور بولے :-

مجسٹریٹ :- "تمہیں اپنی کامیابی کا کامل یقین ہے"؟

وائیبرٹ :- "اگر سواری ملزم اور مجرم ہے تو میں اپنے آپکو ضامن ٹھہراتا ہوں کہ اُسکے جرم کے برخلاف کافی ثبوت پیش کرنے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن میں چند شرائط پیش کرتا ہوں"؟

مجسٹریٹ :- "لگے ہاتھوں کر ڈالو تاکہ اُنکو بھی میں سُن لوں"

وائیبرٹ :- "اوّل تو یہ کہ وہ کُل رہا کردیا جاوے"

مجسٹریٹ :- "یہ عمل میں آجاویگا۔ لیکن مجھے اسپر غور کرلینے دو"

وائیبرٹ :- "دوئم یہ کہ پیرو سرکار کے دفتر سے مختلف اور مشہور اخبارات میں مضمون دربارہ رہائی اور بریت ملزم بھیجا جاوے۔ اِن مضامین میں اُسکی گرفتاری پر افسوس ظاہر کیا جانا چاہیئے۔ اور اُسمیں بخوبی لکھدینا چاہیئے کہ بیگناہ ہے اِس بات سے اُسکو کسی قسم کا اگر شک بھی ہوگا تو رفع ہوجائیگا۔ اور وہ اپنے آپکو

آزاد تصور کرلیگا۔ اور اپنے قول و افعال میں سنجیدگی کو نہیں برتے گا"

مجسٹریٹ :- میں تمہارے خیال کی تعریف اور تائید کرتا ہوں اور پھر کیا؟

وائیبرٹ :- پھر جناب۔ اب ذرا مشکل سا ایک معاملہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں میرے ہاتھ کو روکا نہ جاوے۔ مجھپر چند سے کسی کا اختیار نہ رہے کہ پیرو کار سرکار یا حکم پولیس کے دفتروں کے احکامات دست اندازی نکریں اور نیز میرے اختیار میں اسقدر روپے ہونے چاہئیں اگر مجھکو ضرورت ہو تو میں ملزم کی نگرانی کے لئے اپنے آپ کو عیاشی اور اوباشی کے ہاتھ بھی بیچ سکوں"

مجسٹریٹ :- میں متعلق افسران سے اسکا مشورہ کرونگا اور مجھکو امید ہے کہ وہ مان لیں گے"

وائیبرٹ :- اسکے سوا میں کچھ اور عرض کرنا نہیں چاہتا۔ میں رخصت ہوتا ہوں اور آپکے تصفیہ کا منتظر ہوں۔ اگر خدا نے چاہا۔ اور یہ سب باتیں میرے حق میں ہوگئیں تو میں اپنا کام شروع کرونگا"

اسکے بعد وائیبرٹ جولیا کی طرف مخاطب ہوا۔ جو اسکی تمام گفتگو خاموشی سے سن رہی تھی۔ اور جنکی نظروں میں وائیبرٹ کی قدرے وقعت بڑھ گئی تھی۔

وائیبرٹ :- بیگم میں آپسے ملنا چاہتا ہوں تو کیا آپ میرے ملنے کے لئے حکم دے چھوڑینگے۔؟

جولیا :- بلاشک جس وقت تم آؤگے میں اسی وقت تم سے اپنے مکان پر ملوں گی"

وائیبرٹ سلام کرکے کمرہ سے باہر نکل گیا۔ اور اسکے جانیکے بعد جولیا نے بھی مجسٹریٹ سے رخصت ہوکر اپنے مکان کا راستہ لیا۔

فصل نہم

مختلف شرائط جنکا ذکر ہم گذشتہ فصل میں کرچکے ہیں جو وائیبرٹ نے بحضور مجسٹریٹ پیش کی تھیں بالضرور منظور ہوگئی ہونگی۔ کیونکہ دوسرے روز اخبار ٹریبیونکس کے کالم میں مفصلہ ذیل مضمون دیکھنے میں آیا۔

“ایم البرٹ الیس - جسکی نسبت ہم نے اپنے اخبار میں تحریر کیا تھا کہ جینی لابیکر کے قتل والے مقدمہ میں ماخوذ کیا گیا ہے - اور جسکی گرفتاری کے واسطے وارنٹ جاری کیا گیا تھا - اپنے اظہارات دینے کے بعد اپنے سب الزاموں سے بری ہو کر رہا کیا گیا ہے خفیہ اطلاع سے جو ہمیں حاصل ہوئی ہے - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انصاف نے اس مقدمہ کی نسبت کمر ہمت باندھ لی ہے اور اصلی مجرم جو کسی دوسرے غیر علاقہ میں بھاگ گیا ہے - بہت جلدی امید ہے کہ پکڑا جائیگا قتل کے مقدمات میں ایسی غلطیاں سرزد ہو جایا کرتی ہیں - ہمارے ناظرین کو یقین رہے کہ ہم انکو رفتہ رفتہ اس مقدمہ کی جزوی و کلی حالات سے اطلاع دیتے رہینگے”

چنانچہ اس مضمون پر ہر ایک کو کامل یقین ہو گیا - اور مخالف اخبارات نے (یہ انقلاب کے عہد کے ماہ تردری کی شام کا ذکر ہے) عدالت کے متعلق ایسے مضمون کے شائع ہونے پر اعتراض کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ دیا -

انہوں نے ایم سواری کے ساتھ پرلے درجہ کی ہمدردی ظاہر کی - اور لکھا کہ عدالت کی یہ ایک اور سخت حماقت اور غلطی ہے کہ ایک بیگناہ کو مصیبت میں ڈالدیا -

پیرس میں بعض اوقات خفیف معاملات بہت بھاری نظر آنے لگتے ہیں کیونکہ ہر ایک حادثہ پر مبالغہ سے رائے زنی کیجاتی ہے - ایک ہفتہ تک سواری کی نسبت مضامین پر مضامین شائع ہوتے رہے - اسکی چوبیس گھنٹہ قید پر سخت افسوس ظاہر کیا گیا تھا - گویا کہ اسکو بیس برس کی قید سخت بھگتنی پڑی ہے -

قومی اخبارات کو بھی ایسے مضامین کے شایع کرنیکا موقع ہاتھ آگیا جس سے عوام الناس میں زیادہ جوش بھڑک اٹھا - چنانچہ بہت سے مضامین میں سے جو اخبارات میں شایع ہوئے ہم مفصلہ ذیل یہاں درج کرتے ہیں :-

“ایک باشندہ شہر اپنے مکان میں دہلیز پر کھڑے ہو کر سوچ رہا ہے کہ آج کیا واقعہ ہوا ہے - اور کل کیا کچھ ہوگا - جبکہ یکایک اسکو دروازہ کے کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی - اسکا مکان چاروں طرف سے گھیر لیا گیا - اسکا صندوقچہ توڑ ڈالا گیا - اسکے خفیہ خطوط پڑھے گئے - اور اسکی اندرونی زندگی میں بھی دست اندازی

لیگئی۔ ایک شریف آدمی وردی پہنے اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ اُسکے روبرو کھڑا ہے۔ اور اگر بیچارہ باشندۂ شہر (جسکے مکان کی خانہ تلاشی لیگئی ہے) پوچھتا ہے کہ اِس سختی کی وجہ کیا ہے؟ تو اُسکو جواب دیا جاتا ہے کہ اِس سے اُنکو کچھ تعلق نہیں اُسکو فی الحال کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ لیکن بعد میں حاکموں کے روبرو اُسکو سب معلوم ہوجائیگا۔ اور اگر وہ بیگناہ مقابلہ کرتا ہے تو اِس افسر کے تابعین اسکو گھیر کر پکڑ لیتے ہیں۔ اور جلدی سے حوالات میں لیجاکر بند کر دیتے ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو بیڑیاں پہنا دیتے ہیں۔ اور اِس افسر کی زبان سے مفصلۂ ذیل الفاظ سنائی دیتے ہیں "حوالات یا جیلخانہ میں لیجاؤ"۔ اسکے بعد ملزم اپنے آپکو اندھیرے کمرہ میں اپنے غم و غصہ کا شکار پاتا ہے۔ اُس جگہ اُسکی جامہ تلاشی لیجاتی ہے۔ اُسکا نام و لقب مع کیفیت وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ قدرے کیفیت سے آگاہ کیا جاتا ہے اور آخرکار اُسکو قیدخانہ میں رہنا پڑتا ہے۔ یا اُسکو قید تنہائی بھگتنی ہوتی ہے۔ قید تنہائی کیسا خوفناک لفظ ہے۔ اِس سے زندہ آدمی کو کفن پہنانے کا منشاء ہے اور کئی قسم کی ایسی تکالیف دیجاتی ہیں جنسے بیچارے بیگناہ کا دماغ و جسم سخت نحیف ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اِس قیدخانہ میں مصیبت کا شکار دن بھر پڑا رہتا ہے۔ بلکہ شاید دو روز تک اُسکے لئے چوبیس گھنٹہ ایک صدی کے برابر ہوتے ہیں۔ ایسی صدی جسمیں اُسکو ایک متنفس بھی نظر نہیں پڑتا۔ چنانچہ وہ اپنے آپ سے سوال کرتا ہے کہ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں مجکو بخار چڑھا ہوا ہے؟

آخرکار اُسکو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ کوئی شخص اُسکے قریب آتا ہے۔ اور یہ سپاہی ہوتے ہیں جو اُسکو اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور اندھیرے راستہ میں سے گذرتا ہے۔ چند سیڑھیاں چڑھکر اپنے آپ کو مجسٹریٹ کے اجلاس میں دیکھتا ہے۔

کوئی شخص اُسکو کہتا ہے "تم پر ایم اکس ـــــ کے قتل کا الزام عائد ہوا ہے"۔

ملزم۔ "ایم اکس ـــــ میں؟ کب"؟

"آٹھ روز ہوئے"

ملزم ۔ "کہاں ؟"

"پیرس کے کوچہ ڈافن میں"

ملزم ۔ "لیکن آٹھ روز ہوئے کہ میں ماتینیر میں اپنے کنبہ کے پاس تھا اسکی گواہی کل دنیا دیگی ۔ میں واپس آتے ہی آپکے حکم سے گرفتار کر لیا گیا ہوں"

"یہ کہتے ہو ۔ عدم موجودگی تم ثابت کر سکتے ہو ؟ تم نے پیشتر ہی کیوں نہ کہا" ؟

ملزم ۔ "پیشتر ؟ کس سے ؟ کسی نے مجھ سے ایک سوال تک تو نہ پوچھا میں تو پکڑ کر قید کر دیا گیا"

"اگر آپ سچ بول رہے ہیں تو آپکے آزاد کر دینے میں اب ہرگز دیر نہیں ہوگی"

ملزم ۔ "یہ تو میرا حق ہے جو آپ کرینگے لیکن اور آپ مجھکو کیا دینگے" ؟

"میری سمجھ میں نہیں آتا تم کیا کہتے ہو" ؟

ملزم ۔ "ہاں یہ مصیبت جو مجھ پر پڑی اسکا معاوضہ کون دیگا ۔ میری بے اعتباری وغیرہ کا کون ذمہ دار ہے جو اس حادثہ سے ہو گئی ۔ اور میرے بچے جنہوں نے اپنے باپ کو اس طرح پر قیدخانہ میں ڈالے جاتے دیکھا ہے ۔ اور میری بوڑھی ماں جو ذرا سے حادثہ سے مرجانے کے قابل ہے ۔ اور جو شاید مر ہی گئی ہو ؟ اسکی نسبت آپکا کیا خیال ہے ؟ تم خیال کرتے ہو کہ تم صرف مفصلۂ ذیل الفاظ کہکر سبکدوش ہو گئے ہو کہ ہمیں غلطی واقع ہوئی ۔ اور آپ اپنے گھر جا سکتے ہیں" ؟

"تم مجرم خیال کیے گئے تھے ۔ اور تمام برخلاف ثبوت تھے ۔ افسروں نے تمکو پکڑنے میں اپنا فرض ادا کیا ہے"

ملزم ۔ "نہیں صاحب بجائے وارنٹ گرفتاری آپکو چاہیئے تھا کہ پروانہ طلبی

جاری فرماتے"۔

"اور اگر ہم مجرم ہوتے اور نتائج کے خوف سے ڈر کر بھاگ جاتے"؟

ملزم۔ "تب آپ مجھے گرفتار کر سکتے تھے اور آپ اس وقت میری گرفتاری میں سچے ہوتے۔ فرانس میں اس بات پر خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ ہر ایک شخص مجرم نہیں ہوتا۔ اجرائے وارنٹ سے پہلے قدرے غور و فکر کرنا ضروری ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اسکو مجسٹریٹ کے روبرو کھینچکر لایا جاوے۔ چاہئیے تھا کہ مجسٹریٹ اسکے مکان پر ہی اس سے سوالات کر لیتا اور اسکے اظہارات لئے بغیر اسکو گرفتار نہ کرواتا"۔

"یہ اکثر ہوتا ہے"۔

ملزم۔ "اور یہ ہمیشہ ہونا چاہئیے"۔

اس قسم کے تمام مضامین۔ البرٹ کے لئے کھیل تھے۔ وہ اپنے دل میں کہتا کہ سواری کو ہرگز خیال نہیں کہ وہ ابھی تک زیر شبہ ہے۔ اور اسکی نگرانی ہو رہی ہے۔ اور اپنے استقلال کو بھول کر غلطی کریگا۔ اور میں اسے فوراً گرفتار کر لونگا۔

ان تصورات میں پولیس ایجنٹ بسا اوقات مسکرا دیتا تھا۔

فصل دہم

البرٹ سواری کے اظہارات کے تین روز بعد۔ ایک شخص جسکی عمر قریباً تیس سال کی تھی۔ نیلگوں چشمہ آنکھوں پر چڑھائے مختلف تمغے لٹکائے ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے بیگم وائیڈل کے دروازہ کے قریب کھڑے ہو کر زنجیر ہلانے لگا۔ چنانچہ میرپٹیا نے مکان کے اندر سے جواب دیا۔ اور دروازہ کھولکر باہر آئی۔

"میں تمہاری ملکہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے انسے ضروری کام ہے"۔

میرپٹا۔ "آپ کون ہیں"؟

"تمہاری بیگم میرے نام سے واقف نہیں۔ انسے اتنا کہہ دو کہ میں وہی شخص ہوں

جیسے وہ مجسٹریٹ کے دفتر میں ملی تھی“

میرملیٹا ”اوہ - یہی تو بات تھی - میری مالکہ نے تمہاری نسبت حکم دیا ہوا ہے کہ تمکو اندر آجانے دوں جب کہ تم آؤ“

میرمیٹا نے جو ابھی تک دروازہ کے وسط میں کھڑے ہوکر باتیں کر رہی تھی پورا دروازہ کھولدیا - اور اس شخص کو اندر لیگئی - لیکن جب وہ ملاقاتی کمرہ میں پہونچے تو وہ ٹہر کر بولی ”اغلباً تم جانتے ہو کہ میری مالکہ کے سوا اور کوئی شخص تمکو یہاں نہ دیکھے -

”بیشک جہاں تک ممکن ہو“

میرمیٹا ”میرے آقا کی وفات کے وقت سے اکثر لوگ یہاں آتے جاتے رہتے ہیں - کوئی تو وکیل ہوتا ہے اور کوئی پادری“

”میں کھانا کھانے کے کمرہ میں انتظار کرونگا“

میرمیٹا ”وہاں تہیں ہر ایک شخص گذرتے وقت دیکھیگا - مہربانی کرکے میرے پیچھے چلے آؤ -“

چنانچہ میرمیٹا نے ایک مختصر سے راستہ سے گذر کر ایک دروازہ کھولا اور کہنے لگی ”میں اپنی مالکہ کو اطلاع دونگی کہ تم یہاں ہو اور وہ اُنسے فراغت حاصل کرکے آپ سے ملیں گی“

وائبرٹ (جسکو ہمارے ناظرین پہچان گئے ہونگے) جب تنہا رہگیا تو اپنے ارد گرد دیکھنے لگا - اُس نے اپنے آپ کو نہایت سجے ہوئے عالیشان لباس پہننے والے کمرہ میں پایا - یہ کمرہ ہر طرح کے عیش و آرام کے سامان سے سجا ہوا تھا - حسب قاعدہ پیرس کے جنٹلمین کی زندگی گھر سے بالکل علیحدہ ہوا کرتی ہے - وہ بجائے اسکے کہ لوگ اُسکی ملاقات کریں وہ خود ملاقاتیوں کو جاتا ہے - وہ سوائے خاص موقع کے ملاقات کرنے کے کمرہ میں کبھی نہیں دیکھا جاتا - وہ اٹھکر اپنا لباس پہن ذاتی کاروبار انجام دینے کے لئے روانہ ہو جاتا ہے - وہ گھر میں واپس آتے ہی بعد لباس پہن اپنے عیش کی طرف راغب ہو جاتا ہے - اُسکے مکان کے تمام کمروں سے پوشاک کا کمرہ زیادہ مستعمل ہوتا ہے - اور اسلئے وہ اسکی بہت

سجائے رکھتا ہے۔

سفید سنگ مرمر کی میز پر چاندی۔ اور چینی کے خوبصورت بنے ہوئے گلدان اور ظروف۔ ہر قسم کی خوبصورت بوتلیں۔ ہاتھی دانت کے برتن وغیرہ پڑے ہوتے ہیں۔ دیواروں پر وینس کے آئینے لٹکے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ طاقچوں پر خوبصورت گھڑیاں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ کسی جگہ کلاڈین کی تصویر لٹکی ہوتی ہے۔ کسی جگہ ہاتھی دانت کا دستی پنکھا ہوتا ہے۔ کسی جگہ خوبصورت چابک کسی جگہ روسی چمڑے کا بنا ہوا چرٹ وغیرہ کا بکس اور کسی جگہ میز پر کوئی نہایت عمدہ جلد کی کتاب نصف کھلی ہوتی ہے۔ ایسے کمرہ میں بیٹھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسی جگہ ہم ہر ایک چیز کو جسکی ضرورت ہو اپنے ہاتھ کے قریب پاتے ہیں اور ہر طرح کا آرام مہیا دیکھتے ہیں۔

مارس وایڈل نے غالباً ایسی ایسی آرام وہ چیزوں کا جوانی میں ذائقہ چکھا ہوا تھا۔ اور اپنے بیاہ ہونے پر اسکی خواہش تھی کہ اسکی بیوی بھی ایسی اشیاء کا حظ اٹھائی۔ اس نے خوشی سے اس کمرہ کو ہر طرح کے سازو سامان سے سجایا تھا یہ آرام گاہ بھی تھا۔ اور نمونہ عجائب خانہ بھی۔

وائیبرٹ نے اپنا بید اور ٹوپی اپنے گھٹنوں پر رکھکر جولیا کا انتظار کرنا شروع کیا۔ وہ اس عالیشان کمرہ کی آراستگی کو تعجب کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ اس سنجیدہ انسان نے جو اپنے جیب اور نیز طبیعت کے سبب سخت آدمی تھا اپنے آپکو ایسے نظارہ میں کبھی نہ پایا تھا۔ وائیبرٹ جبکہ حاکم پولیس کا سکتر تھا تو اسکو اکثر عالیشان مکانوں میں جانیکا اتفاق ہوا تھا۔ وہ اکثر آراستہ ملاقاتی کمروں میں داخل ہوا تھا۔ لیکن پیشتر کبھی اسکو دنیا کی کسی عورت کی اندرونی زندگی میں داخل ہونیکا اتفاق نہوا تھا۔ خصوصاً جبکہ وہ عورت خوبصورت بھی ہو۔ چنانچہ یہ اسکے لیئے بالکل ایک قسم کا الہام تھا۔ وہ ایسا تعجب اور حیرانگی میں پڑ گیا جیسے کہ کوئی بچہ نئے کھلونے کو دیکھکر یا جیسے کہ اول ہی اول کوئی اسکول کا لڑکا محبت کے پھندے میں پڑکر حیران ہوتا ہے۔

چنانچہ اسنے صرف نظر سے ہی دیکھنے پر اکتفا نہ کیا۔ کئی دفعہ اٹھکر وہ کسی عمدہ

چیز کو ہاتھوں سے اٹھا کر اسے گھما کر دیکھنا۔ اُسکا وزن کرنا۔ اُسنے اپنے آپ کو اُس عاشق فرض کر لیا ہوگا جو اپنی معشوقہ کا بے صبری سے انتظار کرتا ہے۔ جب کہ وہ اسطور پر ان اشیاء سے اپنا دل بہلا رہا تھا۔ اُسکے دماغ میں چند اقسام کی خوشبوؤں نے اپنا اثر پہنچایا۔ جس سے وہ ایسا محو ہوا کہ اُسکو یاد نہ رہا۔ کہ وہ کس کام کے لیئے یہاں آیا ہے۔ آخر کار لباس بدلنے کے کمرہ کا دروازہ آہستگی سے کھلا اور وائیبرٹ اِس آہٹ سے پھر ہوشیار ہوگیا۔ یہ تیریسا ہی جو اسکو اپنی بیگم کے حضور میں لیجانے کو آئی تھی۔

جولیا۔ (وائیبرٹ کو دیکھکر) ”مجھکو سخت رنج ہے کہ آپکو انتظاری کی اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔ لیکن میری دلی خواہش تھی کہ پوری فرصت حاصل کرکے آپ سے ملوں۔ اور اب میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں“

وائیبرٹ۔ (بیٹھکر) تم نے گذشتہ شام کا پرچہ اخبار دیکھا ہوگا“؟

جولیا“ ہاں اور اِس سے مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ البرٹ سواری رہا کر دیا گیا ہے“

وائیبرٹ“ بیشک مجسٹریٹ نے میری بات کو مان لیا اور حکم دیدیا گیا ہے کہ مزید کارروائی کی اب اور کوئی وجہ نہیں“

جولیا“ اور اب تمہیں کیا امید ہے“؟

وائیبرٹ“ بہت۔ اگر تم میری مدد کرو“

جولیا“ میں“؟

وائیبرٹ“ ہاں بیگم آپ“

جولیا“ واہ! صاحب میرا فرض۔ میری زندگی کا مدعا اور انجام۔ کیا یہ سب میرے خاوند کی وصیت کی تعمیل پر مجھے آمادہ نہیں کرتے۔ اُسکا انتقام لینے کے واسطے مجھ سے کہا گیا ہے کہ تمپر بھروسہ کروں اور میں اپنے آپکو تم پر چھوڑتی ہوں اور میرا جسم وجان تمہارے ہاتھ ہے“

وائیبرٹ“ تب بیگم ہم کامیاب ہونگے۔ ضرور کامیابی ہوگی۔ جب وائیبرٹ نے یہ الفاظ کہے تو اُسنے بیگم جولیا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سرگرمی سے ہلایا۔

جولیا نے بھی اُسکے اِس فعل کو برا نہ مانا۔ اُسکے رو برو وائیبرٹ سادہ انسان تھا نہ کی پولیس ایجنٹ۔ وہ اِسکا ہمراہی اور انتقام لینے والا تھا۔

وہ ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے اور وائیبرٹ بولا "تین روز کے غور و فکر کے بعد آپکا ابھی تک خیال ہے کہ البرٹ سواری تمہارے خاوند کا قاتل ہے"؟

جولیا " بلاشک میرا خیال ہے اور تم"؟

وائیبرٹ " ہاں میں بھی۔ لیکن میں تو خیال سے کچھ درجہ بڑھ گیا ہوں۔ میرے شک و شبہے پایۂ یقین پر آب پہنچ چکے ہیں۔ لیکن یہ یقین قیاسی ہے۔ الا ہمیں واقعاتی یقین کا ثبوت حاصل ہونا چاہیئے"

جولیا " اُسکے ثبوت کے حاصل کرنے کا تم نے کوئی طریقہ دریافت کیا ہے"؟

وائیبرٹ " البتہ لیکن مجھے صرف تمہاری امداد کی ضرورت ہے"

جولیا " تمہاری اپنی امداد ہی چاہیئے"

وائیبرٹ " یاد رکھنا کہ تمہیں پرلے درجہ کے حوصلہ اور طاقت سے کام لینا ہوگا"

جولیا " مجھ میں کافی حوصلہ ہے"

وائیبرٹ " اور اعلےٰ درجہ کا صبر"

جولیا " وہ بھی ہے"

وائیبرٹ " تمہیں بہت سی باتوں کے متعلق اپنی قدرتی ناپسندیدگی اور اختلاف پر فتح حاصل کرنی ہوگی"

جولیا " میں بوقت ضرورت ایسا ہی کرونگی"

وائیبرٹ " جو تجویز کہ میں نے سوچی ہے تمہیں بے ہودہ پاگل پنے کی اور سخت خوفناک معلوم ہوگی۔ اور شاید اوّل اوّل تم اُس سے جھجکو"

جولیا " کچھ پرواہ نہیں بشرطیکہ اسکے اختیار کرنے سے انجام میں کامیابی ہو"

وائیبرٹ: "تب سنو"

جولیا: "میں سنتی ہوں"

جولیا نے اس ارادہ سے کہ کوئی بات سننے بغیر نہ رہ جائے اپنی کرسی گھسیٹ کر وائیبرٹ کے پہلو میں بچھالی۔ اسوقت وہ باہم عاشق و معشوق معلوم ہوتے تھے۔

وائیبرٹ (تھوڑی دیر سوچکر): "بیگم تمہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ البرٹ سواری کی رہائی کے وقت سے ان تین روز کے عرصہ میں میں دم بھر بھی اسکی نگرانی سے نہیں چوکا۔ میری درخواست کے مطابق اسکی رہائی کے وقت مجھے اطلاع دیگئی۔ اور میں نے حوالات کے دروازہ پر اسکا انتظار کرنا شروع کیا۔ حوالات سے نکلتے پر وہ فوراً گاڑی میں سوار ہوگیا۔ اور میں نے بھی اسکا پیچھا کیا۔ ان گذشتہ تین روز سے برابر اسکی ایک حرکت بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ ابکے میں یہاں آپکے پاس بیٹھا ہوں۔ میرے ماتحتوں میں سے ایک اس کوچہ کے ایک گوشہ میں لیٹا ہوا اسکو دیکھ رہا تھا۔ چنانچہ آپ امید کرلیں کہ وہ ہم سے بھاگ نہیں سکتا۔ لیکن اس نظر بازی کے زور دینے میں میں اور امور پر جو حکم ضروری نہیں ہرگز غفلت نہیں کی اور وہ ہمارے لئے بہت ہی مفید ہونگے۔ میں نے اپنے آپ کو البرٹ سواری کی طرز زندگی وغیرہ سے بالکل واقف کرلیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سواری اپنی اس تمام جوانی میں کسی عورت پر کبھی عاشق نہیں ہوا۔

جولیا: "اس سے ہمیں کیا تعلق ہے"

وائیبرٹ: "ہمیں بہت سا تعلق ہے اور تمہیں یقین ہوجائے گا اگر آپ سنیں گی"

جولیا: "کہو"

وائیبرٹ: "ایک عورت البتہ ہے جسکے مکان پر سواری اکثر جایا کرتا ہے۔ اس عورت کا نام لیجی ڈی آرنسٹ ہے۔ اور پولیس اس ہی بخوبی واقف ہے۔ اس عورت کی طرز معاشرت نہایت عجیب ہے جو چند مستورات کو مرغوب ہے

یعنی وہ چاء کی دعوتیں دیا کرتی ہے"

جولیا: "اس سے تمہاری کیا منشاء ہے"

وائیبرٹ: "میں تمہارے اس سوال سے متعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ تم ہمارے پیرس کے طور طریقوں اور دستوروں سے ناواقف ہو۔ ایک عورت جو چاء کا جلسہ قرار دیتی ہے۔ ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ مکان پر اپنی دوست مستورات کو بلاتی ہے جن میں نوعمر اور خوبصورت مستورات ہوا کرتی ہیں۔ اسکے بعد وہ اپنے واقف اور دوست مردوں کو بھی دعوت کا پیغام بھیجتی ہے۔ کسی سے وہ کہتی ہے کہ "تم کورا سے ملو گے" کسی سے وہ کہتی ہے "خوبصورت اوجینی یہاں آئیگی آؤ اور دوستوں کو بھی لاؤ۔ اور ہم عیش کی شام بسر کریں گے۔" اسطرح پر اسکے دوست اور دوستوں کے دوست جمع ہوتے ہیں۔ وہ سب ہنستے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں۔ چاء اور قہوہ اوڑاتے ہیں اور اسکے بعد ایک عورت ایک کھیل مقرر کرتی ہے جسے انشا کہتے ہیں جس پر پہلی شرط میں پانچ فرانک لگائے جاتے ہیں۔ اوجینی کسی نوجوان سے کہتی ہے "آؤ اور میرے ساتھ بیٹھو۔ آؤ۔ میں تمہاری قسمت کو نیک بنا دونگی اور تم تمام رات جیتتے ہی جاؤ گے۔" وہ نوجوان بیٹھ جاتا ہے اور اس کے دوست بھی اسکی تقلید کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی جیب میں سے ایک لوئیس (سکہ ہے) نکالتے ہیں اور ہار دیتے ہیں۔ اور پھر اسیطرح یہ کھیل چل پڑتی ہے۔ دو بجے کے قریب یہ شرط جو پانچ فرانک سے شروع ہوتی تھی۔ پچاس یا سو فرانک تک پہنچ جاتی ہے۔ اور پھر سکے کی جگہ بنک نوٹ شروع ہوتے ہیں۔ پانچ بجے کے قریب تو نہ بنک نوٹ اور نہ سکہ میز پر نظر آتا ہے۔ ہر ایک شخص کہتا ہے کہ میں ہار گیا ہوں۔ اسکی جگہ چیک وغیرہ شروع ہوتے ہیں گیارہ بجے کے قریب تمام مہمان تھک کر اور ششدر ہو کر روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے نقصانات کی تعداد اسوقت تین۔ پانچ یا دس ہزار تک ہوتی ہے۔ اور اسطرح سے مالکہ مکان کافی روپیہ وغیرہ جمع کر کے اپنی جیب میں ڈال لیتی ہے جس سے وہ اس دعوت کا خرچ ادا کرتی ہے؟"

جولیا: "میں سمجھی"

وائیبرٹ: "لیکن ان مہمانوں میں جو جمع ہوتے ہیں انہیں چند اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو اس مکان کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ مدت سے اس دستور سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ "کوراکٹے او" کے لفظ سے اور ادھیچی کے کھیل کے کیا معنے ہیں اور وہ یہ بھی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اس سے کنارہ کرنے میں بھی بھلا ہے لیکن اس بد دیانتی سے واقف ہو کر بھی وہ اس دعوت سے انکار نہیں کرتے۔ اور اوروں کو اس قمار بازی کے پھندے میں پھنساتے ہیں۔ اس آخری کیفیت سے بیگم آپ سمجھ سکتی ہیں کہ سواری اس عورت پلیجی پر عاشق نہیں"

جولیا: "لیکن مجھ سے تم اس سے کیا جتلانا چاہتے ہو؟"

وائیبرٹ: "میں یہی جتلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ آج تک کسی پر عاشق نہیں ہوا تو اسکو ہونا چاہیئے"

جولیا: "پھر کس پر تم چاہتے ہو وہ عاشق ہو"

وائیبرٹ: "آپ پر بیگم"

جولیا: "مجھ پر"

وائیبرٹ: "ہاں آپ پر"

جولیا (اس ارادہ سے کہ کہیں اسکی قوت سامعہ غلطی پر نہ ہو) "مجھ پر؟"

وائیبرٹ: "صرف یہی وسیلہ راستی کے دریافت کرنیکا ہے سواری آپ سے واقف نہیں۔ اور نہ آپ کو پہچانتا ہے اور اس لئے آپ پر اسکو کسی قسم کا احتمال بھی نہ ہوگا۔ تم اسکی طرز زندگی میں داخل ہوگی۔ تم اسکی زندگی کی شریک ہوگی۔ اور تم اسکے گذشتہ حالات سے واقف ہوگی۔ اور رفتہ رفتہ تم بھی راستی پر سے نقاب الٹ دوگی۔ ورنہ ایسے شخص سے اور کسی وسیلہ سے نہیں چاہیئے۔ کوئی عجیب پیرایہ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ میں نے اسکی جستجو کی ہے اور اسکو معلوم کر لیا ہے۔ تم اس نئے شمعون کی دلیلہ ہوگی تم اس کے رازوں کے قفل کی چابی ہوگی اور تمہارے ذریعہ سے وہ اپنی آپ

فلسطینوں کے قبضہ میں آجائیگا"

جولیا :۔ "لیکن یہ تجویز پاگل پنے کی اور بُری ہے"

وائبرٹ :۔ "میں تسلیم کرتا ہوں"

جولیا :۔ "اس کا ہونا محال ہے"

وائبرٹ :۔ "آپ کی اعانت کا میں امیدوار ہوں"

جولیا :۔ "لیکن مجھے انسانی طاقت سے بڑھ کر حوصلہ کرنا ہوگا"

وائبرٹ :۔ "تم آخرکار کامیاب ہو جاؤ گی"

جولیا :۔ "شاید میں اپنے آپ کو ظاہر کر دوں"

وائبرٹ :۔ "اگر تم میری تجویز برتو گی تو تمہیں صرف ایک خیال ہوگا اور وہ ——— کامیابی کا ہے۔ سواری خود اپنا پردہ فاش کریگا۔ اور آپ کے خاوند کا عوض ملجائیگا"

جولیا نے ابھی قدرے حیرانی اور قدرے محرک جوش سے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ وائبرٹ نے اٹھ کر اپنا بید اور ٹوپی اٹھالی۔ اور دروازہ کی طرف جاکر بولا "میں کل پھر آؤنگا۔ اور اسیوقت اور مجھے امید ہے کہ اگر آپ میری تجویز مان لینگی تو میں اسکی زیادہ کیفیت عرض کرونگا"

جولیا (رد کرنے کے ارادہ سے) "لیکن ———"

وائبرٹ :۔ "اب کل پھر" اور چلا گیا۔

فصل یازدہم

ماہ اکتوبر کے آخیر میں مارکوئیس ڈی اکس نے جسکا ایک خط ہم پہلے بھی اپنی ناظرین کے پیش کرچکے ہیں بمفصلۂ ذیل سطور اپنے آوردہ اور پروردہ وائبرٹ کو لکھیں :۔

"نہایت قابل اعتبار جوان میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ تیرے گذشتہ خط کے مضمون نے میرے تعجب کو جوش زن کر دیا میں سخت تکلیف اور اداسی کی حالت میں تھا جبکہ تو نے نظارہ پر موجود ہو کر مجھے خوش کر دیا۔ یہ تو نے بہت اچھا کیا۔ اور تیری وجہ سے

میرا دل کسیقدر بہل گیا۔ میں تجھے اپنی وصیت میں بھتیجے کے نام سے موسوم کرونگا۔ جو ایک سب بے وقوف ہے اور میری موجودگی میں اپنے آزاد خیالات کو رونق دینا بھول گیا ہے۔ ہاں اس نے مجھ کو بوڑھے چچے کے بڑے لفظ سے یاد کیا ہے۔

" واہیات! یہ ایک ایسا فقرہ ہے جس سے اُسکو دو یا تین فرلانگ کا خمیازہ اٹھانا پڑیگا۔ بوڑھا! اور کیوں؟ اس سبب سے کہ میں نے بجائے جارڈن ڈس پلانٹس کہنے کے جارڈن ڈوروائے کہا۔ اور کوچہ ڈی آرٹس کی جگہ کوچہ لافٹ استعمال کیا۔ اس کی کیا پرواہ جب تک کہ میں کوچہ لافٹ میں چلتا پھرتا ہوں۔ اور ان بیہودگیوں میں شریک ہوتا ہوں جو وہاں واقع ہوتی ہیں۔ بوڑھا سٹھیایا ہوا ــــ میں! میں نہ صرف موجودہ نسل سے متعلق ہوں بلکہ اُس سے بھی جو آنیوالی ہے اور اس میں پیشین گوئی چند قابل تعریف آفتوں کی نسبت کرتا ہوں۔

" آہ میرے پیارے بھتیجے۔ تم اُس کی نسبت کچھ خبریں سناؤ گے۔ اگر خدا تمہاری زندگی کو قائم رکھے جو اغلباً نہیں کیونکہ تم بے وقت کے تنزل سے ابتری کی حالت میں ہو۔ ہاں تم بالکل اپنے خاندان سے ملتے ہو۔ اس امر پر کوئی شخص تم سے بحث نہیں کریگا۔

" لیکن اس جگہ میں تمہارے ساتھ خاندانی معاملات کی نسبت باتیں کر رہا ہوں۔ کیا میں ضعیف العقل نہیں ہوں۔ یا کہ ــــ میں یہاں ذرا دم لیتا ہوں کیونکہ اگر ہم دونوں کے درمیان کوئی راز ہے تم فوراً اُسے دریافت کر لوگے۔ ایم دائیبرٹ تم اسکے واسطے کافی خونخوار شکاری کتے ہو۔ اور ٹھہرو اب اصلی مطلب کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

" میں نے تمہاری تجویز پر جو تم نے مجھ کو لکھی ہے۔ خوب غور کیا ہے۔ ہم لوگوں میں یہ بیہودہ۔ ناممکن بلکہ سخت واہیات ہے۔ لیکن ــــ یہ تجویز ضرور کامیاب ہوگی۔ اگر صرف اس دلیل پر۔ ہاں اگر کوچہ ڈی لابیکیں کے رہنے والی خوبصورت بیوہ پیرس کی ہوتی تو میں تمہیں کہتا ــــ میرے دوست واہیات بات ہے وہ ایسی تجویز کو اقبالمند انجام پر پہنچانے کے ہرگز قابل نہیں۔ وہ موقع پاکر الٹا تم کو بیوقوف بنا کر مفت میں جگت ہنسائی کروائے گی۔

"لیکن وہ اٹالیہ کی رہنے والی ہے۔ ان عورتوں پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور کرنا چاہیئے؟ وہ ہمارے ملک کی عورتوں کی طرح نہیں ہوتیں۔ وہ ملاقاتی کمروں کی گڑیا نہیں بلکہ سچی عورتیں ہیں۔

اسی طریق پر اس سے چلو۔ تم اپنے مقصد کو حاصل کر لوگے اور یہ میں ہوں جو کہتا ہوں کہ وہ سوآری کو تمہارے پھندے میں پھنسا دے گی۔ اسکو پچھاڑ دے گی۔ اور اسکا کچھ بھی نام و نشان نہ رہیگا۔

"تمہارا یہ خیال کہ تم نے اپنی اور اسکی شمعون اور دلیلا کی سے مشابہت دی ہے قسم ہے مجھ کو اپنی عزت کی کہ تم اپنے وقت کے بیوقوف نہیں ہو۔

"لیکن مجھے یہ تو بتاؤ کہ اس نے تمہاری تجویز مان بھی لی ہے؟ اس دلفریب موقع پر تمہارا خط بند ہو گیا۔ شاید تم کوئی قصہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے لکھ رہے تھے۔ بہ تعجیل اطلاع دو۔ کہ تمہاری ملاقات کا نتیجہ کیا ہوا۔ تم کو اس سے افسوس نہ ہوگا میرے جیسے انسان خدمات کو نہیں بھولتے۔ ناشکرا پن آج کل کے زمانہ کی ایجاد ہے۔

نوٹ۔ گورنمنٹ کا حال ابتر ہے اور اس کے پاس کافی روپیہ نہیں جس زندگی کو تم اختیار کرنے لگے ہو۔ اس میں تمہارا بہت خرچ ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری تنخواہ ان اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوگی۔ اور باوجود تمہارے ساتھ نقدی کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اسکا ایفا ہونا مشکل ہے۔ تم مجھے لکھنا اور اپنے پر تکلیف گوارا نہ کرنا میں اپنے گدھے بھتیجے کے لئے کفایت شعاری اختیار نہیں کرونگا۔ بیشک بوڑھا اور سٹھیایا ہوا ہوں۔"

وائیبرٹ نے فوراً جواب تحریر کر کے روانہ کر دیا۔

"دوسرے روز صبح کے دس بجے میں بیگم وائیڈل کے مکان پر گیا۔ اس دفعہ مجھے بالکل انتظار نہیں کرنا پڑا۔ اس نے فوراً مجھ سے ملاقات کی۔ اور کہنے لگی کہ اس نے میری تجویز پر خوب غور کر لیا ہے۔ اور یہ دیکھ کر کہ اور کوئی داؤ نہیں چلتا اسنے منظور کر لیا ہے۔

میں "بیگم صاحبہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ یہ تجویز منظور کر لی ہے"

اسکے بعد ہم فوراً ایکدوسرے کے مقابل بیٹھ گئے۔ اور باتیں کرتے رہے۔

دو گھنٹے بعد میں اُس سے رخصت ہو کر اپنے کام پر چلا گیا۔ پہلی بات یہ تھی کہ میں نے کوئی ایسی صورت نکالی جس سے ہمیں دشمن کے ساتھ ملاقات کا موقع مل جائے۔

نواب صاحب گذشتہ خط میں مینے آپ سے کسی عورت مسمات بلیچی ڈی آمنڈ کا ذکر کیا تھا۔ میں نے آپ سے یہ بھی کہا تھا۔ کہ البرٹ سواری کا اس عورت سے کچھ تعلق ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے اس عورت کو گانٹھنے کا انتظام کیا۔ اس عورت کے مکان میں اگر میری تجویز کامیاب ہو گئی۔ تو سواری اور بیگم وائیٹل کی ملاقات ہو گی۔ اور بمفصلہ ذیل مزید کیفیت ہے:-

”کل دو بجے شام کے میں نے کوچہ بلانچی کے مکان عنا کا دروازہ کھٹکھٹایا جہاں کہ وہ بلیچی رہتی ہے۔ ایم لی مارکوئس! اگر اسوقت آپ بھی مجھے ملتے۔ گو آپ نے ہی مجھے پالا پوسا ہے تاہم آپ مجھے ہرگز شناخت نہ کر سکتے۔ میں نے بالکل اپنا چولا بدل ڈالا ہوا تھا۔ میں نے ایک اجنبی باشندہ ممالک غیر کا بھیس بدلا ہوا تھا۔ اور اس عورت نے مجھے دیکھکر ضرور کہا ہو گا۔ اس متمول شکار کو ضرور پھنسانا چاہیئے۔

”میں اپنے لباس کو تمہیں بتاتا ہوں۔ کالے رنگ کا فراک کوٹ تھا۔ گلے میں گلوبند۔ صدری۔ کالی مگر چمکیلی پتلون چمڑے کے دستانے۔ ٹوپی پر ماتمی سیاہ کپڑا چمٹا ہوا تھا۔ انگریزی بوٹ۔ سونے کی زنجیر گھڑی سے لٹک رہی تھی گلوبند میں ہیرے کا نگینہ لگا ہوا تھا۔ اور ایک ہیرے کی انگشتری میرے ہاتھ میں تھی۔ جس پر مینے دستانہ پہننا مناسب نہیں سمجھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ جس کے سر پر نیلم جڑا ہوا تھا۔

”ایم لی مارکوئیس صاحب۔ یہ لباس مینے بالکل غیر ملک کا اختیار کیا تھا مگر ایسا عمدہ تھا جسے عموماً مستورات پسند کرتی ہیں۔

میں :- ”کیا بیگم ڈی آرمنٹ سے مل سکتا ہوں؟“

خادمہ :- ”میں نہیں جانتی۔ آپ مہربانی کرکے مجھے اپنے نام و نشان سے اطلاع دیں۔“

میں نے اسوقت ایسی صورت بدلی گویا گھبرا گیا ہوں۔ گویا میں فرانسیسی زبان کا مبتدی ہوں۔ اور اطالین لہجہ میں جو میں نے چند روز ہوئے بیگم ولیٹلی کی صحبت سے سیکھ لئے تھے جواب دیا۔

"تمہاری مالکہ مجھ سے واقف نہیں لیکن میرے پاس ملاقات کو آنے کے خطوط ہیں جو اُسکے دوستوں نے دیئے ہیں۔ میں نیپلز سے آیا ہوں۔ اور اگر تم میرا ملاقاتی کارڈ بیگم کو دیدو ـــــ" یہ کہکر میں نے اپنے نام کا کارڈ خادمہ کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور وہ مجھے ایک عالیشان کمرہ میں بٹھا کر اپنی مالکہ کو اطلاع دینے گئی۔

"میں اسوقت اچھی طرح مکان میں داخل ہو گیا تھا اور بیگم ڈی آرمنٹ نے بھی مجھے ملنے میں دیر نہ لگائی۔ یہ فربہ بدن کی پستہ قد عورت ہے لیکن خوبصورت ہے اسکے نقش و نگار اللہ دلکش ہیں اور کسی وقت میں شائد بہت دلفریب ہوں گے۔ اس نے نیلے رنگ کے ریشم کی گون پہنی ہوئی تھی"

بیگم ڈی آرمنٹ (کارڈ کو جو ابھی تک اُسکے ہاتھ میں تھا دیکھ کر) "نواب صاحب میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوئی۔ مہربانی کرکے بیٹھ جائیے۔ آپنے فرمایا تھا کہ آپ میرے دوستوں نے سفارش ـــــ"

میں: "ہاں بیگم صاحبہ آپکے کئی دوستوں نے اور انمیں ایک نواب سا آشنا و مشینی ہے"

بیگم: "اوہ! پیارا نواب۔ پانچ یا چھ سال سے میں نے اُسکو نہیں دیکھا۔ وہ اچھا تو ہے"

میں: "بہت اچھی طرح سے ہے"

بیگم: "اور تم ابھی نواب نیپلز سے آرہے ہو"

میں: "بیگم صاحبہ ابھی"

بیگم: "اور یہ نہایت عجیب بات ہے کہ سب سے پہلے تمکو مجھ سے ملاقات کرنے کا خیال پیدا ہوا"

میں :- میں نے آپ کی بہت تعریف سنی ہے "

بیگم :- آہ تم خوشامد کرتے ہو۔ ہم بحث کرنے لگے ہیں "

میں :- اس حالت میں مجھے مایوسی ہو گئی۔ یاد رہے کہ پیرس میں میرا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ میں کسی سے واقف ہوں "

بیگم :- اوہ۔ لیکن آپ میرے مکان کو اپنا سمجھیں اور کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں میں کس کام کے لئے آتے ہیں " ؟

میں :- صرف سیر کو۔ مجھے بہت سی تکلیف کا سامنا ہوا تھا۔ اور چند ماہ ہوئے کہ میرا ایک عزیز رشتہ دار مر گیا تھا۔ دیکھئے میرے ماتمی نشان لگا ہوا ہے "

بیگم :- درحقیقت! اور آپ نے ہم لوگوں میں ہمیشہ کے واسطے رہنے کا ارادہ کر لیا ہے " ؟

میں :- اگر میرا دل پیرس میں بہل جاوے تو ایسا بھی ممکن ہے "

بیگم :- تم جانتے ہو کہ پیرس کا عیش و آرام۔ بلکہ خالی رہنا ہی بھاری اخراجات کا باعث ہے "

میں :- اس امر کی کچھ پرواہ نہیں۔ شرط تو یہ ہے کہ میرا دل بہل جاوے "

اس جواب پر بیگم ڈی آرنٹ اور ذرا میری طرف جھک کر بولی :-

اور تم کن باتوں کو پسند کرتے ہو ؟ تاکہ میں انکے مہیا کرنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ آپ کو میرے دوستوں نے میرے پاس بھیجا ہے "

میں :- بیگم جو چیز کہ عمدہ ہو وہی مجھے بھاتی ہے "

بیگم :- آہ! آپ ایسا کہتے ہیں تو آپکا خوش کرنا مشکل نہیں۔ لیکن کیا آپ کسی بات کو ترجیح بھی دیتے ہیں ؟"

میں :- بیشک "

بیگم :- اور وہ کیا ہے " ؟

میں :- تم انہیں جاننا چاہتی ہو " ؟

بیگم :- بیشک "

میں :- تو مجھے مستورات کی مجلس بہت پسند ہے "

بیگم ”جب مینے تمکو دیکھا تو اسیوقت مجھے یہی خیال آیا تھا“

میں ”کس طرح“؟

بیگم ۔ (آنکھیں نیچی کرکے) ”یہ تو قدرتی بات ہے کہ ایک شخص انکے درمیان خوش ہوسکتا ہے ۔ جنکو ہم خوش کرتے ہیں ۔ لیکن یقین رکھو ۔ تم کو بے رحم مستورات سے پالا نہیں پڑیگا“

ایم پی ۔ مادموزیس ۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ میرے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیا گیا میرا تجسس بہت عمدہ طور سے بدلا ہوا ہوگا ۔ کیا آپ یقین کرلیں گے کہ میں اپنے اس اختیار کردہ خو میں داخل ہونے کے واسطے بے وقوف تھا ۔ یہ میری بات پر ہنسی نہ اُڑوانا کیونکہ کوئی چیز مشکل ہو تو ہمیں چاہیئے اسکا سایہ بن جائیں ۔ اس خیال سے کہ میں کہیں انسانیت میں پھسڈی نہ رہجاؤں مینے بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا ۔ اور اُسنے بھی اُسکے چھڑانے کی کوشش نہ کی ۔

میں ”اطالیہ میں کامیابی مشکل ہے ۔ میں پیرس میں فتح حاصل کرنا چاہتا ہوں“

بیگم ”پیرس میں بھی اسقدر آسان نہیں ۔ ہم پیرس کی عورتیں تمہارے وطن کی مستورات کی نسبت کم تندخو ہوتی ہیں ۔ اور اگر آپ کی خواہش ہو تو میں تمہیں خوبصورت عورتوں سے ملنے کا موقع دونگی ۔ آج بھی اتفاقیہ میرے گھر میں کافی کی ضیافت ہے اور مینے اپنے دلی دوستوں کو مدعو کیا ہے ۔ اور اگر آپ بھی ہم میں شامل“

میں ”افسوس بیگم! مجھے شام کو فرصت نہیں ۔ میں پیرس میں تنہا نہیں ہوں“

بیگم ”کیا تم بیاہے ہوئے ہو“

میں ”صد شکر کہ نہیں“!

بیگم ”تو میری ضیافت کرنے سے انکار کرنے کی کیا وجہ ہے ۔“؟

میں ”نیپلز سے میرے ساتھ ایک میری رشتہ دار عورت بھی آئی ہوئی ہے اور پیرس میں اسکا ایک شخص تک واقف نہیں ۔ اور میں اسکو تنہا ہوٹل میں چھوڑنا

سے مجبور ہوں۔ لیکن۔ ہاں شاید آپ اُسکو بھی آنے کی اجازت دینگی ؟"

بیگم "کیا ؟"

میں "میں اُسکی آپسے ملاقات کراؤں"

بیگم میرے اس سوال کے جواب دینے سے حیران ہوکر کچھ دق سی ہوگئی لیکن اُسکے خیال میں اجنبی تھا۔ اور پیرس کی راہ و رسم سے محض ناواقف۔ اُسنے سمجھا کہ مجلس میں اُسکی حالت سے میں جاہل مطلق ہوں۔

بیگم (کچھ دیر سوچکر) "اچھا نواب صاحب آپ اُنکو بھی لا سکتے ہیں۔ میں انکی ملاقات سے نہایت خوش ہونگی۔ صرف اُنکو اتنا جتا دینا کہ یہاں دلی دوستوں کا مجمع ہوگا۔ میرے مکان میں نہ تو ناچ رنگ اور نہ کوئی ارغنوں بجیگا صرف اِدھر اُدھر کی گپیں اُڑینگی۔ لیکن بعض اوقات گپ بازی کے بعد تاش کا کھیل شروع ہوجاتا ہے۔ کیا تم بھی قمار بازی سے واقف ہو ؟"

میں "البتہ"

بیگم "لیکن تم نے یہاں کھیلنے کی کوشش نہ کرنا۔ میں ہرگز نہیں چاہتی کہ کوئی شخص میرے مکان میں تین یا چار لوئیس سے زیادہ کا نقصان بازی میں نہ اٹھاوے تو بس یہ صلاح ٹھہر چکی کیوں ؟ اور اب شام تک رخصت۔ میں اب مجبور ہوں کیونکہ اب مجھے اپنے ایک دوست کے ساتھ باغ میں جانا ہے"

چنانچہ میں نے بیگم کے ہاتھ کو جو اُسنے میری طرف پھیلایا تھا۔ بوسہ دیکر رخصت حاصل کرلی۔

نواب صاحب میں نے آپکو بیگم ڈی آرمنٹ سے اپنی ملاقات کا پورا حال سنا دیا ہے اپنے خیال میں میں نے خوب داؤ کھیلا۔ اور میں آپکی تعریف کا مستحق ہوں جسکی میں بہت قدر کیا کرتا ہوں۔ اور آج شام کو بیگم وائیٹل اور رستواری کا مقابلہ ہوگا۔ لیکن میں اسی خیال سے کسقدر حیران ہوں کہ وہ اپنے آپکو ظاہر تو نہ کردیگی۔ ؟

فصل دوازدہم

وائیبرٹ نے اپنی صورت ایسی عمدگی اور صفائی سے بدلی تھی کہ بیگم ڈی آرمنٹ

کو اسکی نسبت کسی قسم کا شک و شبہ یا احتمال نہ ہوا۔ بلکہ وہ اسکو درحقیقت نیپلز کا باشندہ تصور کرنے لگ گئی۔ پلیجی ڈی آرمنٹ ان عورتوں میں سے تھی جو نوجوان متوسط العمر یا بوڑھے لوگوں سے ملتی جلتی رہتی ہیں۔ اور ان لوگوں کی صحبت میں ہر قسم کی بیہودگیوں اور برائیوں کی مرتکب ہوتی ہیں اور جنکا انجام تمام بنی نوع کی نفرت اور حقارت پر ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص کو اوایل ملاقات میں وہ اپنا شکار تصور کرتی ہیں۔ جنکی قربانی کا انکو خیال بندھ جاتا ہے۔ چنانچہ جوہیں دائیبرٹ اس سے رخصت ہوا اسنے فوراً اپنے سب دوستوں کو بلوایا۔ انکو لکھا کہ آج میرے گھر میں کافی کا جلسہ ہے۔ اس ضیافت کے دستور وغیرہ کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اس جگہ اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

دس بجے کے قریب پلیجی کے بعض دلی دوست اسکے مکان میں آموجود ہوئے۔ جبتک کہ شب کی قماربازی شروع ہوا انہوں نے اپنے آپ کو آزاد پاکر باہم گفتگو شروع کی۔

ایڈل (ایک خوبصورت قمارباز عورت) "میری پیاری پلیجی مجھے تو یہ گمان تھا کہ یہ ہفتہ خالی ہی گذرے گا"؟

پلیجی "ہاں حال تو ایسا ہی تھا لیکن اتفاقیہ آج ایک صورت نکل آئی۔ جسے مینے ہاتھ سے گنوانا مناسب نہ سمجھا۔ اور اِن خیال سے کہ تم سب کو اس سے فرحت حاصل ہوگی۔ مینے اس جلسہ کے انعقاد سے احباب کو اطلاع دی"

"بیشک"

آرمنڈ "آج کس کے آنے کی تمکو امید ہے"؟

پلیجی "قاتل آویگا۔ تم سب اسکو جانتے ہو"

"میں اسکے ساتھ نہیں کھیلونگی۔ کیونکہ کم عمر لوگوں کے ساتھ کھیلنے میں مابعد ایک مشکل سی پیش آتی ہے"

پلیجی "اول تو میرے مکان میں کبھی کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آئی۔ اور دویم اب وہ نابالغ بھی نہیں۔ یہ اسکا ثبوت موجود ہے"

پلیجی نے طاقچہ پر سے ایک اخبار اٹھا کر بدیں مضمون ایک اشتہار بلند آواز

سے پڑھنا شروع کیا۔

"بیرن آرتھرڈی فائٹل صاحب اپنے دوستوں اور نیز اپنے آشنا و مستورات اور اپنے ایجنٹوں اور ساہوکاروں کو مطلع کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰ ماہ حال کو وہ سن بلوغ کو پہونچ گئے ہیں"

دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ اسکے دوست قماربازی میں اُس سے شرط جیت سکتے ہیں۔ اور حاصل کلام یہ کہ اُسکو تباہ اور برباد کیا جا سکتا ہے کیونکہ آج کی تاریخ سے بیرن آرتھرڈی فائٹل۔ اپنے قول و فعل میں آزاد و خود مختار ہے۔

آرمنڈ "اس اثنا میں جبکہ یہ اخبار ہاتھوں ہاتھ حاکموں تک پہونچیگا تو وہ اُسکو بہت جلد قانونی نصیحت کرینگے"

ایڈل "چلو خیر بیرن کا جھگڑا تو پاک ہوا۔ اور دوسرا کون آئیگا"؟

پلیجی "کارڈ بیرٹ"

انٹو فائین۔ (ایک خوبصورت لڑکی) "اسکو شمار نہ کرو کیونکہ وہ ہمیشہ پانچ لوئیس جیب میں ڈالکر آتا ہے۔ اور جب وہ شرط ہار دیتا ہے یا جیت لیتا ہے تو فوراً ہوا ہو جاتا ہے"

پلیجی "میں نے اُسکو بطور قمارباز کے نہیں بلایا۔ وہ میز وغیرہ کے لگانے میں مدد دیتا ہے مجھے تو کراولیسر۔ کلوٹ اور وائی کونٹ ڈی لے آن کے آنے کی امید ہے"

"خیر یہ لوگ کافی ہیں۔ کیونکہ وہ نہایت سرگرمی سے کھیلتے ہیں"

آرمنڈ "میں بطور پیشین گوئی کے کہتی ہوں کہ کل دس بجے سے پہلے ہمیں کسی صورت میں یہاں سے فرصت نہیں ملیگی"

ایڈل "مجھے تو اسکی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ میں آج شام کے سات بجے تک خوب نیند بھر کے سو چکی ہوں"

اطالیہ کی ایک خوبصورت عورت جسکو پیرس میں آئے تھوڑی ہی مدت گذری تھی اور جسکی خوبصورتی شہرۂ آفاق ہو رہی تھی پلیجی سے مخاطب ہو کر بولی

"پلیچی اس وقت تک تو تم اُن لوگوں کا ذکر کر رہی ہو۔ جنسے ہم واقف ہیں کسی ناواقف کے آنے کی تو اُمید نہیں"؟

پلیچی "ہاں ایک نیا مہمان بھی ہے جو ابھی یہاں سے گیا ہے۔ وہ تمہارا ہموطن ہے۔ اُسکا نام کونٹ ڈی روبینی ہے"

"میں تو اُسے نہیں جانتی۔ لیکن خیر ابھی اُس سے ملاقات ہو جاویگی وہ "دولتمند مالدار ہے"؟

پلیچی "بہت متموّل ہے۔ علاوہ ازیں جتنا وہ مالدار ہے۔ اُتنا ہی بےوقوف معلوم ہوتا ہے"

انطونائین "تب اُسے بیبی کے حصّہ میں رہنے دو۔ یہ ناواقف اجنبی میرا حصّہ ہو چکا ہے"

آرمنڈ "اور کیا سواری آج نہیں آئیگا"؟

ایڈگر "ہاں بیچارے سواری پر کیا گذری۔ حاضرین میں سے کسی نے اُسکی نسبت مجھے ذکر نہیں کیا"

پلیچی "مجھے اُسکے آنے کی بھی امید ہے۔ اس مصیبت کی وجہ سے وہ اب تک بیمار پڑا ہوا تھا۔ اور آج ہی وہ باہر نکلیگا"؟

"اُسکے بیمار ہونے کی کافی وجہ تھی۔ کیونکہ خیال کرو اُسپر الزام قتل عائد ہوا تھا"

"اور تین روز تک قید بھگتنی پڑی"

"تاہم اُسکے برخلاف کچھ بھی شہادت سے ثابت نہوا"

"بیشک نہیں۔ وہ اپنے پہلے ہی اظہارات میں بری کر دیا گیا"

"میںنے سنا ہے کہ وہ غلطی سے گرفتار ہو گیا تھا"

"تمنے مخالف اخبارات نہیں دیکھے۔ اُنہوں نے مجسٹریٹ۔ جج وغیرہ کی خوب ہی خبر لی"

"اور علاوہ ازیں ہمارے دوست کی خوب ہی تعریف کی۔ "وہ موجودہ زمانہ کا بہادر ہے"

"اُنکے آنے پر ہم سب ملکر اُسکو تحسین اور آفرین کرینگے"۔

ایڈل — "اور میں اشارہ کرونگی۔ منظور"

پلینچی۔ ڈی آرمنٹ — "میرے خیال میں مجھے گھنٹی کے بجنے کی آواز سنائی دیتی ہے"

"اُس امر پر مجھے سخت افسوس ہے کہ یہ شریف لوگ ہمیں انتظار کی سخت تکلیف دیتے ہیں۔ اُنہوں نے یہاں شریک ہونے سے پیشتر تماشگاہ وغیرہ میں جانے اور دیگر ملاقاتوں کے کرنے کی سخت بُری عادت اختیار کر لی ہے"۔

گیارہ بجے سے لیکر ساڑھے بارہ بجے تک کُل کمرہ مہمانوں سے پر ہو گیا تھا۔ اور سب سے آخر سواری بھی آیا۔ اور جیساکہ مستورات نے صلاح کر چھوڑی تھی اُس کا استقبال نہایت سرگرمی سے کیا گیا۔ فرانس میں قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک دفعہ عدالت کا مُنھ دیکھ آوے تو لوگ اُس سے ڈرتے ہیں۔ جس شخص پر کہ الزام عاید ہو وہ ہمیشہ ہی بادی النظر میں مشکوک باتوں کا شکار بنا رہتا ہے۔ جبکہ کوئی دیانتدار شخص کچہری میں پیش ہوکر بری ہو جاتا ہے تو خواہ لوگ اسے تحسین و آفرین کہیں اُسکے ساتھ عمدہ برتاؤ سے پیش آویں اُسکی دلجوئی کریں لیکن برخلاف اسکے کوئی بھی اُسے مُنھ نہیں لگاتا۔ ہر ایک شخص اُس سے سنجیدگی اور سرد مہری سے ملتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ میں تو اُسکو بیگناہ تصور کرتا ہوں لیکن ممکن ہے کہ میرے ہمنشین کو اُسکے جرم کا یقین ہو۔

ایک شخص کا قول ہے کہ اگر مجھ پر نوٹرڈام کے میناروں کے مینار گرادینے کا الزام عاید ہو تو میں بھاگ جاؤنگا اور اپنے اظہارات بعد میں بھیجدونگا۔ ان الفاظ میں صداقت کی بنیاد پائی جاتی ہے جرم کے اوّل احتمال پر سینکڑوں کو جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسا واقع ہوتا ہے کہ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جنھیں ابھی تک لیرزکیس کے جرم کا یقین کرتا ہے۔ اور اس یقین کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قانون نے اُسکو بری الزمہ مشہور نہیں کیا۔ اسکی تشریح بہت آسانی سے ہو سکتی ہے کسی شخص پر کسی جرم کا الزام عاید ہوتا ہے۔ کل جوڈیشل افسران میں اسکی نسبت

تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ ملازمان خفیہ پولیس۔ ظاہری پولیس۔ حاکمان وقت مجسٹریٹ وغیرہ سب کے سب موقع پر جمع ہوجاتے ہیں۔ اس بیچارے ملزم کے مکان میں دست اندازی کیجاتی ہے۔ لوگوں کا انبوہ اس شخص کے مکان کے روبرو جمع ہوتا ہے جو ابھی گرفتار کیا گیا تھا۔ عام لوگ اس بیچارے کے منھ کیطرف ترچھی نگاہ سے اشارہ کرتے ہیں۔ اسکا جرم ہر ایک شخص کا ورد زبان ہوتا ہے اور کوئی ایسا دوست نہیں ہوتا جو اسکی نسبت خیر و خوبی اور صفائی کے کلمات بیان کرے۔ جب کبھی ایسا ہوتا کہ وہ شخص مجرم نہیں ہوتا مجسٹریٹ پر اسکی بیگناہی روشن ہوجاتی ہے۔ اور وہ حوالات کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے جاؤ۔ تم بری الذمہ اور آزاد ہو۔ اور وہ چلا جاتا ہے۔ وہ بیچارہ اپنے گھر میں چپ چاپ پژمردہ خاطر واپس آتا ہے۔ یہ واقعہ اسے ایسا افسردہ خاطر اور حیرت زدہ بنا دیتا ہے کہ وہ رہائی پانے کے بعد بھی اپنے آپ کو زیر حراست سمجھتا ہے۔ وہ اپنے مکان کا دروازہ آکر کھڑکھڑاتا ہے اور اپنے روتے ہوئے بچوں سے بغلگیر ہوتا ہے۔ اسکو اپنے ملازموں سے شرم آتی ہے۔ چنانچہ وہ منھ چھپا لیتا ہے اور چند روز تک وہ اپنے مکان سے باہر نہیں نکلتا۔ گرفتاری تو ایسی تھی کہ ہر ایک متنفس اس سے واقف ہوگیا تھا۔ لیکن رہائی اسطرح ہوئی کہ کسیکو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔

بیگم ڈی آرمنٹ کے مکان پر وائیبرٹ اور بیگم جولیا وائیڈل کی آمد ایسی تھی کہ کسی نے بھی خیال نہ کیا کہ کون آتا ہے۔ ایک گھنٹہ پہلے سے ہی تمار اڑ رہا تھا۔ چنانچہ ہر ایک شخص اپنی شرط کیطرف ایسا رجوع تھا کہ انہیں گرد و پیش کے امور سے مطلق اطلاع نہ ملی۔ وائیبرٹ اسی بات کی پیش بینی کر کے صرف اسی لئے دیر سے آیا تھا۔ اسکو جولیا کی طاقت کا اعتبار نہ تھا۔ اسکی خواہش تھی کہ اسکے راستے میں سے پہلے زکاوٹوں کو صاف کر ڈالے۔ لیکن جولیا نے انتقام کا خیال اپنے دل پر نقش کر لیا ہوا تھا۔ اور اسکی طبیعت مستقل اور مستحکم ہوگئی تھی اسکے شوہر کی آخری تحریر کے سامنے انکو کوئی چیز عمدہ معلوم نہ ہوتی تھی۔ جب کبھی وہ دیکھتی کہ وہ کم طاقت ہو رہی ہے تو وہ کبھی کسی مقوی خوشبودار سفوف کو نہ سونگھتی۔

صرف مارتس وائیڈل کے روزنامچہ کو اپنی آنکھوں کے روبرو رکھ لیتی۔ اور وہ جو الفاظ بہ اس شخص کے خواب سے نکلے ہوئے تھے جسے وہ کل دُنیاء سے بڑھکر چاہتی تھی۔ اُسکی زائل شدہ طاقت کو بحال کر دیتے تھے۔ اور وہ الفاظ جولیا کو بتاتے تھے کہ اسکے شوہر کا انتقام اسکے ذمہ ہے؎

فصل سیزدہم

میڈم ڈی آرسنٹ کے مکان کے کمرہ میں جہاں کہ قمار بازی کے داؤ چل رہے تھے جولیا وائیڈل خاموش اور سنجیدہ حالت میں بیٹھی ہوئی البرٹ سواری کی حرکات و سکنات کو جو سگار کی میز کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ خوب غور سے تاڑ رہی تھی۔ جولیا نے ایک دفعہ پہلے اس کو مجسٹریٹ کی عدالت میں دیکھا تھا گو وہ خود پردہ کی اوٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اُس نے البرٹ سواری کے نقش و نگار کو اپنے ذہن میں بخوبی منقش کر لیا تھا۔

لیکن اسوقت وہ اس حالت میں نہ تھا۔ کیونکہ اس وقت وہ اپنی صفائی ظاہر کرنے کے لیئے مجبور ہو کر کھڑا کیا گیا تھا۔ اور اس نے اُسوقت اور ہی صورت اختیار کی ہوئی تھی۔ اُسکے چہرہ پر اس وقت ایک ایسا سایہ پڑتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس حالت کو ہرگز تکلیف خیال نہیں کرتا۔ اُسکی زندگی اس وقت صرف اشارۂ نظر اور اکساہٹ پر مبنی تھی۔ لیکن ایلچی کے مکان پر اسکو کسی خوف کا گمان نہ تھا۔ کیونکہ وہ یقین واثق رکھتا تھا کہ اُسے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے۔

سب کے سب قمار باز حریص نگاہوں سے پتوں کی طرف دیکھ رہے تھے اور البرٹ سواری کا کسیکو خیال تک نہ تھا۔ اسلئے اُسکے نقش و نگار نے اپنی قدرتی صورت اختیار کر لی ہوئی تھی۔ اور جولیا نے خوب غور سے ملاحظہ کے بعد چند ضروری نتائج اُن سے نکال لئے تھے۔ البرٹ سواری کے چہرہ کی اداسی نے جولیا کو سب سے زیادہ حیرت میں ڈالدیا ہوا تھا۔ کیونکہ اُسکے بشرہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس نے کسی سخت رنج کی شدت کو برداشت کیا

یا کہ اُس کو کوئی سخت تکلیف اُٹھانی پڑی ہے۔ اُسکی آنکھیں جنکے نیچے سیاہ دھاریاں دکھائی دیتی تھیں۔ اِس وقت اندر گھسی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ نیز اُسکے رخساروں کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ اور چہرہ بالکل زرد ہو رہا تھا۔ اُسکے ہونٹھ جنکو وہ کسی ہوش کے سبب ہر گھڑی چباتا تھا۔ یہانتک کہ اُنپر خون نمودار ہو گیا۔ البتہ اپنی اصلی رنگ پر تھے۔

اگرچہ یہ کھیل جو اُسکی آنکھوں کے روبرو دیگر قمار باز کھیل رہے تھے البرٹ سواری کے پسند خاطر تھا۔ لیکن وہ ابھی تک شریک نہ ہوا تھا۔ اُسکے ہاتھ میں کچھ نقدی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ کسی داؤ پر اُس نقدی کو لگا۔ ئے لیکن وہ جھجک جاتا۔ اور نیچی نگاہ یہ کہتی ہوئی معلوم ہوتی ـــ "کیا فایدہ؟ جیتنے یا ہار دینے سے مجھے کیا مطلب؟ اگر مینے کچھ جیت بھی لیا تو مجھے کیا فایدہ ہوگا"؟

اِس اثناء میں جبکہ وہ خیالات کے بحر بے پایان میں غوطہ لگا رہا تھا اُسکو اپنی شانہ سے کسی شخص کا ہاتھ لگتے معلوم دیا۔ یہ شخص وائبرٹ تھا۔ جو جولیا کی مانند اُسکو خوب غور سے دیکھ رہا تھا اور اب وہ آہستہ آہستہ اُسکے قریب آگیا تھا۔

وائبرٹ (اطالیہ لہجہ میں) "مجھے معاف رکھنا۔ ہر ایک شخص اِس جگہ کھیل میں مصروف ہے لیکن ایک اکیلے آپ ہی علیحدہ بے شغل کھڑے ہیں۔ کیا آپ مجھ پر ایک عنایت نہ کرینگے"؟

سواری "ارشاد"

وائبرٹ "میں غیر ملک کا رہنے والا ہوں یعنی اطالیہ کا باشندہ ہوں اِسکی تصدیق آپکو میرے لہجہ سے ہو سکتی ہے۔ اور اِس کھیل سے جو یہ لوگ کھیل رہے ہیں محض ناواقف ہوں۔ تاہم میں اسمیں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ لہذا میں آپ سے ملتجی ہوں کہ آپ ایک لحظہ بھر کے لئے بیٹھکر مجھے یہ کھیل بخوبی سمجھا دیں۔ اِسکا ذکر مینے اطالیہ میں بھی بہت سنا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اِس سے میں ابھی تک محض لاعلم ہوں"؟

سواری "اگر تم اسے سیکھنا چاہتے ہو تو میرے خیال میں یہ کچھ مشکل نہیں"

وائیبرٹ "میں آپ کی اس تکلیف کا نہایت مشکور ہونگا۔ تب میں ان مستورات کے قریب بیٹھکر کسیقدر رقم اپنے آپکو وجہ تمسخر بنانے کے بغیر ہار دینا قبول کرونگا"

سواری "آہ! میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جبتک کسی شخص کی جیب میں اس جگہ ہارنے کے لیئے کافی رقم نہو یہ مستورات اس پر مضحکہ نہیں اڑائیں"

وائیبرٹ — (مسکراکر) "درحقیقت! وہ شائد انکو عزیز جانتی ہیں"

سواری "بلکہ وہ انکی تعریف کرتی ہیں۔ یہ کہکر البرٹ سواری طاقچہ پر سے تاش کے پتے اٹھا لایا۔ اور وائیبرٹ سے مخاطب ہوکر بولا "اگر تم اسقدر پُر شوق ہو تو آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں"

وائیبرٹ "اگر ہم بیٹھکر سیکھیں تو ہمیں کچھ ہرج نہ ہوگا"؟

سواری "جیسے تمہاری مرضی۔ یہ لو چوکی پر بیٹھ جاؤ"

وائیبرٹ "لیکن میں تنہا نہیں ہوں"

سواری "ہاں"

وائیبرٹ "میرے ساتھ ایک عورت ہے جو دیہات کی رہنے والی ہے اور اگر آپ کو کچھ اعتراض نہ ہو تو وہ بھی سیکھ کر خوش ہوگی"

سواری "وہ عورت کہاں ہے"؟

وائیبرٹ "وہ تنہا بیٹھی ہوئی ہے۔ یہاں اسکی کسی شخص سے واقفیت نہیں۔ اور فرانسیسی زبان بھی عمدگی سے نہیں بول سکتی۔ اور قدرے ڈرپوک ہے"

یہ پہلی دفعہ تھی کہ سواری اور جولیا کی نظروں کا آپسمیں مقابلہ ہوا۔ پر وائیڈل کی بیوہ نے اس صدمہ کو برداشت کیا اور ذرا بھی اکساہٹ یا جوش ظاہر نہ کیا۔ لیکن وائیبرٹ نے جلدی سے جولیا کی البرٹ سواری سے ملاقات کرادی۔

وائیبرٹ ۔ (سواری سے) "پیرس میں ہم سخت تکلیف میں ہیں ۔ اور اگر بیگم ڈی آرمنٹ عنایت فرماکر ہمیں اس دلچسپ مجلس میں شریک نہ کریں ۔ تو ہمکو شام کا وقت گذارنا دوبھر ہو جاتا ۔ آہ ! اسمیں شک نہیں کہ پیرس فردوس بریں ہے ۔ لیکن ہمارے جیسے اجنبی انسان کے لئے جبکی کسی سے ملاقات نہ ہو بعینہ جنگل کا نمونہ ہے ۔ لیکن مجھے میری اس اطالیہ کی سی بے ہودہ گفتگو سے معاف کرنا ۔ اور اگر آپ ہمکو سکھانا چاہتے ہیں تو میں حاضر ہوں ۔ (جولیا سے مخاطب ہوکر) میری پیاری یہ شریف ہمیں مہربانی فرماکر اس کھیل کو جو کھیلا جارہا ہے سکھانیکو تیار ہیں ۔ تم نے اس کھیل کا نام پہلے بھی سنا ہے ۔ اسکا تذکرہ ٹیلز میں بھی بہت ہوا کرتا ہے ۔ اسمیں ہماری بھاری رقومات ہار دیجاتی ہیں اور اگر ہم بھی کچھ ہار دیں تو بہتر ہوگا ۔"

چنانچہ اس گفتگو کے بعد سوآری جولیا کے قریب وائیبرٹ کے مقابلہ میں چٹائی پر بیٹھکر کھیل کی تشریح میں مصروف ہوگیا ۔ لیکن اسنے ابھی اچھی طرح اس تشریح کو ختم نہ کیا تھا کہ ہسپانیہ کی ایک عورت جو میز کے قریب بیٹھی ہوئی تھی بولی "دس تومیں کی شرط کی بازی میں لگاتی ہوں کون کھیلیگا" ؟

وائیبرٹ ۔ (کھڑے ہوکر) "میں اپنی قسمت آزماتا ہوں"

سواری ۔ "اگر تم میری نصیحت مانو تو ابھی نہ کھیلو"

وائیبرٹ ۔ "کیوں نہ ؟ میں آپکا مشکور ہوں کیونکہ اب میں کھیل سے واقف ہوں"

سواری ۔ "لیکن ابھی تم ان لوگوں کے مقابل میں کھیلنے کے لائق نہیں ہو"

وائیبرٹ ۔ "یہ قسمت آزمائی ہے ۔ شائد میں جیت جاؤں" وائیبرٹ نے اس خیال سے یہ جواب دیا تھا کہ اس طرح جولیا و سواری کو باہم گفتگو کرنے کا اچھا موقع ملجائیگا ۔

چنانچہ وہ ان دونوں کو چھوڑکر میز کے قریب جا بیٹھا ۔ ہر ایک شخص نے اسکو جگہ دیدی ۔ کیونکہ اس نے اپنی جیب میں سے ایک تھیلی نکالکر میز پر رکھ دی اس تھیلی میں بینک نوٹ تھے ۔ جنپر لکھا ہوا تھا ۔ پانچہزار ۔ دس ہزار ۔ اور پندرہ

ہزار فرانک وائیبرٹ کا اس کھیل میں شریک ہونے سے مدعا یہ تھا کہ کسیکو اسپر شک نہ پڑے اور لوگ غیر ملک کا وقتیہ باشندہ جانیں۔ نیز وائیبرٹ اپنے اُستاد سواری کی مانند اس کھیل سے بخوبی واقف تھا۔ کوچہ ڈی لا ایکس کے سانحہ ہوشربا سے دو ماہ پہلے اُسکو ایک قمار خانہ کے حالات دریافت کرنے کی ہدایت کیگئی تھی۔ اور چنانچہ اس جگہ اُسکو مجبوراً اس کھیل سے واقف ہونا پڑا تھا۔

تاہم اس جگہ وائیبرٹ نے نہایت حوصلے سے ایک لوئیس کی شرط لگائی اور اپنے دل میں کہا۔ کہ اگر میں اسے ہار بھی دوں تو اسکو میں اپنے اخراجات میں شامل کرسکتا ہوں۔ لیکن ایسا اتفاق واقع ہوا کہ بجائے ہار دینے کے وہ جیت گیا اور پھر اسیطرح دو۔ دس۔ اور بیس تک جیت گیا۔ نقدی اور نوٹ یکے بعد دیگرے آتے معلوم ہوتے تھے۔ اس وقت اُسے ایک خیال گذرا جس سے اسکے چہرہ پہ ہنسی یا مسکراہٹ سی آگئی۔

”کاش کہ اس وقت مجھے مارکوئیس ڈی الکس ـــــ دیکھتے تو انکو کسقدر ہنسی آتی۔ پولیس کا ایجنٹ جو قمار بازوں کے تاکنے کو مقرر کیا گیا ہے اُنکے ساتھ قمار بازی میں مصروف ہے اور انکی نقدی جیت رہا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کیا ہی لطف ہو۔ اگر حاکم پولیس اس مکان میں داخل ہو کر مجھے بھی ان لوگوں کے ساتھ گرفتار کرلے“

اسکے بعد اُسنے ایک اور بھاری رقم جیتی۔ اور دوسری بازی لگانے لگا تھا کہ اسکو کوئی شخص اُسکی چوکی کے پیچھے کھڑا ہوا معلوم دیا۔ چنانچہ اُسنے پھر کر دیکھا تو وہ البرٹ سواری تھا۔

سواری۔ ”تم میرے سبق سے فائدہ کثیر اُٹھا رہے ہو“

وائیبرٹ۔ ”اوہ بہت کم“

سواری۔ ”بہت کم! کیوں تمہارے روبرو کم از کم پانچ چھ ہزار فرانک کا ڈھیر لگا ہوا ہے“

وائیبرٹ۔ (اُسے غرور ہے کہ گویا کروڑپتی ہے) ”یہ تو کچھ بھی نہیں“

سواری۔ ”جب تم اپنی جیب کی اسقدر کم پرواہ کرتے ہو تو جس شخص نے مجھے

تمہارے پاس بھیجا ہے تم اس سے ناراض تو نہ ہو گے”

وائیبرٹ “ تمکو میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ کیسکو میرے ساتھ کیا مطلب” ؟

مواری “ آپ سے اس امر کی التجا کی گئی ہے کہ اب آپ رخصت حاصل کریں چنانچہ مجھے آپکو یہ بتلانے کو کہا گیا ہے”

وائیبرٹ یہ سنکر اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن سب نے اسکے اٹھنے پر شور مچانا شروع کیا۔ “کیا تم جانے لگے ہو؟ ابھی تو شام کا ہی وقت ہے۔ تین سے زیادہ نہیں بجے”

ہسپانیہ کی عورت “ واہ کیا بری بات ہے جبکہ تم اس قدر جیت میں ہو”

انٹونائین “ اب اسکو ہار دینے کا ڈر پڑ گیا ہے”

پلیچی “ پیارے کونٹ مجھے تم پر ابھی بہت سی امید ہے اور بھروسا ہے”

وائیبرٹ نے معلوم کیا کہ اسکی روانگی سے ناراضگی پیدا ہو جائیگی۔ اور اگر وہ اپنے نئے دوستوں کو ناراض کرے تو نامناسب ہو گا۔

وائیبرٹ “ بیگمات میں مجبور ہوں۔ میں اپنے ایک ہمراہی کو گھر پہنچانے جاتا ہوں۔ جو میرے ساتھ یہاں آئی ہے۔ اور جیسے آپ لوگ کھیل کی محویت میں بھول گئے ہیں۔ لیکن میں ابھی واپس آجاؤنگا۔ میں اپنی جگہ پر اپنا جیتا ہوا روپیہ چھوڑے جاتا ہوں” وائیبرٹ کی اس تقریر سے مستورات کی تسلی ہو گئی۔ چنانچہ وہ جولیا کو لے کر کمرہ سے باہر نکل گیا۔

جب دونوں سیڑھیوں سے نیچے اترے تو وائیبرٹ بولا۔ اچھا”

جولیا “ تمہاری پیشین بینی کے مطابق میں اس سے ملی ہوں۔ لیکن کیا مجھے پھر اس سے ملنا ہو گا” ؟

وائیبرٹ “ بیشک اگر تم اسے پھر نہ ملوگے تو پہلی ملاقات سے کوئی فائدہ متصور نہیں”

جولیا “ تو میں اسے کس جگہ ملوں؟ میں دوبارہ یہاں آنا نہیں چاہتی نہ ایسی مجلس میں شریک ہونا چاہتی ہوں” جو میرے مذاق کے خلاف ہے”

وائیبرٹ “ تو تمکو یہاں آنا نہیں پڑیگا”

جولیا ۔ ’’تو پھر تم نے کیا ارادہ ٹھانا ہے‘‘؟

وائیبرٹ ۔ ’’ابھی تک تو کچھ نہیں۔ لیکن یقین رکھو میں کوئی نہ کوئی تجویز ٹھہراونگا۔ ہاں میں پوچھ سکتا ہوں کہ آیا تمہارا احتمال سواری کی نسبت مٹ گیا ہے یا اس ملاقات سے وہ شک درجۂ یقین کو پہنچ گیا ہے‘‘

جولیا ۔ ’’وہ ابھی نہیں مٹا اور نہ ایسی کوئی بات ہوئی جس سے وہ پختہ ہو جاتا‘‘

اُس وقت وہ دونوں کوچہ میں پہنچ گئے تھے۔

وائیبرٹ ۔ ’’میں واپس جانے کے لئے مجبور ہوں‘‘

جولیا ۔ ’’کچھ ڈر نہیں۔ میرے لیئے ایک گاڑی لے آؤ اور میرے پتہ سے اُسکو اطلاع دیدو‘‘

وائیبرٹ ۔ ’’اسقدر رات گئی پر تمکو تنہا جاتے ہوئے ڈر نہیں معلوم ہوگا؟ میرے پاس تمکو گھر پہنچانے کے لئے کافی وقت ہے‘‘

جولیا ۔ ’’نہیں۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اگر مجھے اس کار اہم کو انجام دینا ہے تو میرے لئے ضروری ہے کہ میں ہر ایک مشکل سے جو میری حالت کے متعلق ہو واقف ہو جاؤں‘‘

اِس اثناء میں ایک خالی گاڑی پاس سے گذر رہی تھی۔ وائیبرٹ نے اُسکو بلا کر جولیا کو اُسمیں سوار کر دیا۔ اور دروازہ بند کر کے بولا ’’میں بیگم کل پھر حاضر ہونگا تاکہ آئندہ کی تجویز کا فیصلہ کریں‘‘

جولیا ۔ ’’میں دن بھر گھر میں ہی رہوں گی‘‘

تھوڑی دیر تک وائیبرٹ گاڑی کو کھڑے ہو کے دیکھتا رہا۔ اگر کوئی شخص اُسکو اُس وقت دیکھتا تو اُسکی نظر میں ایک خاص عجیب امر کا بالضرور مشاہدہ کرتا۔ لیکن اُس نے جلدی اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ لیا گویا کہ وہ کسی جوش مارتے ہوئے خیال کو دبا رہا ہے۔ اور پھر بیگم ڈی آرمنٹ کے مکان کی طرف واپس ہو کر چل پڑا۔

وائیبرٹ ۔ (سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے دل سے) ’’پہلا قدم تو رکھا

گیا۔ لیکن دوسرے کی نسبت کیا تجویز کیجاوے؟ اگر آجکی ہی رات سواری کی پیشانی کا کوئی طریق میں دریافت نہ کر سکا۔ تو وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلیگا اِس طرح کہ اُسے کسی قسم کا شک و شبہ نہو۔ کوئی طریق ملاقات پیدا کرنا چاہیئے؟ کیا ہمیشہ ہی ایسا اتفاق ہوتا رہیگا کہ دلیر روحیں جنکو نہ تو خطرہ اور نہ کوئی شکایت خواہ وہ کیسی سخت ہی کیوں نہ ہو۔ روک سکتی ہے۔ اُنکا مقابلہ چھوٹی چھوٹی خفیف مشکلات سے پڑ جاوے اور اُنسے وہ شکست کھا جاویں۔

اُس وقت وائیبرٹ میڈم ڈی آرمنٹ کے دروازہ کے قریب پہنچ گیا تھا چنانچہ اُس نے زنجیر کھٹکھٹائی اور اندر بلا لیا گیا۔ اس وقت قریباً تین بج چکے ہوئے تھے وائیبرٹ کی عدم موجودگی میں کھیل نے اور ہی پہلو اختیار کیا ہوا تھا۔ سواری کے ہاتھ میں تاش تھی۔ اور وہ جیت رہا تھا۔ اُسکے روبرو قریباً تین ہزار فرانک پڑے ہوئے تھے۔ وائیبرٹ خاموش بیٹھکر انتظار کرنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسکی باری آگئی اور پتے اُسکے روبرو رکھدیئے گئے۔

سواری:۔ ”صاحب چلو شرط لگاؤ“

وائیبرٹ:۔ ”کیا بازی لگتے ہو“؟

سواری:۔ ”بانکو“

وائیبرٹ:۔ ”تمہارا یہ منشاء ہے کہ تم وہ شرط لگاتے ہو جو اوروں نے نہیں لگائی“؟

سواری:۔ ”نہیں۔ میں یہ سب بازی پر لگاتا ہوں۔ کیا میرا حق نہیں“؟

قمارباز:۔ ”بیشک“

بنکر:۔ ”تمہارا کون پتہ ہے۔ دائیاں یا بائیاں یا آخری“؟

وائیبرٹ:۔ ”آخری ہی سہی میں نہیں سمجھتا کہ تم کیا کہتے ہو۔ بہرحال میں شرط لگاتا ہوں“

سواری:۔ باوجود قمار بازی میں اپنے بھاری تجربہ کے دبگیا۔ قمارباز کو کوئی چیز ایسا نہیں ڈراتی جیسے کہ وہ اپنے آپکو ایسے شخص کے مقابل پائے کہ ایکطرف

تو وہ اپنے داؤ کا تیقن ہو اور دوسری طرف ایک اناڑی کھیلنے والا ہو۔"

وائیبرٹ ان کیفیتوں سے ناواقف نہیں تھا۔ اور وہ بخوبی جانتا تھا کہ کس پہلو پر بازی اُسکے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

سواری۔ (پتے پھینک کر) "میں آٹھ"

وائیبرٹ "تو مجھے نو ہونا چاہیئے" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دونوں طرف نو ہی گرے۔

سواری۔ اپنا تمام سرمایہ پہلی ہی شرط میں ہار دینے سے ششدر رہگیا لیکن تاہم اُسے امید تھی کہ وہ شاید دوسری بازی میں جیت لے۔ پھر اُسنے شرط لگائی لیکن اس دفعہ بھی اُس کو مارتے ہی بنی۔ اس اثنار میں وائیبرٹ اُٹھکر اور طاقچہ سے الگ کر چرٹ پینے لگا۔ لیکن دو بازیوں کے گذر جانے کے بعد وہ پھر میز کے قریب گیا اور پھر شرط لگائی۔

سواری "پھر"

ایک شخص "تمہارے لیئے چھوڑ دینے کا حق ہے"

سواری "نہیں۔ لیکن میں نہیں چھوڑونگا"

وائیبرٹ۔ (ہتھیلی رکھکر) "جیسے تمہاری مرضی"

اِس دفعہ بھی وائیبرٹ نے سواری سے جو کچھ باقی تھا داؤ پر جیت لیا اُسوقت ہر ایک شخص وائیبرٹ کی طرف حیرت انگیز نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ وائیبرٹ نے پھر پتے اُٹھا کر پندرہ ہزار فرنک کی شرط بدی اور پھر بھی جیت میں گیا۔

پیرس میں ایک ایسا شخص رہتا ہے جسنے صرف اپنی آٹھ یا دس لاکھ فرنک کی دولت صرف قمار بازی کے وسیلہ سے کمائی ہوئی ہے۔ اور اُس نے قمار بازی کو گویا اپنا پیشہ مقرر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اپنے اس پیشہ میں وہ دیگر قمار بازوں کی مانند بددیانتی کا پیرو نہ تھا۔ بلکہ دیانتداری برتا کرتا تھا۔

وائیبرٹ بحالت الکس ...... حاکم پولیس پیرس کی ہر حالت سے واقف تھا اُس نے مذکورہ بالا شخص کا حال سنا ہوا تھا چنانچہ وہ اُسکے ہی طریق کی تقلید کرنی چاہتا تھا۔ اُس نے تھوڑی دیر میں جتنا روپیہ کہ اس کمرہ میں پڑا ہوا تھا سب کا سب

جیت لیا۔ چنانچہ جب دیگر قمار بازوں کے پاس نقدی نہ رہی تھی انہوں نے قرضہ پر کھیلنا شروع کیا۔ چنانچہ وائیبرٹ بھی سواری کے لئے ایسے ہی موقع کا منتظر تھا۔

سواری نے پھر جیتنے کے خیال سے ایک شخص کے ساتھ پانچ فرانک کی شرط قرضہ پر لگائی۔ لیکن جیت گیا۔ چنانچہ اس دفعہ کی جیت نے اسکے حوصلہ کو قوی کر دیا۔ اگر وہ اس دفعہ بھی ہار دیتا تو ہرگز نہ کھیلتا۔ لیکن اسے خیال آیا کہ اب وہ ضرور جیت لیگا۔ چنانچہ اس نے پھر وائیبرٹ سے مخاطب ہو کر داؤ ڈالا لیکن پھر ہارنے لگا۔ دس برس کے تجربے نے بھی بیچارے سواری کو کچھ فایدہ نہ پہنچایا۔

اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی قسمت کے برخلاف نہیں کھیل رہا بلکہ وائیبرٹ کے برخلاف جوش میں آ کر کھیل رہا ہے۔ اس نے یہ خیال کیا کہ اسکا حریف اسکا دشمن ہے۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ کیوں اور نیز اسکو وائیبرٹ کی تجویزوں کا ذرہ بھی شک نہ تھا۔ اسنے وائیبرٹ کو بھولا باشندہ غیر ملک سمجھ رکھا تھا۔ لیکن کوئی چیز اسکے کان میں کہہ رہی تھی کہ وہ دشمن کے روبرو بیٹھا ہوا ہے! اور اگر وہ اپنا محافظ ہو تو اسکے لیئے عمدہ ہوگا۔ اور جسقدر وہ جد و جہد کرتا گیا اسیقدر وہ اس ناممکن الفتح دشمن پر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ اسکو ایک قسم کا نشہ سا ہو گیا تھا۔ اسکو اب پتے نہ دکھائی دیتے تھے۔ وہ اسکی نظروں میں آبدار تلواریں معلوم ہوتی تھیں۔ جنکو وہ وائیبرٹ کے سینہ کی طرف پھیرانا چاہتا تھا۔ لیکن آخر الذکر برابر اپنے دشمن کے حملوں کو بچاتا گیا۔ اور ہر موقع پر اسکو زک ہی دیتا گیا۔ یہ لڑائی بڑھ گئی اور گھبراہٹ خوفناک نظر آنے لگی جب سب کے سب اپنا جمع جتھا وائیبرٹ کے آگے ہار چکے تو کسی نے دس فرنک کا کاغذ تحریر کیا اور کسی نے اپنی انگشتری اتار کر رکھی اور کہا کہ یہ پچیس فرنک کے عوض میں ہے۔ کسی نے اپنی گھڑی وغیرہ بلکہ کپڑوں تک داؤ پر رکھنا شروع کر دیا۔

یہ ایک عجیب بات تھی کہ لوگ اس قدر جد و جہد میں لگے ہوئے تھے اور جب نقد لوئیس اگر کسی داؤ میں میز پر آ بھی گیا تو ہر ایک شخص نے اسکے لینے

کی کوشش کی۔

اس وقت صبح کے آٹھ بج چکے تھے اور سواری ابھی تک شرط لگائے جاتا تھا۔ اس وقت اسکے پاس نقد تو کچھ نہ تھا۔ لیکن وہ قرضہ پر کھیل رہا تھا۔ چنانچہ وایبرٹ نے اپنی تمام جیت اکٹھی کرکے مع دستاویزی کاغذات وغیرہ کے اپنی جیب میں ڈال لیئے اور کہنے لگا کہ اب اسکو نیند بہت دق کر رہی ہے۔ اسوقت دستور کے خلاف کوئی بات نہ تھی۔ آٹھ بجے کھیل کے بند کر دینے کے وعدہ سے انہوں نے کھیلنا شروع کیا تھا۔ لیکن اسوقت اب گیارہ کا عمل تھا اور سب جیتنے والے اشخاص اس وقت جا سکتے تھے۔ تاہم انہوں نے وایبرٹ کو ایک داؤ اور لگانے کی تحریک کی۔ اس دفعہ جو کچھ کسی نے انگشتری کپڑے وغیرہ ہار دیئے تھے حاصل کر لیئے۔ کیونکہ وایبرٹ نے نہایت بے پرواہی سے اس وقت داؤ لگایا تھا۔ صرف البتہ سواری ہی اسکا مقروض رہ گیا۔ اور اس قرضہ کی تعداد قریباً چودہ ہزار فرانک کے تھی۔

کھیل ختم ہو چکی تھی۔ ہر ایک شخص چلنے کے سامان کر رہا تھا۔ بعض اشخاص تکان کے سبب چوکیوں پر اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا رہے تھے۔ کیونکہ دریچوں پر سے اسوقت پردے ہٹا دیئے گئے تھے۔ لہذا سورج کی کرنیں کمرہ میں پڑ رہی تھیں۔ اس وقت ہر ایک شخص کیا عورت کیا مرد سب کے سب نیند کے خمار میں بدحال دکھائی دے رہے تھے۔ چنانچہ گاڑیاں بلوائی گئیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو سدھارے۔

سواری نے رخصت ہوتے وقت وایبرٹ سے کہا:۔

”میں اپنا قرضہ کس پتہ پر بھیجوں“؟

وایبرٹ کوچہ راشلیو کے ہوٹل ڈس پرنسس میں۔ فی الحال میں وہیں مقیم ہوں“

چنانچہ وہ دونو آپس میں ہاتھ ملا کر اپنے اپنے راستہ روانہ ہوگئے۔

۹۸۴۵۹

فصل چہار دہم

وائیبرٹ کوچہ بلانچی میں چلا گیا۔ اُسکو تازہ ہوا اور ورزش کی ضرورت تھی۔ اُسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔ اُسکی آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔ اور اُسکے جسم کا ہر ایک جوڑ درد کر رہا تھا۔ نصف شب سے لے کر گیارہ بجے دن تک بیٹھے بیٹھے ستے مضبوط سے مضبوط شخص کو بھی چور کر دیتا ہے۔ چہ جائیکہ اِس اثناء میں اُسکو ہر گھڑی پتوں کے پھینکنے۔ دوبارہ سہ بارہ اپنی جگہ سے اُٹھنے کی کوشش تک نہیں کرتا۔ تشنہ لب مرنا قبول لیکن اُٹھکر پانی پینا ناگوار۔ غرض یہ قمار باز ہر ایک قسم کی تکلیف کو گوارا کرنا پسند کرتے ہیں لیکن پتوں کو ہاتھ سے رکھنا انکو سخت ناگوار ہوتا ہے!

لیکن قمار بازی کا جوش ہر ایک قسم کی جبلی۔ یا اخلاقی تکلیف اور مصیبت کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ جبتک قمار باز کے ہاتھ میں پتے اور نقدی موجود ہو اور دوسرا شخص مقابل میں کھیلنے والا بیٹھا ہو وہ کبھی ناخوش نہیں ہوتا۔ اُسکو کسی چیز کا غم اور فکر نہیں ہوتا۔ فرضاً تم چار قمار بازوں کو ایک ہی قیدخانہ میں بند کر دو اور اُنکو خوب دل کھول کر اپنے دلی ارمان کے پورا کرنے کی اجازت دیدو۔ وہ کبھی وہاں سے بھاگ جانے کی کوشش نہیں کرینگے۔ بلکہ اگر اُنکی رہائی کے روز وہ کسی بھاری شرط والی بازی کھیل رہے ہوں تو رہائی کے حکم سنائے جانے پر بھی وہ استدعاء کرینگے کہ اُنکو چوبیس گھنٹہ کے لیے اور قید میں ہی رہنے دیا جاوے۔

وائیبرٹ کے لیئے تھکان کا باعث نیند نہ تھی۔ کیونکہ جو شخص جیت میں ہوتا ہے اُسکو خوشی سے نیند کم آتی ہے۔ وہ اپنا جیتا ہوا روپیہ شمار کرتا ہے فائدہ گنتا ہے۔ اور سینکڑوں عمدہ خواب دیکھتا ہے۔ علاوہ ازیں ہارے ہوئے انسان کو اِسقدر نیند آتی ہے کہ توبہ۔ جس جگہ ذرا سا بھی وہ سہارا دیکھتا ہے اپنے دلشکن خیالات میں محو ہو کر سو جاتا ہے۔ اور اِس طرح پر اپنے نقصان کو بھول جاتا ہے۔

لیکن وائیبرٹ کو خوش قسمت قماربازوں میں شمار نہیں کرنا چاہیئے۔ اسکی جیت نے یا اسکے کثیر نفع نے اسکی نیند کو خیرباد نہیں کہا تھا۔ بلکہ یہ اول فتح کی خوشی تھی جسنے نیند کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ وہ اب یہ منصوبے نہیں باندھ رہا تھا کہ اس نفع سے اپنی دلی حاجتوں کو پورا کرنے۔ جبکہ اسکو یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ سواری اسوقت بالکل اسکے رحم کے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ اور کہ وہ اپنے پاؤں سے اس دام میں آنکر پھنس گیا ہے۔ جو پولیس ایجنٹ نے اسکے لئے بچھا دیا تھا۔ اور یہ دام اس قدر مضبوط تھا کہ قید خانہ کی چار دیواری بھی اس سے لگا نہیں کھا سکتی تھی۔ وہ اسے اپنے خیال میں اس وقت قید تنہائی میں بند کر چکا تھا جس سے اسے یہ امید پیدا ہو رہی تھی کہ تھوڑی دیر میں وہ کل راز خود ہی افشا کر دیگا۔ وہ اپنے دل میں یہ کہہ رہا تھا "میں ایک گورنمنٹ مجسٹریٹ کی نسبت زیادہ خوفناک تجویز کنندہ حاکم ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ میرے پاس وقت اور فرصت بہت ہے۔ علاوہ ازیں میرے ہمراہ ایک عورت ہے جس سے جو میں چاہوں کرا سکتا ہوں۔ اور نیز جو میری تجاویز میں دل و جان سے شریک ہے"۔ اسکے بعد اسے خیال پیدا ہوا کہ اس کثیر نفع سے جو اسنے قماربازی میں جیتا ہے وہ سواری کی مانند آزاد زندگی بسر کر سکتا ہے۔ انگلش کے قہوہ خانہ میں جاکر مزے سے کھانا کھا سکتا ہے۔ اور قیمتی گھوڑا گاڑیوں میں سوار ہوکر جدھر چاہے جا سکتا ہے۔ وائیبرٹ ان خیالات میں محو تھا کہ یکایک چونک پڑا اور باآواز بلند بول اٹھا:۔

"اب مجھے اپنے اصلی مدعا کے حاصل کرنیکا خیال کرنا چاہیئے لیکن میری کامیابی نواب ڈی اکس ـــــ کی نقدی کی مدد کے بغیر ہونی چاہیئے بلکہ خفیہ خدمات کے چندہ میں سے بھی مجھے ہرگز امداد نہ لینی چاہیئے۔ کیونکہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم لوگ خفیہ پولیس کے ملازم پچاس ہزار فرانک سالانہ کی تنخواہ پاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ ایسا خیال کرتے میں غلطی پر ہیں"۔

وائیبرٹ اپنے دل سے اس قسم کی باتیں کرتا ہوا چاسی ڈی اینٹن کی سیرگاہ میں پہنچ گیا۔ اس وقت اسکو اپنا سر اور دماغ ہلکا معلوم دیا۔ اسکے

اپنی اصلی حیثیت پر آ گئے تھے۔ اور تازہ مصفا ہوا نے اسکی آنکھوں کو بھی تر و تازہ کر دیا تھا۔ چنانچہ اُسنے اپنے آپکو اپنا کام کرنے کے قابل معلوم کر لیا۔ اُسوقت دانا، جنرل کی مانند جو اپنی کامیابی سے کبھی سست نہیں ہوتا اُسنے اور منصوبہ باندھ لیا تھا۔ اب صرف عملدرآمد کرنا ہی باقی تھا۔ کیونکہ کسی بات کی کمی نہ تھی۔ اُسکے انجام کیطرف اُسنے اپنی طاقت کو راغب کیا۔ چنانچہ وہ ایک گھوڑا گاڑی میں سوار ہو گیا۔ جو اتفاقیہ اس وقت اُسکے قریب سے گذر رہی تھی اور اوّل کوچہ ڈی آربری سک میں گیا۔ جہاں اُسکا اپنا مکان تھا۔ اپنے کمرہ میں جاکر اُسنے مُنہ ہاتھ دھو کر کپڑے بدلے اپنے نفع کا بہت سا حصہ کسی امن کی جگہ میں رکھ دیا۔ اُسکے بعد حسب وعدہ مارکوئیس ڈی اگس کو خط لکھا۔ اور مقدمہ کے تمام حالات اُسمیں درج کیئے۔ اور پھر گاڑی میں سوار ہو کر جو ابھی تک اُسکے دروازہ کے پاس کھڑی تھی کوچہ ڈی لا پیچیس کا راستہ لیا۔ جہانکہ جولیا وائیٹل اُسکا انتظار کر رہی تھی۔

وہاں پہنچکر وائیبرٹ نے اُسکو کل حالات سے اطلاع دی جو اُسکے روانہ ہو جانے کے بعد گذرے تھے۔ اور پھر اُسکی منظوری کے لیئے ایک نئی تجویز پیش کی۔

"اگر تم سواری سے ملنے کا وعدہ کروگی تو تمکو ہرگز اس مکان میں نہیں رہنا چاہیئے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر کسی روز وہ یہاں تمہارے ساتھ آ نکلا تو وہ جان جائیگا کہ تم کون ہو۔ اور سب کیا کرایا خاک میں ملجائیگا"

جولیا "بیشک درست کہتے ہو"

وائیبرٹ "تب آپنے اپنے مقام رہائش کے تبدیل کرنیکا ارادہ کرلیا ہے"؟

جولیا "نہیں۔ میں اس مکان کو ہرگز نہیں چھوڑوں گی کیونکہ مجھکو اس سے کچھ الفت سی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اور دوسرا مکان بھی کرایہ پر لے چھوڑنے کو تیار ہوں۔ جہاں عندالحاجت میں چلی جایا کرونگی"

وائیبرٹ "تو پھر آپ مجھے مکان یا جگہ کے انتخاب کا اختیار عطا فرماتی ہیں"

جولیا ” ہاں “

وائیبرٹ ” تو پھر آپ کہاں مکان لینا پسند کرتی ہیں “ ؟

جولیا ” خواہ کہیں ہو۔ اُسکی میں ہرگز پرواہ نہیں کرتی۔ تم مجھے صرف بیسٹ کرشتہ سے اطلاع دیدو “

وائیبرٹ ” تو آج شام کو آپکو معلوم ہو جائیگا “

وائیبرٹ جولیا سے رخصت ہوکر شیبل بازار میں گیا۔ اور وہاں پر کسی دوکان سے اُس نے صندوق خریدے اور اُنپر پرچے لکھکر لگا دیئے۔ جن سے یہ معلوم ہوا کہ یہ صندوق کسی دولتمند مسافر کے ہیں۔ اور اِن صندوقوں میں اُسنے بہت سی نئی اور عمدہ اشیاء خرید کر بھر دیں۔ اِن کاموں سے فراغت پاکر وہ ہوٹل ڈس پرنسس کی طرف روانہ ہوا جسکا اُسنے البرٹ سواری کو پتہ دیا تھا اور اِس ہوٹل میں پہنچکر اُسنے اپنے لیئے ایک کمرہ کرایہ پر لیکر اُسکو بخوبی آراستہ کر دیا اور البرٹ سواری کی آمد کا منتظر ہو بیٹھا۔

ہوٹل ڈس پرنسس جسکی جگہ آجکل پیج ڈس پرنسس واقع ہے سنہ ۱۸۴۲ء میں کسی خاص امر کے لیئے بہت مشہور تھا۔ اُس زمانہ میں یہ تمام دیگر مسافر خانوں سے بڑا اور عظیم الشان تھا۔ جس کمرہ کو وائیبرٹ نے لیا اُسکا کرایہ پندرہ فرانک فی یوم تھا۔ لیکن کونٹ ڈی رومینی کرایہ کیطرف سے بے پرواہ تھا۔ صبح سے اُسنے ایسی فضولخرچی پر کمر باندھی ہوئی تھی کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو نہیں پہچانتا تھا کہ کون ہے۔ چنانچہ جب وہ تنہا ہوا تو سب سے پہلی چال یہ چلا کہ اُس نے اپنی شکل آئینہ میں کھڑے ہوکر دیکھنی شروع کی کہ آیا میں وہی وائیبرٹ پولیس ایجنٹ ہوں۔ یا کچھ اور بنگیا ہوں۔

اِسکے بعد اُسنے اپنے صندوقوں کو کھولکر اُنمیں سے چیزیں نکالکر کمرہ کو سجانا شروع کیا۔ جب وہ اِن سب امور کو انجام دے چکا تو اُس نے بڑے رعب داب سے باہر نکلکر ملازم کو جو دروازہ کے قریب کھڑا ہوا تھا حکم دیا کہ حجام چمار وغیرہ ملازمین ہوٹل دوسرے روز علی الصبح جب وہ سوکر اٹھے اُسکے پاس حاضر کیئے جاویں۔ اسکے بعد وہ جولیا وائیڈل کے لئے مکان تلاش کرنے گیا۔ جولیا کے لیئے اچھا ہوتا

اگر وہ اُسے ہوٹل میں وائیبرٹ کے متصل کا کمرہ کرایہ پر اپنے لئے لے لیتی۔ اور اگر وائیبرٹ اُسے کہدیتا کہ مینے اپنے متصل کا کمرہ تمہارے لئے خالی کرالیا ہے تو۔ جولیا ہرگز کسی قسم کا اعتراض نہ کرتی۔ کیونکہ جولیا کو صرف ایک ہی خیال تھا اور وہ خیال ——— انتقام لینے کا تھا۔

وائیبرٹ جولیا کی نظر میں انسان نہ تھا اُسکو وہ صرف انتقام کا ایک وسیلہ جانتی تھی۔ انتقام لینے کے تمام وسائل اِس ستائی ہوئی عورت کے لئے مرغوب تھے۔

لیکن اگرچہ وہ وائیبرٹ کو انسان نہ سمجھتی تھی مگر وہ اُسے عورت جانتا تھا اور اُسکے متعلق وائیبرٹ کو عجیب خیال تھا۔ جبتک کہ ضرورت نہ ہو۔ وہ اُس سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ وائیبرٹ کو صرف یہی خیال تھا کہ جولیا وائیٹل کو کسی قسم کی تکلیف پہونچنے کے بغیر وہ اس مہم کو عمدگی سے انجام پر پہنچا دے اِس سبب سے وہ جولیا کے لئے کمرہ تلاش کرنے میں اعلےٰ درجہ کی باریک بینی سے کام لے رہا تھا۔ چنانچہ ایک مکان تو ہوٹل کے نزدیک ہی تھا لیکن دوسرا کچھ فاصلہ پر واقع تھا۔ ہوٹل کے قریب کا مکان کچھ بیڈھنگا سا بنا ہوا تھا۔ اور علاوہ ازیں اُس مکان میں ایک تکلیف دہ کرایہ دار بھی رہتا تھا۔ دوسرا مکان بلاشک عمدہ تو تھا لیکن اُسکا کرایہ بہت تھا۔ چونکہ جولیا نے نہ تو قمار بازی میں شرکت کرکے کچھ نفع اٹھایا تھا۔ اور نہ پولیس کو افسران نے کچھ نقدی سے اسکی امداد کا وعدہ کیا تھا۔ اسلئے اُسکو اپنی ذاتی آمدنی پر ہی گذارہ کرنا تھا۔ اِس وجہ سے وائیبرٹ اپنے لئے تو گو فضولخرچی پر کمربستہ تھا۔ لیکن جولیا کے لئے وہ کفایت شعاری کو مدنظر رکھنا چاہتا تھا۔ آخر الامر اُسنے سخت تلاش و تجسس کے بعد کوچہ گرمانٹ میں ایک مکان کرایہ پر لیا اور ظاہر کیا کہ اُسنے اپنی رشتہ دار عورت مسمات بیگم روبینی کے لئے یہ مکان کرایہ پر لیا ہے۔

اِس مکان میں ایک بڑا فائدہ تھا۔ اسباب وغیرہ سے سجا سجایا ہوا تھا۔ مقدم کرایہ دار کو کسی امر کے سبب پیرس سے جانا پڑا تھا اور وہ حتی الوسع چاہتا تھا کہ کسی صورت سے اس تمام اسباب اور کرایہ مکان سے آزاد ہو جائے۔

یہ اسباب اگرچہ بالکل نیا تو نہ تھا لیکن تاہم ایسا خراب بھی نہ تھا کہ جس سے کوئی شخص کسی معزز عورت پر نام دہر سکے۔ علاوہ ازیں اِس مکان کے دو دروازہ تھے اور دونو علیحدہ علیحدہ تھے۔ ملاقاتی کمرہ میں ایک اِس قسم کا دروازہ بھی تھا جسمیں سے نوکروں کے کمرہ کی طرف بھی راستہ نکلتا تھا۔

تھوڑی دیر تک وائیبرٹ اُس مکان میں تنہا کھڑا ہو کر کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ کمرہ ملازمین میں کھڑا ہو کر اِس بات پر خیال کرنے لگا کہ آیا اِس کمرہ میں کھڑے رہنے سے جو گفتگو کہ ملاقاتی کمرہ میں واقع ہو سنائی دیسکتی ہے یا نہیں۔ اُسکا یہ خیال اصل میں بالکل درست تھا۔ اس کمرہ میں چھپکر کھڑے رہنے سے تمام گفتگو بخوبی سُنی جاسکتی تھی۔ اِسنے خیال کیا کہ "یہ تو کسی کو معلوم نہیں کہ کیا گذریگی۔ لیکن ہر طرح پیش بینی کر لینا ضروری اور عمدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات اِس سے کچھ فایدہ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن تاہم اسمیں نقصان کا بالکل احتمال نہیں"

قریباً چھتیس گھنٹہ گذر چکے تھے کہ پولیس ایجنٹ نے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی آنکھ بند نہ کی تھی۔ چنانچہ اس وقت وہ گھر جاکر بستر پر آرام کرنے کو لیٹ گیا۔ تاہم اُسے اچھی طرح سے نیند نہ آئی۔ وہ پلنگ پر متواتر کروٹیں بدلتا رہا۔ لیکن یہ کیسا کوئی اور عمدہ جوش تھا جسنے آنکھ نہ لگنے دی۔

فصل پانزدہم

دوسرے روز وائیبرٹ نے مختلف تجاروں سے ملاقات کر کے کھانا کھایا اور پھر سواری کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ قمار بازی کے قرضہ کا دستور ہے کہ عموماً چوبیس گھنٹہ کے اندر ادا کر دیا جاتا ہے اور اسیلئے اُسکو امید تھی کہ سواری اُسکے پاس بالضرور آویگا۔ وائیبرٹ کو صرف یہ خیال تھا کہیں سواری کو چودہ ہزار فرانک نہ ملجائیں کہ وہ اپنا قرضہ ادا کر دے۔ کیونکہ وائیبرٹ اپنے اصل مدعا پر پہونچنے کیلئے چاہتا تھا کہ سواری کچھ مدت تک اُسکا مقروض ہی رہے۔ اگر کوئی اور قرضخواہ ہوتا تو وہ اس طرح پر جلدی اپنا روپیہ ملجانے سے بہت خوش ہوتا لیکن

وائیبرٹ کے دل کو اس خیال نے بے چین کر دیا۔

دن کے ایک بجے تک سواری کے آنے کی کوئی اطلاع وائیبرٹ کو نہ ملی۔ چنانچہ اُسے کچھ خوف سا پیدا ہو گیا اور وہ اپنے دل سے کہنے لگا وہ فرضاً اگر وہ خود آنکر کیفیت سنانے کے بجائے مجھکو لکھ بھیجیگا۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ اُس سے پھر ملنا مشکل ہوگا۔ خواہ کیسا ہی خشک مزاج وہ کیوں نہ ہو۔ تاہم جولیا نے کچھ نہ کچھ اپنا دباؤ ڈال لیا ہوگا۔ تین بجے کے قریب وائیبرٹ کا دل دھڑکنے لگا اور اُسکے احتمالوں کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ایک ملازم نے اُس کو آکر اطلاع دی کہ کوئی اجنبی شخص کونٹ ڈی روبینی سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔

وائیبرٹ ــ آنے دو ــ جونہی کہ البرٹ سواری کمرہ میں داخل ہوا وائیبرٹ نے دو چار قدم چلکر اُسکا استقبال کیا۔ اور بولا۔ آہا یہ آپ ہیں۔ چلیئے مہربانی کرکے اندر تشریف لیچلیئے۔ میں آپکو دیکھکر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ کل چھپے تو رہے؟ میں شرط باندھتا ہوں کہ اس وقت سے آپ برابر سوئے رہے ہیں۔ اور میں نے آپ سے جدا ہو کر اول غسل کیا۔ پھر کھانا کھایا اور اسکے بعد سو گیا۔ اور میں بھی ابھی سو کر اُٹھا ہوں شاید مجھے بیدار ہوئے ایک ہی گھنٹہ گذرا ہوگا۔

سواری ــ لیکن جتنا آپ سوتے ہیں میں تو اُس کا نصف بھی نہیں سویا۔"

وائیبرٹ ــ کیوں کیا وجہ؟ اسمیں تو شک نہیں کہ تم بہت تھکے ماندہ تھے۔"

سواری ــ ہاں لیکن مجھے اور ضروری کام تھا۔"

وائیبرٹ ــ ضروری کام؟ فرضاً اگر تمہاری بات مان لیں تو کیا نیند سب باتوں سے مقدم نہیں؟ اُستاد کچھ نہ کچھ دال میں کالا ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ تم ان عورتوں میں سے کسی پر جنہیں ہم نے بیگم ڈی آرمنٹ کے مکان پر دیکھا تھا عاشق ہو۔ وہ بہت خوبصورت تھیں۔ آہ انکے نقش و نگار کیسے دلفریب تھے اور انکی مستانہ چال کیسی دلربا تھی۔ آہ یہ پیرس کی عورتیں!

لوگ چاہے اُنکے پیچھے مارے مارے پھریں۔ لیکن اطالیہ کے باشندے اُنکو جو [illegible] نہیں جانتے۔"

سواری ــ "لیکن ـــــ"

وائیبرٹ ــ "نہیں نہیں میرے عزیز دوست تم شائد میرے ملک کی مستورات پر نکتہ چینی کرنا چاہتے ہو لیکن اُنکی نسبت میری رائے کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ انکا مقابلہ تمہارے ملک کی عورتیں نہیں کر سکتیں۔ مثلاً میری رشتہ دار جس سے میں نے تمہاری ملاقات کرائی"

سواری ۔ (تعجب کے لہجہ میں) "تمہاری رشتہ دار"؟

وائیبرٹ ــ "ہاں۔ شائد تمہیں یاد نہیں رہا۔"؟

سواری ــ "یاد تو ہے۔ لیکن مجھے یہ یقین نہ تھا کہ وہ تمہاری رشتہ دار ہے"

وائیبرٹ ــ "کیوں نہیں"؟

سواری ــ "اسلئے کہ تم اسکو سیڈم ڈی آرمنٹ کے مکان پر لاتے"

وائیبرٹ ــ "کیا اسمیں کچھ برائی تھی"

سواری ــ "تو تم کیا وہاں کی مجلس اور صحبت کے حالات سے ناواقف تھے"؟

وائیبرٹ ــ "وہاں کی مجلس اور صحبت؟ مجھے تو یہ کہا گیا تھا کہ وہاں صرف تاش کھیلی جاتی ہے"

سواری ــ "شائد۔ لیکن وہ اس خاص طریق پر نہیں کھیلتے۔ جیسا کہ اور جگہوں میں"

وائیبرٹ ــ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تم مجھے یہ جتانا چاہتے ہو کہ میری چچیری بہن کا بیگم کے مکان پر جانا مناسب نہ تھا؟"

سواری ــ "چونکہ تم مجھسے ایسا سوال کرتے ہو اسلئے میرے خیال میں مجھے اثبات میں جواب دینا چاہیئے"

وائیبرٹ ”یا خدا! یہ میرے اجنبی ہونے اور اس ملک کی راہ و رسم سے ناواقف ہونیکا نتیجہ ہے مجھے تو اسکا کچھ خیال نہ تھا“

”میرے ایک دوست نے جب میں نیپلز سے روانہ ہونے لگا۔ یہ کہا تھا کہ میں میڈم ڈی آرمنٹ کے مکان واقع نمبر ۱ کوچہ بلانچی میں جاؤں۔ کیونکہ وہ خلیق عورت ہے اور وہاں مجھے عمدہ صحبت ملسکیگی“

سواری ”اسمیں تو شک نہیں“

وائیبرٹ ”چنانچہ آتے ہی میں اسکے مکان پر گیا اور اپنی چچیری بہن کی ملاقات اُس سے کروائی۔ یہ بھی خوش قسمتی کی بات ہے کہ اُسنے تمہارے سوائے اور کسی متنفس سے گفتگو نہیں کی۔ کیونکہ اُس وقت سب لوگ کھیل میں مشغول تھے۔ اور کسی شخص کو اُسکے آنیکا خیال تک نہ ہوا۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ پیرس ہمارے اطالیہ کے قصبوں سے بالکل مشابہ نہیں مجھے یہاں از سرِنو اسکول میں جاکر مبتدی بننا پڑیگا“

سواری ”صرف چند مضامین کے لیئے“

وائیبرٹ ”میں جانتا ہوں کہ کوئی شخص میرا بدرقہ بنے۔ کیونکہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مجھسے اور کوئی نئی غلطی سرزد نہ ہو۔ اس میڈم ڈی آرمنٹ سے جب دوپہر کے وقت مینے ملاقات کی تو وہ نہایت ہی نیک عورت معلوم ہوتی تھی“

سواری ”کیونکہ آپ اس جگہ اجنبی ہیں اسلیئے آپ بہت جلدی دھوکا کھاسکتے ہیں۔ میڈی ڈی آرمنٹ کی جب مرضی ہوتی ہے تو وہ نہایت عمدہ اطوار اختیار کرلیتی ہے۔ اور غالباً یہی سبب تھا کہ تم نے اُسے نیک سمجھا“

وائیبرٹ ”یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں بچگیا اگر میری بہن کو کسی قسم کا شک پڑجاتا۔ مگر بہرحال میں اُسے وہاں ٹھیک ارادہ سے لیگیا تھا۔ آہ غریب لڑکی قریباً چھ ماہ گذرے کہ اسکا خاوند مرگیا ہے۔ اور اس غم نے اُسکی صحت پر بہت بُرا اثر پیدا کردیا ہوتا اگر وہ یہاں فرانس میں میرے ساتھ نہ آتی۔ اس سفر میں اُسے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اور جب میں یہاں پہنچا ہوں اُسکے دل بہلانیکی فکر میں ہو

میری پہلی کوشش پسندیدہ ثابت نہ ہوئی۔ مجھے چاہیئے تھا کہ اس بیڈم کا حال بخوبی اپنے دوست سے دریافت کر لیتا۔"

سواری ۔" میں اِس غرض سے آیا۔۔۔ (گفتگو کے تبدیل کرنیکے ارادہ سے)

وائیبرٹ ۔ (بات کاٹ کر) "تم اس معاملہ کے فیصلہ کے لیئے آئے ہو کیونکہ یہی تم کہنے لگے تھے۔ ایسے بکھیڑے کا ذکر نہ کرو۔"

سواری ۔" لیکن۔"

وائیبرٹ ۔" میں کہتا ہوں کہ میں آپکی دوستی کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ بہ نسبت اُس خفیف رقم کے جو مینے اتفاق سے تم سے جیتی ہے۔ اُس کو اِس میز پر رکھدو اور آؤ اِدھر اُدھر کی باتیں کریں۔"

سواری ۔" اصل بات یہ ہے۔"

وائیبرٹ ۔" اصل بات یہ ہے؟"

سواری ۔" کہ میں اور چند روز تک آپکا مقروض رہونگا چند در چند نقصانات کی وجہ سے میرا ہاتھ آجکل بہت تنگ ہے۔ اور۔۔۔"

وائیبرٹ ۔" فرمائیے میں ہمہ تن گوش ہوں۔"

سواری ۔" اور میں کونٹ دو التجائیں لیکر حاضر ہوا ہوں۔ اول تو یہ آپ اِسکا کسی سے ذکر نہ کریں اور دوئم یہ کہ ادائیگی قرضہ کے لیئے مجھے چندے مہلت عنایت فرمائیں۔"

وائیبرٹ ۔" بڑی خوشی سے جب تمہارا دل چاہے ادا کر دینا۔ میں تمہیں ہفتہ بھر کیا پندرہ روز بلکہ زیادہ کی مہلت دینے کو تیار ہوں۔ تمہیں شاید چند ضمانتیں جمع کرنی ہیں۔ اور میں اس مہلت کے دینے میں انکا کرنا مناسب نہیں جانتا۔ اور خاصکر مجھے تو آپ سے ایک کام بھی لینا ہے۔"

سواری ۔" تمہیں؟"

وائیبرٹ ۔" ہاں۔ بیان کروں؟"

سواری ۔" ضرور۔"

وائیبرٹ ۔" یہ تم اچھی طرح سے جان گئے ہو کہ پیرس کے حالات سے میں محض ناواقف

ہوں اور اگر میرا کوئی راہبر نہ ہوا تو مجھے سخت دقت پیش آنیکا احتمال ہے۔ اسی سبب سے مینے ایسے شخص کے ساتھ دوستی پیدا کرنیکا موقع ہاتھ سے نہیں گنوایا ہے اور اب آپکی امداد کا اُمیدوار ہوں“

سواری ”ضرور مہربانی کرکے مجھسے خدمت لیں“

خدمات کا اس طرح پر پیش کیا جانا اُسکے لیے عمدہ تھا۔ اور نیز سواری کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اِس حیلہ سے شاید وہ قرضہ ادا کرنے سے بچ جاوے۔ قمار باز کا قرضہ درحقیقت اجنبیوں میں کیا بلکہ دوستوں میں بھی بُرا خیال کیا جاتا ہے۔

وائبرٹ ”میں آپکی عنایت اور مہربانی کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ لیکن آپ یہ خیال کرلیں کہ آپکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ میں تنہا نہیں ہوں۔ میرے ساتھ ایک ایسا شخص ہے جو غمزدہ اور مصیبت زدہ ہے اور جسکی طبیعت کو بہلانا میرا اصلی منشاء ہے۔ انسانوں میں ایسے معاملات بہت آسانی سے تصفیہ پاجاتے ہیں۔ میں غالباً تمہارا ہم نوالہ و ہم پیالہ دوست ہونا چاہتا ہوں۔ لیکن میری ہمراہی میں تمکو میری بہن کا بھی خیال رکھنا ہوگا اور اُسکی نسبت تم غور کرلو۔ کیونکہ میرے خیال میں اُس کی خبرگیری آسان نہیں“

سواری ”کیوں نہیں؟ اِسی مختصر سی ملاقات میں مینے اُسکو دلفریب عورت پایا ہے“

وائبرٹ ”ہمنے اطالیہ میں ہی ایسا خیال کیا تھا۔ اُس نے بنیولنٹ سوسائٹی میں اپنی دانائی کے باعث بہت شہرت حاصل کرلی تھی۔ اور ہمارے رہبر بننے میں آپ ایک بھاری خدمت کو سرانجام دینے والے ہیں“

سواری ”ایسا ہی ہوگا“

وائبرٹ ”تو اچھا۔ مجھے منظور ہے۔ اور تھوڑی مدت میں میں تمہاری نیک طبیعت کی آزمائش کرونگا“

سواری ”بہت ہی عمدہ ہوگا“

وائیبرٹ "میں نے تم سے بہت سے حالات دریافت کر لئے ہیں مثلاً عمدہ تجارتوں کا پتہ اور اُنکے نام و نشان اور سب سے بڑھکر یہ کہ میں نے تم سے مشورہ لینا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ موسم سرما پیرس میں ہی گذاریں اور اس وقت کو خوشی میں بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں کیا کیا دیکھنا ہے ہمیں کہاں کہاں جانا چاہیئے؟ ناواقف شخص گھبرا جاتا ہے اور آپ سے ہمیں بہت فائدہ منظور ہے۔ ہاں اپنی بہن سے اُسکے مکان میں تمہاری کب ملاقات کراؤں"؟

سواری "جب تمہاری مرضی ہو"

وائیبرٹ "تو کل ہی سہی"

سواری "اچھا"

اس گفتگو کے پاؤ گھنٹہ بعد وہ آپس میں جدا ہوئے وائیبرٹ بہت خوش تھا نیز سواری بھی خوش تھا کہ اس نے کچھ برا بیوپار نہیں کیا۔

فصل ششم

مذکورۂ بالا گفتگو کو تین ہفتہ کا عرصہ گذر گیا اور اس اثناء میں البرٹ سواری وائیبرٹ کا ایسا دوست بنا کہ ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ ہی رہتا۔ علی الصبح ہی بچھونے سے اُٹھکر اور اپنی ضروریات سے فارغ ہو ہوٹل ڈس پرنسس کی طرف روانہ ہو جایا کرتا۔ اس جگہ کھانا بھی وہ وائیبرٹ ہی کے ساتھ کھایا کرتا۔

دراصل وائیبرٹ نے ایسی عمدگی سے بھیس بدلا ہوا تھا کہ اُسے البرٹ سواری کیا پہچانتا تو درکنار اپنی نسبت خود ہی کونٹ ڈی رجینی کا یقین ہو گیا تھا۔ یہانتک کہ اگر کوئی شخص اُسکو صرف جناب کے لفظ سے مخاطب کرتا اور اُسکی شان میں کونٹ کا لفظ منہ سے نہ نکالتا تو وائیبرٹ کو غصہ آجاتا۔ تنہائی میں بھی وہ خیال کرتا۔ کہ اب وہ عام وائیبرٹ پولیس ایجنٹ نہیں بلکہ کونٹ ڈی ریجینی ہے۔

چنانچہ ایک روز وائیبرٹ نے اپنے عالیقدر مربی مارکوئیس ڈی الکس کو مفصلہ ذیل مضمون کا خط لکھا: "گوچیہ ڈی لا پخس کے مقدمہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں اپنے نسب نامہ کی تلاش میں سرگرم ہو گیا۔ کیونکہ مجھے احتمال ہے کہ میری

رگوں میں چند چھٹانک امیرانہ خون ضرور بھرا ہوا ہے"۔

اور مارکوئس نے جواب میں لکھا: "اے بیوقوف اگر ایسا خون تمہاری رگوں میں ہوا بھی تو پھر کیا"؟

وائیبرٹ نے اس حالتمیں اعلی درجہ کی فضولخرچی سے زندگی بسر کرنی شروع کر دی تھی۔ جب کبھی البرٹ سواری اسکے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا تو کھانے کی میز اعلے درجہ کے قیمتی کھانوں سے سجائی جاتی۔ اور نہایت قیمتی شراب کا استعمال ہوا کرتا۔

دراصل کونٹ ڈی روبینی اپنے اسی مہمان کی خاطر زیادہ فضولخرچی کیا کرتا تھا۔ اور سواری کی عدم حاضری میں وائیبرٹ اپنی ذات کے لیئے کفایت شعاری کو بھی مد نظر رکھتا۔

مثلاً اگر کسی شام کو البرٹ سواری اسکے مکان میں بیٹھا ہوتا تو اسکے کمرہ میں اعلے درجہ کی روشنی کیجاتی۔ اور جونہی سواری روانہ ہو جاتا کمرہ میں صرف ایک ہی چراغ روشن رہتا اور باقی تمام گل کر دیئے جاتے اگر وہ تنہا بیٹھکر مارکوئس ڈی اکس۔ یا حاکم پولیس کو کوئی خط لکھنے لگتا تو اپنا قیمتی چوغہ اتار کر کھونٹی پر ٹانگ دیا کرتا۔ اور وہ لباس اوڑھ لیا کرتا۔ جو وہ اپنے ساتھ کوچۂ آربک سک سے لایا ہوا تھا۔

ایک روز کھانا کھانے کے بعد البرٹ سواری اور وائیبرٹ میں مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی۔

وائیبرٹ: "دیکھو میرے دوست تم میری بہن سے بہت عمدہ طرح سے سلوک کرتے ہو اور اسکے لیئے میں آپکا از حد ممنون اور مشکور ہوں۔ لیکن جو تجاویز کہ تمہارے مشورہ سے قرار پائی تھیں انہیں سے ابھی تک ایک پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ ہمیں یہاں آئے چھٹا ہفتہ ختم ہونے کو ہے اور ہم ابھی تک پیرس سے بالکل ناواقف ہیں۔ آؤ جو کچھ کہ ہم کر چکے ہیں انکو دوبارہ کریں۔ کیوں تمہیں منظور ہے"؟

سواری: "مجھے کوئی عذر نہیں"؟

وائیبرٹ —“ اول تو یہ ہے کہ اُس روز تم ہمکو پیلیس رائل میں دعوت پر لیگئے۔ جبکہ تم نے ہمیں ایک بڑے بھاری خیال سے آگاہ کیا۔ کیوں یاد ہے”؟

سواری —“ ہاں”

وائیبرٹ —“ اور بیگم ڈی روبینی نے تم کو مخمور کرنا چاہا اور مینے بھی حتے الوسع اُنکی مدد کی۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ گو تم نے بہت سی شراب پی لی لیکن مدہوش نہ ہوئے اور ہمیں تمہارے کسی راز کے دریافت کرنیکا موقع نہ ملا”

سواری —“ لیکن شاید میرا کوئی راز ہی نہ ہو”

وائیبرٹ —“ نہیں ہر ایک شخص کے ایک یا دو راز ہوا کرتے ہیں ہاں البتہ تم اپنے دوستوں سے بھی اپنا بھید چھپائے رکھتے ہو۔ کیوں میری تقلید نہیں کرتے ہو۔ میں صاف گو اور دلیر انسان ہوں۔ مینے اپنے تمام راز تمہارے روبرو ظاہر کر دیئے ہیں۔ لیکن خیر اسکو جانے دو۔ اس دعوت کے بعد تم نے کیا کیا ہے؟ بالکل کچھ نہیں۔ ہمیں تمام پیرس کی سیر کرنی چاہیئے تھی۔ اور مینے ابھی تک کچھ بھی نہیں دیکھا۔ پھر میں نیپلز میں واپس جاکر کیا کہونگا کہ مینے پیرس کا کچھ بھی نہیں دیکھا”

سواری —“ البتہ یہ عمدہ بات نہ ہوگی”

وائیبرٹ —“ تم تو مذاق کرتے ہو۔ پیرس کے شیر ببر بھی ابھی دیکھنے باقی ہیں اور نوٹرڈام۔ لاور۔ لکسم بورگ۔ ٹولیرز۔ عدالت فوجداری وغیرہ ہمیں کب دکھلاؤ گے میں خاصکر عدالت فوجداری بالضرور دیکھنا چاہتا ہوں”

سواری —“ اسمیں کوئی عجیب چیز قابل دید نہیں”

وائیبرٹ —“ تم سچ کہتے ہو کیونکہ آپ پیرس کے باشندوں کو ایسی باتیں نہیں بھاتی ہیں۔ آؤ میں شرط باندھتا ہوں جو تم نے کبھی اپنے وطن کا قیدخانہ بھی دیکھا ہو اور کبھی حکام سے اُنکے دیکھنے کی اجازت حاصل کی ہو”

سواری "اجازت کا حاصل کرنا تو درکنار میں ایک دفعہ وہاں سیر ہو آیا ہوں"

وائبرٹ "کیوں؟ کس وجہ سے"؟

سواری "یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ میرا عدالت میں ایک دوست تھا"

وائبرٹ "تو تم درحقیقت خوش قسمت تھے۔ اور کیا تم میرے لیئے بھی ویسا نہیں کر سکتے۔ چلو اب ہم تم اکھٹے وہاں چلیں"

سواری "نا۔ خدا نہ کرے"

وائبرٹ "تم ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے"؟

سواری "میرا ذاتی خیال سیر کے لیئے کافی ہے"

وائبرٹ "تو میرے واسطے اجازت حاصل کرو اور میں تنہا ہی جاؤنگا"

سواری "منظور۔ میں اجازت حاصل کرونگا"

وائبرٹ "اور پھر میں سوسی اٹی آرٹیلر وغیرہ بھی دیکھونگا۔ کیونکہ جب میں مشہور مقامات کو دیکھنا شروع کرونگا تو پھر سب کے دیکھے بغیر دم نہ لونگا"

انٹی "اور کوچۂ لافٹ کو دکھلاتے۔ لیکن کبھی تم ہمیں کوچۂ لاپیکس میں نہیں لے گئے۔ سچ بتاؤ کہ کیا وجہ جو تم ہمیں وہاں نہیں لیگئے۔ اور اس کوچہ کا بہت سا تذکرہ تو ہمارے اطالیہ میں بھی ہوا کرتا ہے"

سواری "وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارے راستہ میں کبھی نہیں آیا"

وائبرٹ "اچھا تو پھر ہم کب دیکھیں گے"؟

سواری "جب تمہاری مرضی ہو"

وائبرٹ "آج ہی سہی"

سواری "اچھا"

ہر روز اسی طرح از سر نو تجاویز کیجاتیں۔ لیکن اُنپر عملدر آمد نہیں کیا گیا۔ وائبرٹ کا اپنا اصلی منشا تھا کہ لوگ اُسکو جولیا و ائیڈل کے ساتھ نہ دیکھیں اور یہی وجہ تھی کہ وہ کبھی البرٹ سواری کو اُسکے وعدے یاد نہ دلاتا۔ اور نیز آخر الذکر بھی کبھی وائبرٹ کو ان وعدوں کا یاد دلانا نہ چاہتا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کوچہ رونٹ میں جولیا کے مکان کی طرف روانہ ہو چلا

کرتے اور وہاں بیٹھکر گفتگو کیا کرتے ۔ اور کبھی کبھی بگھی گاڑی میں سیر کرنے بھی چلے جاتے تھے ۔

وائبرٹ نے سواری کو ایسا زیر نگرانی رکھا ہوا تھا کہ اُسکی کوئی حرکت بھی اُس سے چھپ نہ سکتی تھی ۔ یہ عجیب بات تھی کہ جس شخص کی حرکات و سکنات کو دیکھا جاتا تھا وہ خود ہی دیکھنے کی تلاش میں آیا کرتا اور اپنے آپکو اپنے دشمن کے حوالے کر دیا کرتا ۔ وائبرٹ اپنے آپکو سرانجام دے رہا تھا ۔

یہ کون تھا ! ہمیشہ اپنے مخالف کے راستہ میں پھندا ڈالنا اُسکی خفیف غلطی سے فایدہ اُٹھانا ۔ اُسکے قول و افعال کو تاڑتے رہنا ۔ اخلاقی و افعالی لڑیوں کو سختی سے یکجا کرتے رہنا جس سے اُسکو یقین کامل تھا کہ جلدی یا دیر سے بالضرور وہ اپنے شکار کو باندھ لیگا ۔

اگر کوئی شخص وائبرٹ پر نظر انصاف ڈالے تو ہم کہینگے کہ وہ غلطی کر رہا تھا ۔ جولیا سے کام لینے میں اُسکا کیا منشاء تھا ؟ اِسکے ساتھ اُسکی گفتگو کی کیا غرض تھی بفحوائے کلام کیا تھا ؟ یہ دکھا کر کہ البرٹ سواری نے مدۃ العمر کسی عورت سے الفت نہیں کی ۔ اُسنے بیگم وائیڈل کو مفصلۂ ذیل الفاظ سے رنج پہنچایا تھا کہ وہ تم پر ضرور عاشق ہوگا ۔

جب جولیا اِس کلام سے گھبرا گئی اور اُسکے معنی نہ سمجھ سکی تو وائبرٹ نے کہا " یہ صرف ایک وسیلہ ہے جس سے ہم سچائی پر پہنچ سکتے ہیں ۔ سواری تمہیں نہیں جانتا ۔ اور اُسکو تم پر کسی قسم کا احتمال بھی نہیں ہوگا ۔ تم اُسکی زندگی کا ایک حصّہ ہو جاؤگی ۔ تم اُسکی ہستی میں شریک ہوگی ۔ تم اُسکے گذشتہ حالات سے واقف ہو جاؤگی ۔ ۔ اور جلدی یا دیر سے اُسکو گرفتار کرا دوگی ۔ تم اِن نئے شمعوں کے لیئے وسیلہ کا کام دوگی ۔ تم اُسکے پوشیدہ رازوں کو افشا کروگی اور ہم اُسے اہل فلسطین کے ہاتھوں میں دیدیں گے "

اِس تجویز میں جولیا کا اعلےٰ حصّہ تھا ۔ وائبرٹ صرف اُسکا مددگار تھا ۔ جو شاذ و نادر موقع پر ظاہر ہو کر گفتگو کو سُنتا ۔ آنسوؤں کو جو جولیا کی آہو چشموں سے بہتے خشک کرتا اور اِس بیاد عورت کو بازوں میں لیتا ۔ لیکن اُسوقت سے وائبرٹ نے اعلےٰ حصّہ

اپنے ذمہ اٹھالیا تھا۔ وہ بغیر بلائے آجاتا اور جولیا اور سواری کے درمیان کھڑے ہوکر گفتگو کرتا۔

کیا جولیا نے اس سے امداد چاہی تھی؟ سواری سے ملنے میں کیا اسکو خوف معلوم ہوتا تھا؟ کیا اسکو خوف تھا کہ وہ تنہا اس کام کو انجام نہ دیسکیگی لیکن وائیبرٹ بیگم وائیڈل کے واسطے ضروری نہ تھا۔ کیونکہ اسکے ساتھ اسکے ہموطن یا دوست یا خدمتگار عورت میرٹیا تھی جسکے روبرو وہ بخوبی گفتگو کرسکتی تھی اور اگر یہ گفتگو قدرے خطرناک بھی ہو جاتی تو میرٹیا اسمیں دخل دیسکتی تھی۔ لیکن نہیں جولیا ایسی بزدل عورت نہ تھی۔ اسنے وائیبرٹ کی تجاویز کو منظور کرلیا۔ ہر ایک مصیبت کی برداشت کرنے میں اسکی تیاری وغیرہ اسکی دلیری کی بخوبی شاہد تھی۔ اس قسم کی عورت بلا امداد اپنے مقصد پر پہنچ سکتی تھی۔

ان وجوہات سے یہ غلطی جسکا ہم نے ذکر کیا ہے وائیبرٹ پر ہی عاید ہوتی ہے۔ ذاتی غلطی سے اسنے اس چھوٹی حالت کو طول دے رکھا تھا۔ اور بجائے اسکے کہ سواری کو جولیا سے تنہائی میں گفتگو کرنے کا موقع دے اسنے اسکو روک چھوڑا تھا۔

لیکن جس طرز پر وائیبرٹ چل رہا تھا وہ اب درست ثابت ہو رہی تھی لیکن اسکی تجویز محبت پر مبنی نہ تھی۔ جسکو جولیا نے سواری کے دلمیں روشن کرنا تھا پولیس ایجنٹ اپنی تدبیروں میں درستی پر تھا۔ لیکن اس وقت محبت کا شعلہ سواری کے دلمیں روشن ہو رہا تھا۔

جولیا سے بڑھکر اور کون عورت اس شعلہ کے بھڑکانے کا باعث ہوسکتی تھی؟ جولیا کی خوبصورتی ہرگز ان مستورات کے مشابہ نہ تھی جنسے سواری کو ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جولیا کی ترچھی نگاہوں نے سواری کے دلمیں اپنا کام کرلیا ہوا تھا۔ نیز جولیا کی کم گوئی نے بھی عجیب کام کا اثر اسکے دلمیں پیدا کردیا ہوا تھا۔

سواری اس مہلک فریفتگی کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ پیچھے ہٹنے کے بجائے دیدہ دانستہ اپنا قدم آگے ہی رکھتا تھا۔ سواری کو ایک خیال سا پیدا ہوگیا تھا وہ جولیا سے تنہائی میں ملنا چاہتا تھا اور وائیبرٹ کی ناخوش موجودگی

سے بچکر اُس سے گفتگو کرنیکا خواہشمند تھا۔

فصل ہفتم

وائیبرٹ ہر وقت جولیا اور سواری کے ساتھ سائے کی طرح رہتا جسقدر سواری اِس امر کی کوشش کرتا کہ وائیبرٹ علیحدہ ہو جاتے۔ اسیقدر وہ زیادہ اُنکا سایہ بنا رہتا۔ لیکن اسکا اِسطرح پر پیچھے لگے رہنے کا اصلی مدعا کیا تھا؟ بعض وقت خاوند یا عاشق صادق بھی اپنے معشوق سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وائیبرٹ کو اگرچہ اسکا ضمیر علیحدہ ہونے کو کہتا۔ لیکن وہ ہر وقت سائے کی طرح پیچھے ہی لگا رہتا۔ تو کیا اُسکے دل کو بھی سواری کی مانند جولیا کی خوبصورتی نے کھینچ لیا تھا۔ اور کیا وہ بھول گیا تھا کہ وہ صرف ایک پولیس ایجنٹ ہے جسے حاکم پولیس نے ملزم کے جرم کے تصفیہ کرنے میں امداد دینے کی ہدایت کی تھی؟

چنانچہ ایک روز سواری نے مضبوط ارادہ کر لیا کہ کسی نہ کسی طرح جولیا سے تنہا ملاقات کرے اور وائیبرٹ اُسوقت پاس نہ ہو۔ چنانچہ آپنے حسب معمول وائیبرٹ سے ملنے کا وعدہ تو کیا لیکن بجائے ہوٹل ڈس پرنس میں جانیکے وہ سیدھا کوچہ گرمنٹ میں جولیا کے مکان کی طرف چلا گیا۔ میرہٹیا نے اپنی بیگم کو اطلاع دی کہ البرٹ سواری تنہا ہے اور اُس سے ملنا چاہتا ہے۔

لمحہ بھر کے لیئے اول تو جولیا کچھ تردد میں پڑ گئی لیکن فوراً اپنی دلیری اور جرات کو یاد کر کے میرہیٹا سے بغلگیر ہو کر وہ سواری کے پاس جا بیٹھی۔ اُس وقت اسکو خیال پیدا ہوا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس ردی حالت کو انجام پر پہنچا دیا جائے جو دن بدن اُسکے لیئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی۔ یا اُس نے یہ نتیجہ نکال لیا تھا کہ وائیبرٹ بجائے امداد کرنے کے اُس کی تجاویز کو روک رہا ہے۔

جس وقت جولیا اپنے ملاقاتی کمرہ میں داخل ہوئی اُسنے ماتمی لباس پہنا ہوا تھا۔ حسب طریق اطالیہ اُسکے سر کے بال گردن کے پاس ایک فیتہ سے بندھے ہوئے تھے۔ اور گردن کے نیچے بال شانوں پر کھلے پڑے تھے اِس طرح

پر وہ قد کی زیادہ لمبی معلوم ہوتی تھی۔ اُسکی چھاتی نہائت خوبصورتی سے اُبھری ہوئی تھی۔ مگر نہائت نازک اور سبک دکھائی دیتی تھی۔

سواری نے نظر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور دلمیں تعریف کرنی شروع کی۔ لیکن بات کرنے کی اُسکو جرأت نہ ہوئی یہ شخص جس نے اب تک کبھی کوئی بزدلی کی علامت ظاہر نہ کی تھی اور جسکو کامل یقین تھا کہ یہ محبت کا اول اصول ہے اور عورتیں جرأت کرنے سے قابو میں آسکتی ہیں۔ درخت کے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔ اُسکا دل دھڑک رہا تھا۔ اور وہ اپنی فصاحت و بلاغت کا استعمال کرنا بھول گیا تھا۔

جولیا سواری کی اس حالت کو تاڑ گئی چنانچہ اُسنے خود ہی مہر سکوت کو توڑا“ کونٹ کہاں ہے؟ وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا”؟

سواری ”مجھے یقین کامل تھا کہ وہ بھی یہیں ہوں گے“

جولیا ”میں خیال کرتی ہوں کہ مینے تمہیں یہ کہتے سنا تھا کہ تم ہوٹل میں اُنسے ملوگے“

سواری ”درست لیکن مجھے دیر ہوگئی تھی اور مجھے یہ خیال گذرا کہ بجائے میرا انتظار کرنے کے یہاں آپکے ہی مکان پر آگئے ہونگے۔ کیا میں آپ کا مارج ہوں“؟

جولیا ”نہیں۔ ہرگز نہیں“

سواری ”تو پھر اسطرح پر میں آپسے تنہائی میں ملاقات کرنے میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتا ہوں“

جولیا ”کیا آپنے مجھے کچھ کہنا ہے“؟

سواری ”آہ! ہاں بہت کچھ کہنا ہے“

جولیا ”تو ایم سواری کہئیے“

سواری ”ایم سواری آپ مجھے ہمیشہ ایم سواری کے نام سے ہی بلاتی ہیں“

جولیا ”اور کیا یہ مخاطب کرنیکا مناسب طریقہ نہیں؟ اس وقت جولیانے

ایسی نظر سے سواری کی طرف دیکھا کہ گویا اُسکو اُسکی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اور پھر بولی: "تو پھر آپ مجھے بتاویں کہ کیا کہنا چاہیئے۔ میں فرانسیسی زبان کی عمدگیوں سے واقف نہیں اور اگر میری غلطی درست کر دیجاوے تو مجھے ہرگز رنج نہیں ہوگا۔"

سواری "غلطی تو کچھ بھی نہیں۔ اور اصلاح بالکل درست ہے۔ اور نہ اس میں کچھ برائی ہے۔ یکایک چوکی پر سے اُٹھکر۔ مجھے معاف کرنا میں جوش میں ہوں۔ میرا دل دھڑک رہا ہے۔ اور بیقرار ہے۔"

جولیا۔ (مسکرا کر) مَیں تمہیں پوری معافی دیتی ہوں لیکن مجھے اس بیقراری کی وجہ سے تو آگاہ کرو"؟

سواری۔ چند قدم آہستہ آہستہ چلکر جولیا کے پہلو میں جا بیٹھا اور بولا "تب آپ میرا مافی الضمیر نہیں سمجھیں"

جولیا "اس سے تمہاری کیا مراد ہے۔؟

سواری "تم نہیں سمجھتی ہو کہ کوئی شخص دو ماہ سے زیادہ تمہارے ساتھ بغیر روحانی تکلیف کے رہ سکتا ہے اُسکے لیئے آپ کو متواتر دیکھنا۔ بولتے سننا۔ آپکے سایہ پر گرنا خطرناک ہے۔ الغرض کہ ــــ"

ابھی سواری کچھ اور کہنے کو ہی تھا کہ اُس نے اپنی آنکھ اُٹھاکر جولیا کیطرف دیکھا اور خاموش ہوگیا۔

جولیا کی مسکراہٹ میں عجیب حالت پائی جاتی تھی۔ اُسکے ابروؤں پر گرہ پڑ گئی تھی۔ اُسکے رخسار مائل بہ زردی ہوگئے تھے اور اُسکی نظر برف کی مانند منجمد معلوم ہوتی تھی۔ اپنی جرات کے سبب اُسنے خطرہ کا مقابلہ کرنے سے پہلوتہی نہ کی تھی۔ لیکن اُس نے اپنی طاقت پر بہت کچھ جبر کیا تھا۔ جب سواری کے ساتھ مینے کلمہ محبت کا نکلا تو اُسکو سخت غصہ آگیا۔ اُس کے خیالات کی نزاکت اور عصمت [illegible] میں جوش سا پیدا ہوگیا۔ کیا! یہ وہی تھی۔ جسکے روبرو کوئی محبت کا نام نہ لے سکتا تھا؟ وہ جسکا خاوند علانیہ مارا جاچکا تھا۔ اور پھر محبت بھی وہ شخص ظاہر کرتا ہے جسپر اُسے اپنے شوہر کے قاتل ہونیکا احتمال تھا۔ وہ اس صدمہ کے لیئے تیار نہ تھی

وہ دونوں کچھ دیر تک خاموش رہے۔ سواری دم بخود تھا۔ اور جولیا اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ جولیا کی پیشانی سے تیور اتر گئے۔ اُسنے اپنا ہاتھ اُٹھا کر ماتھے پر رکھا اور سواری کیطرف مخاطب ہو کر بولی۔ تب تم مجھ پر عاشق ہو مجھ سے کیا چاہتے ہو؟

سواری اس جملہ کے لیئے تیار نہ تھا۔ اِس غصہ کو معلوم کر کے جو جولیا کے بشرہ سے ظاہر ہوا تھا۔ اُس نے گفتگو کو بدلنے یا خاموش ہو جانے یا اگر ممکن ہو تو کمرہ میں سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن اس وقت جولیا نے خود ہی شروع کیا۔ جہانتک سواری نے چھوڑی تھی۔ جولیا نے اُسکے خیال کو تکمیل پر پہنچا دیا۔ اور بجائے الوداع کہنے کے اُسے خوش آمدید کہا۔

لیکن اُس نے اِس موقع کو غنیمت جانکر اس سے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ جولیا بہت مستقل مزاج عورت تھی تو سواری بھی بخوبی جانتا تھا کہ کس طرح سے طاقتور ہونا چاہیئے۔ اچانک حرکت سے جسکی بیگم وائیٹل نے پیشین بینی نہ کی تھی۔ سواری نے اُسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے اور اُسکی طرف نظر اُٹھا کر اُسکو قریب کھینچ لیا تاکہ وہ اُسکی گفتگو اچھی طرح سُن سکے۔

سواری :- ہاں میں تم پر عاشق ہوں۔ چونکہ مینے کبھی کسی سے محبت نہیں کی تھی۔ مجھے یہ خیال تھا کہ میں عشق کی چنگاری سے عاری ہوں۔ تم پر ہی میں عاشق ہوا ہوں۔ اگر تم کو میری راستی معلوم ہو جائے کہ تم سے دور رہنے میں میں کیسی مصیبت میں ہوں اور تمہارے قریب ہونے سے مجھے کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اوّل ہی اوّل جب مینے تمکو دیکھا تو مجھے یہ معلوم دیا کہ میں نے تمہارے برابر خوبصورت عورت کوئی نہیں دیکھی۔ ہاں تمہاری تصویر سے کسی حسین کا چہرہ لگا نہیں کھاتا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ یہاں سے بھاگ جاؤنگا اور پھر تمکو کبھی نہ دیکھونگا۔ آہ! یہ نہیں ہو سکتا! تمہارا بھائی مجھے یہاں لایا تھا اُس نے اپنے آپ کو میرا ساتھی بنایا اور اُسنے ہی مجھے تمہارے ساتھ رہنے کو کہا۔ مینے تعمیل تو کی لیکن مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ کونسی قسمت میرا انتظار کر رہی ہے۔ میں جانتا تھا کہ تمہارے ساتھ رہنے سے میرا آرام چھوٹ جاویگا اور میں اپنی مرضی پر قابض نہیں

رہونگا اور کہیں دل وجان سے تم پر عاشق ہو جاؤنگا"

جولیا کے ہاتھوں پر سواری کی گرفت اور مضبوط ہوگئی۔ اُسکی نظر سے جوش برس رہا تھا۔ اور اب جولیا اسکو برداشت نہ کر سکتی تھی۔ اپنے آپ کو چھوڑا کر وہ اٹھی اور چند قدم پیچھے ہٹکر سنگ مرمر کے ایک طاقچہ سے سہارا دیکر کھڑی ہو گئی اور بولی "کیا میں نے تمہیں اس بارے میں حوصلہ دلایا ہے"؟

سواری "ہرگز نہیں۔ نہ نظر سے اور نہ کلمہ سے لیکن ٹھہرو میں کہہ سکتا ہوں کہ کبھی کسی عورت نے اپنے نخرہ سے میرا دل نہیں چھینا تھا۔ تمہاری فطرتی خاموشی اور سنجیدگی نے یہ اشتعال میرے سینہ میں پیدا کیا"

اس وقت سواری وہ شخص نہ تھا جسے ہمنے عدالت مجسٹریٹ میں اپنی صفائی ظاہر کرتے دیکھا تھا اُسکے گال خون سے سرخ ہو رہے تھے اور جو کچھ وہ منہ سے کہتا تھا وہ اُسکی نظر سے بھی ظاہر ہوتا تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ اُسنے اپنی عمر میں محبت کا نام لیا تھا۔ اُسکی سنجیدگی وغیرہ اس وقت مبدل بہ جوش ہوگئی تھی۔ وہ ابھی کچھ اور کہنے کو تھا کہ وائیبرٹ کے آنیکی اطلاع کیگئی۔

پولیس ایجنٹ ایک ہی نظر میں تمام حالت کو تاڑ گیا اُسکے ماتھے پر بل سے پڑ گئے۔ لیکن وہ مسکراتا ہوا جولیا کے قریب آیا اور اُسکی خیر و عافیت پوچھنے لگا اور سواری کیطرف مخاطب ہوکر بولا: "میرے دوست تم یہاں بیٹھے ہو اور میں تمہارا اپنے ہوٹل میں منتظر تھا"

سواری نے وائیبرٹ کو بھی وہی جواب دیا جو اُسنے جولیا کو دیا تھا جس سے وائیبرٹ کی تشفی ہوگئی لیکن جبکہ وہ اور جولیا اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ سواری نے جسکا ابھی تک دل جوش سے بھرا ہوا تھا۔ رخصت چاہی اور کہا کہ اسکو ایک اور ضروری کام ہے۔

وائیبرٹ "بھولنا نہیں کہ ہمنے انگلش کے قہوہ خانہ میں سات بجے اکٹھا کھانا کھانا ہے۔ سات بجے بالضرور آجانا"

سواری جو باہر جا رہا تھا لوٹا۔ وہ اس دعوت سے انکار کرنے کے واسطے کوئی بہانہ تلاش کر رہا تھا جبکہ اتفاقیہ اُسکی نظر جولیا پر پڑی۔ وہ ابھی طاقچہ کو اپنی

کہنی کا سہارا لیکر کھڑی ہوئی تھی اور کسی خیال میں محو تھی۔ سواری کی نظر میں وہ پہ اور بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دی۔ چنانچہ اُس نے اُسکو پھر دیکھنے کا جوش اپنے دل میں اُٹھتے پایا اور بولا۔

”میں وقت معینہ پر حاضر ہونے کی کوشش کرونگا“

فصل ششم

سواری کے چلے جانے کے بعد ایک لمحہ بھر جولیا خاموش کھڑی رہی۔ وائیبرٹ بھی خاموش کھڑے ہوکر کمرہ کے ایک گوشہ سے جولیا کو دیکھتا رہا۔ اُسکی اس نظر سے پایا جاتا تھا کہ وہ جولیا کے خیالات اور اُس جوش کو جو جولیا کے دل میں اُٹھ رہا تھا دریافت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آخر الامر وہ چند قدم چلکر جولیا کے قریب آیا اور ترش روئی سے بولا ”اچھا“

جولیا۔ (چونک کر) مجھے معاف رکھیئے گا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ یہاں ہیں“

وائیبرٹ۔ (ترش روئی سے) ”مجھے بھی ایسی ہی بات کی اُمید تھی۔ اب میرا یہاں کچھ کام نہیں۔ چونکہ اب میرے بغیر کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ اسلئے میری خدمت کی اب ضرورت نہیں“ تھوڑی دیر خاموش رہکر پھر وہ آہستہ اور نرمی کے لہجہ میں بولا: ”بہرحال اِس لمبی ملاقات سے کچھ نہ کچھ نتیجہ تو نکل آیا ہوگا“

جولیا ”نہیں“

وائیبرٹ ”آگے سے زیادہ نہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہوا۔؟

جولیا ”نہیں“

وائیبرٹ ”تو کیا پھر کوشش کیجائے“

جولیا ”نہیں“

وائیبرٹ ہر ایک سوال کا جواب نفی میں پاکر سخت حیران ہوا۔ اور خاموش کھڑے ہوکر جولیا کیطرف دیکھنے لگا۔ لیکن جولیا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاکر اُسکے قریب آئی اور بولی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ بُرا ہے؟

واٹیبرٹ ”کیوں“

جولیا ”کیونکہ وہ مجھے چاہتا ہے اور میری خاطر تکلیف میں ہے“

واٹیبرٹ ”ٹھیک وہ تمہیں چاہتا ہے اور تمہارے روبرو اسنے ظاہر کر دیا ہے“

جولیا ”ہاں“

واٹیبرٹ ”اور تمہیں اسپر اعتبار ہے“

جولیا ”بیشک“

واٹیبرٹ ”ٹھیک لیکن اسے تمہاری تجویز سے کچھ واسطہ نہیں“

جولیا ”میرا کوئی حق نہیں کہ اسے خواہ مخواہ رنج پہنچاؤں یا تکلیف دوں“

واٹیبرٹ ۔ (جولیا کے چہرہ پر ترچھی نظر ڈال کر) ”کیا درحقیقت تمہارا خیال ہے کہ جس شخص نے تمہارے خاوند کو جان سے مارا ہے۔ اسے رنج پہنچانیکا تمہارا کوئی حق نہیں“؟

جولیا ”لیکن فرض کرو کہ اسنے نہیں مارا“

واٹیبرٹ ”آہ! تو اب تمہیں شک پیدا ہو گیا ہے“

جولیا ۔ (نگاہ نیچی کر کے) ”ہاں مجھے شک پڑ گیا ہے جب وہ یہاں نہیں ہوتا اور جبتک تنہا میں اپنے خیالات میں مبتلا رہتی ہوں وہ برابر میری نظر میں مجرم ہوتا ہے اور میں اس سے انتقام لینے میں سرگرم ہوں۔ لیکن جب وہ میرے قریب ہوتا ہے تو مجھے اسکے مجرم ہونیکا کامل یقین نہیں ہوتا۔ بلکہ شک سا پیدا ہو جاتا ہے“

واٹیبرٹ خاموشی سے جولیا کی تقریر سنتا رہا لیکن جب وہ ختم کر چکی تو بولا: ”تو ان شکوک کا کچھ نہ کچھ نتیجہ نکلنا چاہئیے۔ اور اس معاملہ کو زیادہ عرصہ تک معرض التوا میں ڈالنا مناسب نہیں“

جولیا ”مجھے بھی آپکے خیال سے اتفاق ہے۔ اس طوالت کا کبھی خاتمہ بھی ہوگا“؟

واٹیبرٹ ”اُسنے بالضرور اپنی بیگناہی کا ثبوت ہمیں دینا چاہئیے۔ اور جب میرا کام انجام پر پہنچ جاویگا میں اپنے اصلی کام پر چلا جاؤنگا۔ اور پھر یہاں نہیں آؤنگا“

یہ گفتگو اسنے سخت لہجہ میں کی لیکن جولیانے کوئی عجیب چیز اسکے بشرہ سے دیکھ لی۔

اگر برعکس سواری مجرم ہے۔ جیسا کہ ابھی تک مجھے یقین ہے۔ تو وہ ہمارے روبرو اپنا بھید ظاہر کر دیگا۔ اور ہمکو اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیئے۔

یہ آخری کلمہ کہ ہمکو اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیئے خفیہ پولیس کے ملازم کی زبان سے ابھی ادا ہوا تھا کہ جولیا نے پہلے فقرات کا یوں جواب دیا۔

جولیا "کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہمارے روبرو راز افشا کر دے ہمارے پاس کونسے ایسے وسائل ہیں کہ جس کے ذریعہ سے ہم اسکو ایسا کرنے پر مجبور کریں"

وائیبرٹ "وہ میرے پاس موجود ہیں۔ یہ کہکر وائیبرٹ نے اپنی جیب سے کوئی سخت سی چیز کاغذ میں لپٹی ہوئی نکالی"

جبکہ جولیا تعجب کی نگاہ سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ وائیبرٹ نے اس سے پوچھا کہ: "بیگم تم اس ہتھیار کو جانتی ہو جس سے تمہارے خاوند کے قاتل نے قتل کرنے کے وقت کام لیا تھا" ؟

جولیا کا چہرہ اسوقت زرد ہو گیا تھا اور وہ بولی: "چاقو یا خنجر تھا"

وائیبرٹ "یہ ایک کاغذ تراش تھا۔ جسے تم جانتے ہو۔ کیونکہ وہ مارس وائیڈل کا بھی تھا۔ تم نے اسلیئے اسکو نہیں دیکھا کہ وہ عدالت کے ہاتھ آگیا تھا اور بطور ضروری شہادت کے خیال کیا گیا تھا"

جولیا "اور یہ چاقو"

وائیبرٹ "رجسٹرار عدالت کو میری درخواست کرنے پر حکم دیا گیا تھا کہ وہ اسکو مجھے دیدے۔ اور وہ یہ ہے"

جولیا "اور تم اسکو کیا کروگے"

وائیبرٹ "میں اسے سواری کے ہاتھ میں دیدونگا اور شاید وہ اسکو دیکھکر اپنے آپ کو ظاہر کر دے۔ بلاشک تم اس تجربہ کی برداشت نہ کر سکوگی"

جولیا "نہیں میں ضرور بالضرور موجود رہونگی۔ یہ میرا فرض ہے"

وائیبرٹ "میرا منشاء آج شام کو اسکی آزمایش کرنیکا ہے"

جولیا۔" لیکن تم اسکی نسبت کیا قصہ گھڑکر سناؤگے اگر وہ پوچھے کہ یہ تمہارے قبضہ میں کسطرح آیا۔ ہاں اسکے دکھلانے سے ایسا نہ ہو کہ ہم دونوں کا اپنا بھید ظاہر ہو جائے"

وائیبرٹ۔" نہیں یہ تمہارا خیال غلط ہے۔ میں نے اس اعتراض کے جواب کی پہلے ہی سے پیش بینی کرلی تھی لیکن اگر وہ جان بھی جائے کہ ہم کون ہیں تو اسمیں کیا حرج ہے۔ تم نے اپنی اس حالت کو چھوڑنے کا ارادہ تو کرہی لیا ہے۔ اور میں نے بھی کہدیا ہے کہ یہ تجربہ آخری ہوگا۔ اگر وہ اس سے بچ نکلا۔ اور اگر اُسکی بیگناہی تم پر ثابت ہوگئی تو بھی تم اس سے ملتی رہوگی۔ اور اسکو اپنا دوست بنائے رہوگی"؟

جولیا۔" نہیں ہرگز نہیں"

وائیبرٹ۔" اگر علاوہ ازیں اس تجربہ نے اُسکے جرم کو ثابت کردکھایا تو پھر کیا برائی ہے اگر وہ جان لے کہ ہم کون ہیں؟ آہ! اگر یہ تجربہ پورا اُترا تو پھر اُسکا خاتمہ ہے"

وائیبرٹ کے اس طرز کلام کو ظاہر کرنے کے واسطے مناسب لفظ نہیں ملتے اسکے بشرہ سے غصہ بے قراری۔ رنج۔ حقارت اور خون ٹپک رہا تھا۔

جولیا بھی ڈر گئی اور یہ پہلی دفعہ تھی کہ اس نے غور سے نگاہ گاڑ کر اُسکے چہرہ کی طرف دیکھا۔ انگلش کے قہوہ خانہ میں ملنے کا بندوبست کرکے وائیبرٹ چلا گیا۔

فصل نوزدہم

وائیبرٹ اپنے اس کام کو سرانجام دینے میں نہایت اعلےٰ درجہ کی دانائی اور چالاکی سے کام لے رہا تھا وہ چاہتا تھا کہ البرٹ سواری خود بخود اپنا راز افشا کردے۔ چنانچہ اُسکا یہ خیال تھا کہ جب وہ اس چاقو کو اُسکے ہاتھ میں دیگا جس سے اُسنے مارس وائیٹل پر مہلک ضرب لگائی تھی تو کچھ نہ کچھ خیال ظاہر ہو جائیگا۔ لیکن وائیبرٹ تو ہر بات میں بڑے درجہ کی ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیتا تھا۔ لیکن سواری بھی اپنی گرفتاری کے وقت سے بہت ہوشیار ہوگیا تھا۔ وہ ہر ایک چیز اور ہر ایک شخص

سے ہوشیار رہتا۔ البتہ وائیبرٹ نے کئی ماہ کے عرصہ میں سواری کے دل میں بخوبی جگہ کرلی تھی۔

اس دفعہ سب سے عجیب بات یہ ہوئی کہ وائیبرٹ نے اس چاقو کو دکھلانے کے واسطے انگلش کے قہوہ خانہ میں سواری کی ضیافت ٹھہرائی تھی۔ اور یہ وہی جگہ تھی جہاں سواری نے مارس وائیڈل کے قتل کرنے سے ایک گھنٹہ پیشتر کھانا کھایا تھا۔ اگر اس سے اس جرم کا ارتکاب ہوا ہوگا تو کیا اس جگہ میں اس چاقو کو دیکھ کر جہاں کہ اس نے اپنے جرم کا ارادہ کیا تھا۔ وہ تذبذب اور تکلیف ظاہر نہ کریگا؟ اور اس آزمائش کے لئے وقت بھی کیا عمدہ مقرر کیا گیا تھا۔ سواری نے دن کے وقت جولیا سے ملاقات کی تھی۔ اور پہلی دفعہ میں اپنی محبت کا اس سے ذکر کیا تھا اسکی پرجوش رگیں اس اظہار محبت کے وقت ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ اسکی باطنی طاقت کمزور ہوگئی تھی۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب وائیبرٹ انگلش کے قہوہ خانہ میں آیا اور اس کمرہ میں جو اس نے ضیافت کے لئے مقرر کیا تھا چلا گیا۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق خوشبودار پھولوں کے گلدستے میز پر رکھ دیئے گئے تھے۔ اس نے اعلے درجہ کی جوش پیدا کرنے والی محرک شراب کے لانے کا بھی حکم دیا اور نیز کمرہ میں دوگنی روشنی کرادی اور سواری کے لیے ایسی جگہ مقرر کی جہاں اسکے بیٹھنے سے پوری روشنی اسکے چہرہ پر پڑے۔

سات بجے کے قریب بیگم وائیڈل۔ سواری اور وائیبرٹ آپس میں ملے اور کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ کچھ مدت تک وہ سب خاموش بیٹھے رہے۔ کیونکہ وہ تینوں اپنے اپنے خیالات میں محو تھے۔ لیکن آخرکار وائیبرٹ نے سب سے اول مہر سکوت کو توڑ کر گفتگو شروع کی۔ اور ادھر ادھر کی باتوں میں سواری کو لگا کر جرائم کا ذکر چھیڑ دیا۔

وائیبرٹ "آپ خیال نہیں کرسکتے کہ کسقدر ان مضامین کو میں پسند کرتا رہا ہوں۔ عدالتوں کی مشہور تجاویز کو میں پڑھتا رہا ہوں۔

"آہ! پولیس۔ مقدمات قتل وغیرہ کے حالات مجھے بہت پسند ہیں میں تمہیں کوئی خبر نہیں سنانے لگا۔ کیونکہ جیسے میری تمہاری واقفیت ہوئی ہے تم

برابر روزانہ قید خانہ اور عدالتیں وغیرہ دکھلانے کے واسطے کہتا رہا۔ لیکن چونکہ یہ باتیں پسند نہ تھیں اسلیئے تمہارا انتظار کیئے بغیر میں خود ہی چلا گیا۔ چنانچہ میں آج صبح کا کھانا کھا کر چل دیا تھا۔ اور تمام سیر کر آیا۔“

سواری ”کیسی سیر کہاں کی“

وائیٹ ”کان سرجری۔ سینٹ چیپل اور عدالت فوجداری کی سیر چونکہ مجھے تم پر امید نہ رہی تھی۔ اسلیئے میں تنہا ہی چلدیا“

سواری ”خوب! پھر کیا دیکھا“؟

وائیٹ ”ہر ایک چیز۔ مجھے ایک بوڑھا شخص ملگیا تھا۔ جس نے بہت سے تمغیات لگائے ہوئے تھے۔ اور نہائت ہی نیک شخص تھا۔ ہاں جس وقت میں گاڑی سے اترا تو کان سرجری کے باہر کھڑے ہو کر تعجب کی نگاہ سے عمارت کو دیکھ رہا تھا کہ اس بوڑھے شخص نے مجھے دیکھ لیا۔ اور اس خیال سے کہ میں اجنبی ہوں اور سیر کرنے آیا ہوں میرے پاس آیا اور اپنے آپکو بطور راہبر کے اسنے پیش کیا اور میں نے بھی شوق سے منظور کرلیا۔ اسکا عدالت میں کوئی شخص دوست تھا۔ چنانچہ اسکے وسیلہ سے اسنے مجھے ہر ایک جگہ دکھلائی۔ چنانچہ اسکے ساتھ میں نے پاس پڑوس ہال۔ عدالت فوجداری وغیرہ کی سیر کی۔ اور نیز اس گنبد کو بھی دیکھا جسمیں میری انٹاٹینیٹ قید کی گئی تھی۔ یہ گنبد نہائت ہی عمدہ بنا ہوا تھا میں اپنے راہبر کا نہایت ممنون ہوں“

سواری ”ممنون“؟

وائیٹ ”البتہ تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ اس شخص کے ساتھ میں ہر ایک جگہ کو دیکھتا پھرا۔ پھر ہم عدالت فوجداری میں جا نکلے۔ چنانچہ اس جگہ سیر کرتے ہوئے ہم ایک دروازہ کے قریب سے گذرے جسکا نصف دروازہ کھلا تھا

میں ”یہ راستہ کدھر کو ہے“

راہبر ”ایک کمرہ کا دروازہ جو رجسٹری کے متعلق ہے“

میں ”اور اسمیں کیا ہے“؟

راہبر ”کاغذات! مثلجات۔ اور خاصکر وہ اوزار وغیرہ جنسے ارتکاب

جرم کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی متفرق اشیاء جو ملزم کے ہمراہ عدالت کے روبرو پیش کیجاتی ہیں۔ مثلاً کوئی ہتھیار جسکا کسی ملزم نے استعمال کیا ہو۔ یا کوئی ٹوپی جو بھاگتے کے وقت بھول گیا ہو۔ یا کوئی خون آلودہ رومال جو مجرم کی خانہ تلاشی کے وقت برآمد ہوا ہو۔ کسی مقتول کے کپڑے کی گھڑی جو چوری ہو گئی ہو۔ خلاصہ یہ کہ تمام ایسی چیزیں جنکے ذریعہ سے حکام یا اہل جوری اپنا فیصلہ قرار دیتے ہیں۔ دوران مقدمہ میں یہ اشیاء حسب ضرورت عدالت کے اجلاس میں پیش کی جاتی ہیں“

میں ”جب مقدمہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر ان اشیار کو کیا کیا جاتا ہے“

راہبر ”بعض تو بہیر و سرکار کے ذریعہ سے اصلی مالکان کو دیدی جاتی ہیں اور دیگر فروخت کر دی جاتی ہیں۔ آپ یہ بخوبی خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اگر یہ فروخت نہ کیجائیں تو انکے واسطے یہاں اتنی جگہ کہاں سے آوے۔ کیونکہ سال بسال یہ جمع ہوتی رہتی ہیں“

میں ”تو یہ نیلام یا فروخت کب ہوگی۔ یا ہوتی ہے جسکا تم ذکر کرتے ہو“؟

راہبر ”تاریخیں مقرر کر دی جاتی ہیں اور ایک تو ابھی ہونیوالی ہے“

میں ”کہاں“؟

راہبر ”یہیں اسی جگہ کے قریب“

میں ”ٹھیک تو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں کوئی ایسی چیز خریدونگا جو کسی بھاری مجرم کی ہو“

راہبر ”یہ کچھ مشکل نہیں۔ آپ مہربانی کرکے میرے پیچھے چلے آؤ“

چنانچہ میں خاموش اسکے پیچھے چلدیا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاؤ گھنٹہ کے بعد میں نے ایک بہت ہی عمدہ چیز خرید کر لی۔

سواری ”شائد چرایا ہوا جواہر ہوگا“؟

وائبرٹ ”اس سے بھی بڑھکر“

سواری ”شائد کوئی پہننے کی چیز ہوگی جو کسی ایسے بدقسمت انسان کی ہوگی جس نے یا تو پھانسی پائی ہو یا جلاوطن کیا گیا ہو“؟

وائبرٹ ”نہیں ایسی کوئی چیز نہیں۔ میں عجائبات کو پسند کرتا ہوں لیکن

جو کسی مصرف کے ہوں اور یہ لو آپ دیکھ لیجئے

چنانچہ یہ کہکر اس نے اس چاقو کو جسے ابھی تک کھولکر میز کے نیچے چھپائے ہوئے تھا۔ سواری کے ہاتھ میں دیدیا۔ جولیا کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ وہ کانپ رہی تھی۔

وائیبرٹ چاقو اسکے ہاتھ میں دیتے وقت کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ چوکی سے سہارا دیئے کھڑا تھا۔ اور اپنی نیلی رنگ کی عینک میں سے سواری کے چہرہ کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ نہائت غور سے دیکھ رہا۔ اسکی نگاہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خفیف سے خفیف تبدیلی کے دریافت کرنے کو بھی تیار ہے جو کہ سواری کے چہرہ پر دکھائی دیتے۔ اسوقت اس نے اپنے دل کو دھڑکنے سے منع کر دیا اور وہ ٹھہر گیا۔ باقی بچا ہوا کھانا ملازمین اٹھالے گئے تھے اور کمرہ میں جولیا۔ وائیبرٹ اور سواری کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ کسی کسی وقت گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ کے سوا، جو باہر سڑکوں پر سے گذرتی تھی اور کوئی آواز ادہر ادھر اور نہ اندر ہی سنائی دیتی تھی۔

آخر کار تب تو راستی شائد ظاہر ہو جائیگی۔ اگر سواری قاتل تھا۔ یہ ناممکن ظاہر ہوا۔ حالات پر غور کرنے سے کہ اسنے کسی علامت سے اپنا بھید اس چاقو کو دیکھکر ظاہر نہ کیا۔

سواری نے اول تو اس چاقو کو ہاتھ لگانے سے نارضامندی ظاہر کی لیکن آخر الامر اسنے اپنے ہاتھ میں لیلیا اور اسے خوب غور سے دیکھا اور یہ کہتے ہوئے میز پر رکھدیا "اگر تم پر کبھی حملہ کیا جاوے تو اسکے استعمال کرنے کے لئے میں تمہیں نصیحت نہیں کرتا۔ یہ تو بہت بُری حالت میں ہے"

وائیبرٹ گھبرا گیا۔ اسکے منصوبے پلٹ گئے۔ اور اسکی آرزوؤں کا خون ہو گیا۔ انگلستر کے قہوہ خانہ کا خرچ بھی مفت میں ہی اسکے ذمہ پڑا۔ متواتر تین ماہ سے وہ اپنا وقت ضایع کر رہا تھا۔ اور بے فایدہ جستجو میں لگا ہوا تھا۔ اسکو مایوس کرنیکے لئے یہ کافی تھا۔

جبکہ اس قسم کے خیالات اسکے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے۔ اسکے دل میں بات آئی کہ دریافت کرے کہ جولیا پر کیا اثر یا دباؤ واقع ہوا ہے۔ وہ جولیا کی طرف گیا۔ اور سواری ... کو میز پر رکھکر اپنے لئے سگار (چرٹ) جلا رہا تھا جولیا

نے اپنی صورت تبدیل نہ کی تھی۔ اُسکا رنگ زرد تھا۔ اور اُسکے ہونٹوں سے اُداسی کی مسکراہٹ ظاہر ہو رہی تھی۔ ایک شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ اُس نتیجہ جو حاصل ہوا تھا۔ بے پرواہ تھی۔

چنانچہ یہ حالت وائیبرٹ کے مایوس کرنے کے واسطے کافی تھی۔ کیا! جبکہ وہ مایوس ہو گیا تھا۔ اُسکے ساتھی یا ہمراہی وہ عورت جسے تجربہ کی کامیابی میں زیادہ خوشی تھی اُسکے ساتھ مایوسی میں شریک نہ ہوئی؟ اُسنے شکست ہو گئی تھی۔ اور جولیا کی طرف دیکھنے سے بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ اُسکی ناکامیابی پر افسوس کرنے کے بجائے وہ خوش تھی۔ اسی بے انصافی نے اُسے اشتعالک تو دی لیکن بجائے بیدل ہونے کے اُسکے دلمیں انتقام کی ایک اور خواہش پیدا ہو گئی۔

وائیبرٹ نے دلمیں تصور کیا کہ ابھی یہ بازی ہاری نہیں گئی۔ جو تجربہ کہ اُسنے آزمایا تھا نامکمل تھا۔ یہ ممکن ہے کہ تندہی اور جوش کے لمحہ میں قاتل نے اُس آلہ کو ارتکاب جرم کے وقت نہ دیکھا ہو اور اس لیئے اُسے اُسکی شکل یاد نہ ہو۔ چنانچہ اُسنے تجربوں کو پورا کرنا چاہا۔

وہ پھر سواری کے قریب آیا۔ مختلف امور پر گفتگو کرتا رہا۔ اور پھر اُس کا ہاتھ پکڑ کر کمرہ میں ٹہلنے لگ گیا۔ اور آہستہ آہستہ اُسکی میز کے قریب لے آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

وائیبرٹ ۔ (چاقو کی طرف اشارہ کر کے) "بس یہ چاقو جسکے خریدنے میں میں اپنے آپکو خوش قسمت کہتا ہوں تمہارے کہنے کے مطابق کسی مصرف کا نہ ہوگا"

سواری ۔ "میرے خیال میں نہیں۔ پھل بہت کند ہے تم خود دیکھ لو"

وائیبرٹ ۔ (خوب غور سے دیکھکر) "بیشک کند تو ہے۔ اسکے کند ہو جانے کی وجہ کا سمجھنا آسان ہے۔ شاید مقتول کے جسم میں داخل ہونیکے وقت پسلی کی ہڈی پر لگا ہوگا"

سواری ۔ "کیا! در حقیقت کوئی شخص اس سے قتل کیا گیا تھا"؟

وائیبرٹ ۔ "ہاں اور ضرب مہلک تھی"

سواری ”تمکو یہ کس نے بتایا“؟

وائبرٹ ”اُسی ہیکر ناہبر نے۔ تمہارا شاید یہ خیال ہے کہ میں ایسی چیزیں پورا پورا حال دریافت کئے بغیر خرید لیتا ہوں؟ اس چاقو کے متعلق ایک روایت ہے اور اُسے میں تمام سُن چکا ہوں۔ یہ ایک نوجوان آدمی کی ملکیت تھا جو گذشتہ ماہ اکتوبر کے اختتام پر نمبر ۶ کوچہ روڈی لاہیکر میں قتل کیا گیا تھا“

سواری حیران ہوگیا۔

وائبرٹ ”اُس شخص کا نام ہے ٹھہرو مجھے ابھی یاد تھا۔ اُسکو......“

سواری ”مارس وائیٹل“

وائبرٹ ”(بہانہ سے حیرانگی ظاہر کرکے) ”تم مقدمہ سے واقف ہو“

سواری ”میں اُس مقدمہ میں پکڑا گیا تھا“

وائبرٹ ”کسطرح“؟

سواری ”مجھپر مارس وائیٹل کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا“

وائبرٹ ”تم پر“؟

سواری ”ہاں مجھپر! جب تم نے اس جرم کا ذکر میرے سامنے کیا تو مجھے بیحد جوش سا پیدا ہوگیا تھا۔ اُسکی یاد مجھے ستا رہی ہے اور اسی سبب سے میرا رنگ زرد ہوگیا ہے۔ مہربانی کرکے مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو“

وائبرٹ نے پانی پلا دیا۔ چنانچہ سواری پانی پیکر پھر اپنی جگہ پر آبیٹھا اور بولا۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ کیا رسوائی اور ذلت اس معاملہ میں مجھے اُٹھانی پڑی؟ کیا تمہیں یقین نہ آیگا کہ میں گرفتار کیا گیا تھا؟ اور حوالات میں بند کردیا گیا تھا۔؟

وائبرٹ ”ناممکن ہے“

سواری ”افسوس بالکل درست ہے۔ مجھے مجسٹریٹ کے روبرو اجلاس میں پیش ہونا پڑا۔ میں نے قید تنہائی بھی کاٹی۔ اور مجھکو ہتھکڑیاں بھی پہنائی گئیں اور فرانس کی پولیس جو سلوک ملزم سے کرتی ہے وہ سب میرے ساتھ کیا گیا تھا۔ (جولیا کی طرف مخاطب ہوکر) میرے اس جوش پر مجھے معاف رکھنا میں چاہتا ہوں

کہ کھانا کھانے کے بعد ایسی باتیں مناسب نہیں ہوتیں اور خاصکر ایک عورت کی موجودگی میں۔ لیکن جب مجھے اپنی گذشتہ مصیبتیں یاد آتی ہیں تو میں بے بس ہوجاتا ہوں"

وائیبرٹ " اگر مجھے اسکا گمان ہوتا تو سیسر صاحب یقین کرو۔۔۔"

وہ عذر پیش کرتے کرتے ٹھہر گیا اور بولا۔۔۔ " ہمیں آپ یہ تو بتاویں کہ تم اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل ہوا"

سواری " صاف طور پر مینے ثابت کردیا کہ میں مجرم نہیں ہوں"

وائیبرٹ " لیکن مجسٹریٹ کو تم پر شبہ کیسے پیدا ہوگیا"؟

سواری " وجہ یہ تھی کہ اسکے قتل سے چند ہی روز پیشتر میں اس کے پاس آیا جایا کرتا تھا"

وائیبرٹ " یا خدا یہ تو نہایت خطرناک بات ہے میرے خیال میں اگر آج رات کو آپ قتل کردیئے جاویں تو جرم کا مجھپر شک ہوگا۔ کیونکہ شام کو میں تمہارے ساتھ تھا"

سواری " اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر کسی شخص نے اصل مجرم کا پتہ نہ لگایا تو تم ضرور گرفتار کیئے جاؤ گے۔ میں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ خوب ہوشیار رہا کرو"

وائیبرٹ " تب تو انصاف بیہودہ ہے"

سواری " نہیں انصاف کو ایسا خیال نہ کرو۔ کیونکہ وہ تو اپنا فرض ادا کرتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ وہ بیگناہ کے رہا کرنے میں کچھ بھی دیر نہیں لگاتا۔ لیکن مجھپر بہت سخت افتاد پڑی تھی اور تمنے آج پھر میرا زخم تازہ کردیا ہے۔ جو قدرے اچھا ہوگیا تھا"

تھوڑی دیر سے وہ نرمی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ایک قسم کا خیال اسکے بشرہ سے ہویدا تھا۔ اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ یکایک وہ کھڑے ہو کر میز کے قریب گیا۔ اسنے چاقو اٹھا لیا۔ اور دیر تک خاموش رہکر دیکھتا رہا۔

سواری "آہ غریب مارس وائیٹل تو اس چاقو سے قتل کیا گیا تھا تو میرا دوست نہ تھا۔ مینے اپنے مطلب کیخاطر تجھ سے تکرار کی تھی۔ ہاں تو بیشک راست باز انسان تھا۔ گو تو سب کے ساتھ ہمیشہ تندی اور سختی سے برتاؤ کرتا تھا لیکن پھر بھی مارس وائیٹل مجھے تجھ شکائیت نہیں۔ تو نوعمر تھا اور دولتمند لیکن اس چیز نے جو کسی اوزار سے بالکل مشابہ نہیں۔ تجھکو ایک ہی ضرب میں مار ڈالا"

سواری ایک لمحہ بھر کے لیئے خاموش ہو گیا اور پھر جولیا یا وائیبرٹ کیطرف دیکھنے کے بغیر بولا:۔ "آہ! اگر اس شخص کو جسنے تیری جان لی۔ تیری زندگی کے حالات معلوم ہوتے۔ جیسے کہ میں اس غمناک حادثہ کے واقع ہونے کے دن سے واقف ہوا۔ اگر اُسے یہ معلوم ہوتا کہ تجھکو کسی سے محبت ہے اور اُسکو تجھ سے سخت عشق ہے اور یہ کہ تجھکو دوسرے روز تیرے دلبر کے آنیکا انتظار ہے تو شاید اُسکا ہاتھ تجھے ہلاک ضرب لگانے کے لیئے نہ اُٹھتا۔ غریب بیچاری! اور غریب مصیبت زدہ عورت!"

سواری اب خاموش ہو گیا تھا اور اُسکی آنکھوں سے آنسو زار و قطار جاری تھے۔ اور جولیا بھی جسے ابتک اُسکی جرات نے سنبھالے رکھا تھا لیکن جسکے دل پر اس وقوعہ سے سخت صدمہ گذرا تھا۔ سواری کے منہ سے آخری الفاظ سنکر آہیں بھرنے اور سسکیاں لینے لگ گئی۔

وائیبرٹ نے اول کام یہ کیا کہ فوراً جولیا کے قریب چلا گیا۔ کیونکہ اُسے خیال آیا کہ اچانک رنج برپا ہو جانیکا کوئی عذر کرنا پڑیگا۔ چنانچہ وہ سواری کیطرف مخاطب ہو کر بولا "یہ سب میرا قصور ہے۔ گذشتہ گھنٹے سے ہم نے آپسے سوائے قتل وغیرہ کی گفتگو کے اور کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ اور تم بھی اس کہانی کے سننے سے بیقرار ہو گئے ہو۔ مینے اسکے ظاہر کرنے میں بے وقوفی کی ہے اور اسکو بھی کچھ صدمہ پہنچا ہے"

سواری منہ سے تو نہ بولا لیکن جولیا کے رونے کو دیکھتا رہا۔ اور اُسکے قریب گیا۔

وائیبرٹ (اس نظارہ کو ختم کرنے کے ارادہ سے) "اب یہ بہتر ہوگا کہ ہم چل

ہو جائیں گے

چنانچہ اُس نے گھنٹی بجا کر ملازم کو گاڑی کے لانیکا حکم دیا۔ اور میڈم وائیڈل کو اُسکے مکان کیطرف لیگیا اور سواری بھی اپنے مکان کیطرف چلا گیا۔ جولیا کی موجودہ حالت کے سبب اِسنے کچھ بیان کرنا مناسب نہ سمجھا اور اُسکو بیٹیلا کے سپرد کرکے چلا گیا۔

اب کیا کیفیت باقی تھی؟ اُسکے پاس سواری کے جُرم کا اور کونسا تازہ ثبوت تھا؟ اُسنے اعلیٰ اثر پیدا کرنے کا خیال کیا تھا۔ سواری کا رنگ ہی صرف زرد نہ ہوا تھا۔ بلکہ اُسکی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہوگئے تھے۔ لیکن اِس رنج کی کیفیت بہت آسان تھی اور وائبرٹ اپنے ہی پھندے میں خود پھنس گیا تھا۔ اُس نے اپنی خوشی کے مطابق ایک نظارہ پیدا کیا تھا۔ اُس نے اپنے مخاطب کے دلمیں بیجا خیال پیدا کر دیئے تھے۔ اِس سے اور بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ سواری کو اِسطرح پر علانیہ طور سے ایک معاملہ یاد کرایا جاوے جسمیں وہ شریک تھا اور جسکے لئے اُسنے سخت تکلیف اوٹھائی تھی؟ اُسکی زردی رنگ اُسکے آنسو۔ اُسکا تذبذب یا جوش اُسکے جرم کے برخلاف گواہ نہ تھے۔ وہ صرف اِس امر کے شاہد تھے کہ اُسکی نسبت احتمال ہے۔ اُسکی گرفتاری اور قید نے اُسکے دل پر سخت زخم لگایا۔ جس سے ابھی تک خون جاری تھا۔

وائبرٹ جبکہ سواری کو گھبراہٹ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا اُس نے اُسکو نہایت عمدہ روشنی میں ظاہر ہونیکا موقع دیا تھا۔ اُسے مارس وائیڈل کی موت کا رنج تھا۔ اب وہ اُسکی تعریف کرتا۔ جسکا وہ کسی وقت میں جانی دشمن تھا۔ اور اُسنے جولیا کے آنسوؤں میں شراکت کی تھی۔

انہیں خیالات میں وائبرٹ نے اپنے قدم اپنے اصلی مکان کی طرف جو کوچہ آربک میں تھا اٹھائے۔ اُسے اپنے اصلی حالت کے اختیار کرنیکا کچھ بھی رنج نہ تھا۔ اور نہ کونٹ ڈی روبینی کے نام کے ترک کرنیکا اُسے کچھ افسوس تھا جس سے اُسکو کچھ بھی فایدہ نہ ہوا۔

چوکیدار وائبرٹ کو آتے دیکھکر " آہ! ایم وائبرٹ مدت کے بعد تم نے

آپکو دیکھا ہے"

وائیبرٹ "میں دیہات میں گیا ہوا تھا۔ میری عدم موجودگی میں کیا کچھ حادثہ ہوا ہے"؟

چوکیدار "نہیں صرف یہ خط آپکے نام پر آیا ہوا ہے"

وائیبرٹ نے خط کو لیلیا جو اُسکے پیش کیا گیا تھا۔ اسپر حاکم اعلےٰ پولیس کے دفتر کی مُہر لگی ہوئی تھی اور اُسکا مضمون مفصلۂ ذیل تھا:۔

"میرے پیارے وائیبرٹ۔ جب تم میرے دفتر میں کام کرتے تھے تو میری غیر حاضری میں ایک فرار شدہ مجرم کا مقدمہ تمہارے زیر تجویز تھا۔ جسکا نام لانگ لیڈ ہے اور نیز ایک عورت اُسمیں شریک ہے۔ جسکے سُرخ بال ہیں اور اُسکا نام سولیل کوجنٹ ہے۔ حاکم اعلےٰ کو جہانتک ممکن ہو اُسکے حالات سے اطلاع دو اور میں بہت ممنون ہونگا اگر تم سے جسقدر جلد ممکن ہو۔ مجھ سے دفتر میں آکر ملو تاکہ میں تمہارے ساتھ ملکر ضروری کیفیت تیار کرلوں ——— الکس"

وائیبرٹ "دلمیں" "ہوٹل ڈس پرنس میں جانیسے پیشتر کل صُبح کو میں جاؤنگا" اُسنے اس خط کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔

حصّہ دوم

فصل اوّل

رات کا وقت اپنے مکان واقع کوچہ آربک میں گذار کر وائیبرٹ علی الصباح کولیبر سیکشن کے حاکم پولیس کے پاس گیا اور جو کچھ کہ ضروری اطلاع لانگ لیڈ اور سولیل کوجنٹ کی نسبت دینی تھی دیدی اور پھر ہوٹل ڈس پرنس میں واپس آگیا۔

اب وہ اپنے دل سے اس امر پر بحث کر رہا تھا کہ آیا وہ جولیا والے کام کو ترک

کردے اور مجسٹریٹ کو لکھدے کہ سواری یا تو بیگناہ ہے یا اپنے بچاؤ میرا چاہیئے - ہوشیار ہے - اور آخری ملاقات بیگم وائیٹڈل سے کر کے اپنا افسوس ظاہر کردے - اتنی کہ اب زیادہ وہ اسکی خدمت بجا نہیں لاسکتا -

لیکن چند در چند خیالات کے سبب وہ مذکورہ بالا امر کو عمل میں نہ لایا لیکن کونٹ ڈی ردبینی والی بناوٹی حالت کو اس نے قایم رکھا - اس حالت میں صرف فرق اتنا تھا کہ وہ اپنا پارٹ تکمیل سے اداء نہ کرسکتا تھا - اپنے لباس میں بھی وہ بے پرواہی کو مدنظر رکھتا جسکی نسبت اول وہ بہت ہوشیاری برتا کرتا اور گفتگو کے وقت اسکو یہ خیال نہ رہتا کہ وہ باشندہ اطالیہ بنا ہوا ہے اور بعض اوقات جب کوئی ملازم اسکو کونٹ کے نام سے خطاب کرتا تو وہ متحیر ہوجاتا -

ان امور کے سبب اسکی طبیعت موزون نہ رہی اسکے اطوار تیز اور وحشیانہ ہوگئے اور اسکی طرز زندگی بالکل بے قاعدہ ہونے لگی کسی ہوٹل کے کمرہ میں ٹہلتے ہوئے کسی خیال میں غرق ہوتا - تو مفصلۂ ذیل الفاظ اسکے منھ سے سنائی دیتے :-

” بیوقوف ! تم نے آزادانہ زندگی بسر کرنے کے واسطے کوچہ سنٹ یا میں اسکو چھوڑا تھا - بس تو آزادانہ زندگی بسر کررہا ہے - اب تجھکو کس امر کی شکایت ہے ؟ تکلیف اٹھانے کے لیئے زندگی کا ہونا ضروری ہے - اور زندگی میں مصیبت اٹھانی لازمی ہے “

کبھی وہ ہنس پڑتا اور کہتا : ” اگر اس دلپر ناامیدی چھاگئی تو پھر کیا ؟ نہ غصہ نہ رنج نہ عداوت اور نہ تکلیف غرضیکہ کوئی چیز باقی نہ رہیگی ! آخرکار تمام باتوں کا چند فیٹ زمین میں انسان کے پیوند ہونے کے ساتھ خاتمہ ہوجائیگا نہیں میں مرونگا - میں ایسا بیوقوف نہیں جو ان باتوں سے مرجاؤں ـــ واہیات ! یہ بیہودہ بات ہے کہ مارکوئس کسقدر ہنسے گا - اور میں بھی اپنی قبر میں لیٹا ہوا ہنسونگا - نہیں علاوہ بریں میں ابھی زندہ رہنا چاہتا ہوں - زندہ رہکر ہر ایک قسم کی بیوقوفی سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں - بیوقوفی بیشک “ پھر تھوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوجاتا اور کچھ سوچکر پھر بکنے لگتا ” میں فخر کرتا

ہوں۔ لیکن میں اس طرح زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان اپنی عادت ایک ہی روز میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص پینتیس سالہ عمر میں ان خوشیوں کے لیئے جنکا اس نے ابھی لطف ہی نہیں اٹھایا نہ مزا چکھا ہے چل نہیں سکتا۔ علاوہ بریں بہت سی ایسی یادداشتیں ہیں جنکا مٹنا آسان نہیں۔ خیالات کا تعاقب مرضی سے نہیں ہو سکتا۔ آہ! اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اسے دنیا کے بحر میں اور جذبہ کے بھنور میں کھانا کھلاتا۔ میں اسے کہتا جاؤں محبت کرو۔ خوش ہو۔ مصیبت اٹھاؤ۔ اپنی طاقتوں کو خرچ کرو۔ ایسا کرنے سے تم اسے بے پرواہ بنا لوگے۔ اور جب جوانی کی طاقت تم سے مفارقت کر جائے گی۔ بجائے رونے کے ہنسوگے۔ دوسروں کو تکلیف میں ڈالوگے۔ اور خود بچے رہوگے" پھر وہ ہنس پڑتا اور مذاق کے طور پر اپنے دل سے کہتا: "میرے دوست وائبرٹ تو پاگل ہے۔ تیرا بیٹا بعینہ تیرے ہی مانند ہوگا۔ اور جو تیرے نطفہ سے پیدا ہوگا اور تیرے خون سے بنا ہوگا وہ دوسروں کو تکلیف میں نہیں ڈالیگا۔ تو اپنی طرف تو دیکھ! یہ سامنے آئینہ دھرا ہے۔ ذرا جرات کرکے اپنی خوبصورت شکل کو اسمیں ملاحظہ تو کر۔ تیری جیسی شکل و طبیعت کا انسان خود تکلیف میں پڑیگا۔ لیکن وہ دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ ہوگا۔ حوصلہ کر میرے لائق دوست اور جلدی سے چہرہ ادھر سے ہٹا لے۔ مبادا تو اپنی صورت سے خود ہی ڈر جائے۔

"مجھے سوچنا چاہیئے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ میں دفتر میں کیوں نہیں جاتا؟ میں سرکاری ملازم ہوں۔ لیکن میں تضیع اوقات کر رہا ہوں اور اپنے فرض کے حاشیہ پر چکر کھا رہا ہوں۔ مینے ایک کام کو پورا کرنا ہے۔ لیکن میں اسمیں غفلت کر رہا ہوں۔ میں لکھ چکا ہوں کہ مجھکو کامیابی کا یقین ہے۔ اس کامیابی کی نسبت کیا لکھ سکتا ہوں۔ مینے اس کار اہم میں دخل دیا ہے اور یہ خیال نہ آیا کہ درحقیقت یہ نہیں ہو سکتا۔ نہیں یہ ہو سکتا۔ نہیں میں اسکو ضرور پورا کرونگا" اس قسم کی گفتگو کرتا ہوا وہ کمرہ سے باہر نکل جاتا اور پھر ٹہلنے لگتا۔

"اوپر جانے سے کیا فائدہ؟ مجھے وہاں کیا معلوم ہوگا؟ قسم ہے کہ وہ اسکے

پہلو میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں وہاں کیا کر سکتا ہوں؟ مجھے اب انتظار کرنا چاہیئے۔ اپنے آپ کو ظاہر کیئے بغیر یا اسکو تکلیف دینے کے بغیر انتظار کرنا چاہیئے۔ اسکی کے دریافت کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ میری سلامتی کا یہی ایک تختہ ہے اور وہ بھی ہل رہا ہے۔ اسپر یقین کرنے سے مجھے سخت مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑیگا۔"

ایک روز والبرٹ جولیا کے دروازہ پر نہ ٹھہرا وہ جلدی سے ملازم کے قریب سے گذر گیا۔ سیڑھیاں بھی چڑھ گیا۔ اور ایک گھنٹہ تک واپس نہ آیا۔ تاہم اسکی جولیا سے ملاقات میسر نہ ہوئی۔ میریٹیا نے اسکے کھڑکھڑانیکو نہ سنا۔ بلکہ کسیکو بھی مکان میں اس کی موجودگی کا بھی احتمال نہ ہوا۔ اس اثناء میں اس نے کیا کیا؟

غالباً کسی بات سے اسکی تسلّی نہ ہوئی۔ بلاشک یہ ملاقات اسے بیدل کرنے کا باعث ہوئی اور وہ اپنی زندگی سے بالکل بیزار ہو گیا۔ کیونکہ ایک روز کوچہ گراسنٹ میں جانے کے بعد اسنے ایسا ایک فعل کیا جس سے خودکشی کا قیاس قائم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ایک روز وہ حاکم پولیس کے دفتر میں بلایا گیا کہ اس مقدمہ کی نسبت اطلاع دے جو اسکے سپرد کیا گیا تھا۔ چنانچہ اسکو خفیہ پولیس کے حاکم کے کمرہ میں جانیکو کہا گیا۔ جب وہ اس کمرہ میں داخل ہوا تو اسنے مفصلہ ذیل گفتگو سُنی جو افسر خفیہ پولیس اور اسکے ایک ماتحت کے درمیان ہو رہی تھی۔

افسر "تب تمہیں اس عورت کی اطلاع پر پورا یقین ہے"؟

ماتحت "ہاں جناب۔ کیونکہ راست بیان کرنے میں اسکا ذاتی فائدہ ہے"

افسر "تو اسکے بیان کے مطابق لانگ لیڈ آجکی شب کوچہ کرائی کرڈس پی ٹنٹس شاسپیس میں سوئیگا۔؟

ماتحت "یہ بالکل سچ ہے"

افسر "تو کل صبح کو اسکے گرفتار کرنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں"؟

ماتحت ”نہیں صاحب میرا کوئی آدمی وہاں جانیسے انکار نہیں کریگا۔ لیکن میں آپکو جتائے دیتا ہوں کہ انکی زندگی سخت خطرہ میں ہوگی۔ لانگ لیٹڈ کی نسبت بہت سی خوفناک روائیتیں مشہور ہیں۔ وہ دو دفعہ ڈوبوں اور ربرسٹ کے قید خانوں سے بھاگ چکا ہے اور بڑا طاقتور آدمی ہے۔ اور کبھی وہ بھرے ہوئے پستول اپنے پاس رکھے بغیر نہیں سوتا۔ پہلا انسان جو اندر داخل ہوگا وہ بالضرور مارا جاویگا“

وائیبرٹ ۔ (جو دروازہ کے قریب کھڑا ہوا تھا) ”واہیات! وجہ یہ ہے کہ سے کام کرنیکا سلیقہ نہ ہوگا“

افسر اور ماتحت جو انسپکٹر تھا ایٹ کر تعجب کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

انسپکٹر ”تو میں جانتا ہوں کہ تم وہاں جاؤ“

وائیبرٹ ”یہ کچھ مشکل نہیں۔ اگر مجھے کل صبح کے وقت کوچہ کرائی اکس ڈی پی ٹیٹیس تناسیس میں جانے کی اجازت دی جائے تو تمہیں صرف میرے پیچھے آنا ہوگا“

افسر ۔ (غور سے دیکھکر) ”تم کون ہو“؟

وائیبرٹ ”میرا نام وائیبرٹ ہے اور آپنے مجھے کوچہ لابیکس کے مقدمہ قتل کی نسبت اطلاعدہی کے لیئے طلب کیا ہے۔“

افسر ”ہاں ٹھیک۔ مجھے اب یاد پڑا۔ کچھ مدت سے ہمیں تمہارا حال کچھ بھی معلوم نہیں ہوا۔ اچھا تم کیا تھے اطلاعدے سکتے ہو“؟

وائیبرٹ ”نہی تو کچھ بھی نہیں۔ میں ابھی انتظار میں لگا ہوا ہوں اور آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میرا انتظار بے صبری کا ہے۔ ؟

افسر ”بہت اچھا۔ ہمیں تمہاری سرگرمی پر اعتبار ہے۔ اور تم پر کامل بھروسہ ہے۔ اچھا تو کیا لانگ لیٹڈ کو تم گرفتار کر لوگے“

وائیبرٹ ”بیشک“

انسپکٹر ”لیکن تم نہیں جانتے کہ کس شخص سے تمہارا مقابلہ ہوگا“

وائیبرٹ ”اس جگہ تم غلطی پر ہو۔ لانگ لیڈ ایک دفعہ پہلے میرے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ جبکہ میں سینٹ ہانوز کے حاکم پولیس کا سکتر تھا۔ وہ ایک روز کافی جرأت سے ایک عورت کے ساتھ انگلستان جانے کے لیے پروانہ راہداری مجھ سے حاصل کرنے کے واسطے آیا تھا۔ اُسکے اطوار مجھے مشکوک معلوم دیئے۔ چنانچہ میں نے اُسکا کھوج نکالا اور اُسے گرفتار کر لیا۔ اُسکے بعد وہ دوسری دفعہ قید سے بھاگ گیا۔“

انسپکٹر ”جبکہ تم اُسے بخوبی جانتے ہو تو میں حیران ہوں کہ تمہیں اُس سے خوف نہیں معلوم ہوتا۔ بلاشک تمکو اُسکا دیو کے برابر قد و قامت تو یاد ہوگا“؟

وائیبرٹ ”بخوبی۔ میں بہت سے لوگوں کے پہلو میں کھڑے ہونے سے بونا معلوم ہوتا ہوں اور اس طرح اُسکے روبرو بھی۔ لیکن مجھے داؤد کی فتح جو اُسنے گولائیتھ پر پائی تھی یاد ہے۔“

انسپکٹر ”تو کیا تم اُسکے ساتھ دست بدست لڑنا چاہتے ہو“؟

وائیبرٹ ”کیوں نہیں“؟

انسپکٹر ”تم اُسے تنہا گرفتار کرنیکا ارادہ کرتے ہو“؟

وائیبرٹ ”اگر میرا ارادہ ایسا ہی ہو“؟

انسپکٹر ”تو تم ضرور اپنی جان گنوانی چاہتے ہو“

وائیبرٹ ”اس سے تمہیں کیا۔ یہ صرف ایک مشکل کام کے پورا کرنیکے متعلق سوال ہے۔ کوئی شخص اِسکا بوجھ اُٹھانا پسند نہیں کرتا۔ میں بااینہمہ یہ بوجھ اپنے سر پر اُٹھاتا ہوں اور اُسکے واسطے میں تو انعام اور امداد کا خواستگار ہوں (افسر کے ساتھ مخاطب ہوکر) جناب اگر آپ یہ کام مجھے سپرد کرنے سے انکار فرمائینگے تو یہ آپکی بے انصافی ہوگی۔“

افسر ”لیکن انکار تو کوئی نہیں کرتا۔ میں تمہیں اُن لوگوں کے پاس بھیجنے کو تیار ہوں جنسے تمکو ضروری اطلاع اچھی طرح حاصل ہوگی۔ لیکن ایک بات ہے تمہیں اِس امر کا خوف تو نہیں کہ اِس لانگ لیڈ کی گرفتاری میں تمہارے دوسرے کام میں حرج نہ ہو“؟

وائیبرٹ "جناب اِس لانگ لیڈ کو جسے آپ کلاشیسن سمجھتے ہیں گرفتار کرنا دو گھنٹوں کا کام ہے۔ اور وہ دو گھنٹے میں اپنے سونے کے وقت میں خرچ کرونگا"

افسر "اچھا (مسکرا کر) تمہاری کیفیت درست معلوم ہوتی ہے۔ تم حقیقت میں پولیس کے لاثانی ملازم ہو"

فصل دوئم

وائیبرٹ دوسرے روز علی الصباح ساڑھے پانچ بجے کے قریب وائیبرٹ مستقل قدموں سے کوچہ کرائی اکس ڈس پے ٹنٹس شاہپسن کے مکان کی سیڑھیاں جسمیں لانگ لیڈ سو رہا تھا چڑھتا ہوا دیکھا گیا۔ تھوڑی دیر تک تو وہ دروازہ کے باہر زنجیر وغیرہ کی تلاش کرتا رہا۔ لیکن جب اُسے کوئی زنجیر یا گھنٹی نہ دکھائی دی تو اُس نے زور سے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا۔

آواز۔ (مکان کے اندر سے) "کون ہے"

وائیبرٹ "خفیہ پولیس کا سپاہی! تمہارے گرفتار کرنیکو آیا ہے"

آواز "تم ہنسی کرتے ہو۔ اگر تم خفیہ پولیس کے ملازم ہوتے تو کبھی ایسا نہ کہتے۔ وہ لوگ جب میری مجلس میں شریک ہوتے ہیں تو نہایت ہوشیاری برتتے ہیں۔ تم شاید کریمین ہو"؟

وائیبرٹ "ہاں ہاں دروازہ تو کھولو"

آواز "گرم بستر سے نکلنا تو سخت دوبھر ہے لیکن ایک دوست کی خاطر سے میں سردی برداشت کرونگا۔ اور دروازہ کھول کر پھر بستر میں گھس جاؤنگا"

ابھی اچھی طرح چٹکنی بھی نہ ہٹائی گئی تھی کہ وائیبرٹ نے جو دروازہ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ زور سے دھکیل کر کھول دیا۔ بھاگ کر بستر کے قریب چلا گیا۔ اور پستول کو اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا۔ جو بستر کے پاس پڑا ہوا تھا۔ اور نشانہ باندھکر بولا "اگر ایک قدم بھی ہٹاؤگے تو یاد رکھو کہ تمہیں بیجان کر دیئے

جاؤ گے۔"

لانگ لیڈ :- "شیطان یہ تو سچ مچ ہی خفیہ پولیس کا سپاہی ہے۔"

وائبرٹ :- "میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ بیوقوف خبردار اب تم گرفتار ہو گئے۔ اپنے آپ کو حوالے کردو۔"

لانگ لیڈ :- "میں حوالے ہو جاؤں۔ ہرگز نہیں۔ حرامزادے میں تیری ہڈیاں چبا جاؤں گا۔ تیرے پاس میرا پستول ہے۔ لیکن میرے پاس میرا بھاری مکہ ہے اور دانت ایسے ہیں جو فولاد کو چبا ڈالیں گے۔"

وائبرٹ :- "واہیات! انکے استعمال کرنے کے لیئے تجھے اول مجھکو گرفتار کرنا پڑیگا۔ اور اگر تو نے ایک قدم بھی اُٹھایا اور ایک انچ بھی میری طرف سرکا تو یاد رکھ کہ بیجان کرکے زمین پر ڈالدونگا۔"

یہ کہکر وائبرٹ نے پستول کو اپنی دائیں آنکھ کے برابر لاکر اُسکے قد کا نشانہ باندھا گویا کہ اب گولی چلانے لگا اور اُس بستر پر بیٹھ گیا۔ جسے لانگ نے ابھی چھوڑا تھا۔ چار قدم کے فاصلہ پر مجرم ننگا کھڑا تھا۔ غصہ سے کف منہ سے جاری تھا لیکن قدم اٹھانے کی جرات نہ پڑتی تھی۔ وہ دونوں لمحہ بھر کے لیئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ ایک تو پکڑنے کو تیار اور دوسرا گولی چلانے کو۔

وائبرٹ :- "تو نے مجھ سے کھانیکا خیال چھوڑ دیا ہے۔ اور مجھے اسکی نسبت افسوس ہے۔ میں اصلی قسم کی موت چاہتا ہوں۔"

لانگ لیڈ :- "تم سخت بیوقوف تھے جو اس طرح دلیری سے یہاں آگئے۔"

اور اِدھر اُدھر کسی چیز کو اوزار بنانے کے واسطے دیکھنے لگا۔

وائبرٹ :- "یہ کافی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم بہت خوفناک ہو۔ دیکھو اسطرح کی باتیں نہ بناؤ۔ ورنہ مجھے مجبوراً گولی چلاکر تمہاری لات زخمی کرنی پڑے گی۔ تاکہ تمکو خاموش کروں۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کس چیز کی تلاش میں ہو؟ شائید اپنی جوتی تلاش کرتے ہو۔ کیونکہ تمکو سردی لگتی ہوگی۔ یہ لو۔ میں نیک آدمی ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارے پاؤں سردی کھائیں۔"

اپنے سے ہوشیار ہو کر اُسنے جوتی اُٹھاکر جو بچھونے کے قریب پڑی ہوئی تھی

لانگ لیڈ کی طرف پھینک دی۔

لانگ لیڈ ”میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک شخص جوتی پہن کر ہوشیار ہو جاتا ہے“

وائبرٹ ”یہی سبب ہے کہ میں نے تمہیں جوتی دیدی ہے۔ تمہیں اپنا کوٹ قمیض اور پائجامہ بھی چاہیئے؟ تکلیف نہ اٹھاؤ۔ کیونکہ وہ بیڈ کے قریب پڑی ہوئی ہیں“

لانگ لیڈ۔ (وائبرٹ کی حلیمی سے حیران ہو کر) ”اگر تمہیں تکلیف نہ ہو تو دیدو“

وائبرٹ نے کوٹ وغیرہ اٹھا کر اسکی طرف پھینک دیئے۔

وائبرٹ ”گستاخ ہونیکی خواہش کرنے کے بغیر تمہارا کیا خیال ہے کپڑے پہن لینے کے بعد کیا کرو گے“

لانگ لیڈ ”میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا میں نے سوچا تو ہے لیکن ابھی کچھ ارادہ قائم نہیں ہوا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جھپٹ پڑتا۔ اگر تمہارے ہاتھ میں یہ پستول نہ ہوتا جس سے میں قدرے ڈرتا ہوں“

وائبرٹ ”کیا تمہیں اسکی بھی ضرورت ہے“

لانگ لیڈ ”بیشک میں چاہتا تو ہوں لیکن ——“

وائبرٹ ”لیکن تمہیں خیال ہے کہ شاید میں نہ دوں۔ فرضاً اگر میں اسکو بھی تمہیں دیدوں تو کیا کرو گے“؟

لانگ لیڈ ”جان سے بلاشک مار ڈالونگا اور کیا کرونگا۔ یہ عجیب سوال پوچھتے ہو“

وائبرٹ ”پورے یقین سے کہتے ہو“؟

لانگ لیڈ ”بیشک“

وائبرٹ ”ایک ہی نشانہ میں؟

لانگ لیڈ ”ایک ہی نشانہ میں؟ میں تمہارے گولی مارونگا“

وائبرٹ ”لو میرے دوست خوشی سے نشانہ مارو۔ یہ لو اپنی پستول“

وائیبرٹ اٹھکر لانگ لیڈ کے پاس گیا۔ پستول اسکے ہاتھ میں اپنی پیٹھ اس طرف کرکے چارپائی پر آکر بیٹھ گیا۔ اور بولا۔ نے

“میں منتظر تمہارے نشانہ کا ہوں”

لانگ لیڈ ۔ (حیران ہوکر) “تم خفیہ پولیس کے ملازم نہیں ہو”

وائیبرٹ “تم کیسے ناشکرے انسان ہو۔ میں نے تم پر مہربانی کی ہے۔ بیٹے کی مانند تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے۔ اور تم میرا خطاب مجھے دینے سے انکار کرتے ہو”

لانگ لیڈ “کیا تم درحقیقت خفیہ پولیس کے سپاہی ہو”؟

وائیبرٹ “بیشک اور تم کیا سمجھتے ہو کہ میں کون ہوں؟ ایسے بیوقوف نہ بنو۔ میں حقیقی سپاہی ہوں۔ یہ دیکھو۔ میری جیب میں میرے پیشہ کی ضروری اشیاء موجود ہیں۔ یہ ہتکڑی ہے۔ انہیں میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اور اپنی تلوار والی چھڑی گھر پر چھوڑ آیا ہوں”

لانگ لیڈ “اچھا تب تم خالی ہاتھ ہو۔ اور جان سے بیزار ہو”

وائیبرٹ “یہ بات تم پہلے ہی دیکھ چکے ہو۔ یہ کہکر وائیبرٹ چارپائی پر لیٹ گیا۔ تم اوچاٹ ہو رہے ہو”

لانگ لیڈ “اور کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تمہیں ہتکڑی پہنانے دونگا”؟

وائیبرٹ “دونوں میں سے ایک بات تو کروگے۔ یا مجھے جان سے مار ڈالوگے۔ یا ہتکڑی پہنانے دوگے۔ مجھے تو کسی بات کی بھی پرواہ نہیں اب تم ایک بات پسند کرلو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یا تو نشانہ کرو یا حوالے ہو جاؤ”

لانگ لیڈ “تب تمہیں اپنی زندگی کی پرواہ نہیں”؟

وائیبرٹ “ایسی بیوقوفی نہ جتاؤ۔ اگر مجھے جان کی پرواہ ہوتی تو میں یہاں کیوں آتا۔ یہاں سخت سردی ہے۔ اور تم آگ جلانی بھول گئے ہو۔ چلو چلیں وہ ہمارا انتظار کررہے ہونگے”

لانگ لیڈ “کہاں چلیں”؟

وائبرٹ "کان سرجری ہیں۔ جہاں میرے خیال میں تمہیں اس جگہ سے زیادہ آرام ملیگا۔ کل تمہارے اظہار لیئے جائینگے۔ تسلی رکھو۔ وہ تمہاری طرف پوری توجہ دکھائیں گے۔ تمہیں علیحدہ کمرہ دیا جائیگا"

لانگ لیڈ۔ (زور سے) "کیا! تم ——"

وائبرٹ "بیفایدہ شور مت مچاؤ۔ مبادا تمہارے پڑوسی بیدار ہو جائیں کیونکہ ابھی صرف چھ بجے ہیں"

لانگ لیڈ "میری گولی سے جو میں تمہارے جگر میں مارونگا اسکے شور سے سب پڑوسی بخوبی بیدار ہو جائینگے"

وائبرٹ "میرا فکر نہ کرو۔ تم دھمکی تو دیتے ہو۔ لیکن عمل نہیں کرتے یہ نہایت تکلیف دہ ہے" یہ کہکر وہ پھر چارپائی پر لیٹ گیا۔

لانگ لیڈ وائبرٹ کے قریب چلا گیا۔ اور پستول کا منھ اسکی چھاتی پر دھر دیا۔ وائبرٹ نے آہستہ سے ایک نام لیا۔ اور لانگ لیڈ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے لگا۔

اس دیو کے لیئے یہ ناممکن تھا جسکی طاقت غصہ سے دوگنا ہوگئی تھی کہ اپنے دشمن پر جو بیمار۔ کمزور۔ اور بے بس تھا فتح نہ پاتا۔

ایک منٹ گذر گیا اور مجرم کی آنکھیں نیچی ہوگئیں۔ پستول اسکے ہاتھ سے گر پڑا اور وہ پیچھے ہٹ کر بولا۔ "یا شیطان مجھے اسکے مارنے کی جرأت نہیں پڑتی"

وائبرٹ۔ (اٹھکر) "مجھے اسکا خیال بھی نہ کرنا چاہیئے۔ میری قسمت میں ابھی مصیبت اٹھانا ہے"

لانگ لیڈ۔ (قریب آکر) "مسٹر تم ناخوش ہو"؟

وائبرٹ "ایسا جیسے قیدخانہ کے دیوار کی اینٹیں۔ ایسا ناخوش ہوں کہ کاش تم میری جگہ خفیہ پولیس کے ملازم ہوتے اور میں تمہاری جگہ مجرم ہوتا۔ اگر تم میرے ساتھ ایسا برتاؤ کرو تو تم بڑی دلیری سے خدمت ادا کروگے۔ لیکن یہاں ہم ہیں اپنا رنج ظاہر کرنے نہیں آیا۔ اب ہمیں کچھ رکاوٹ نہیں۔ اور چلو چلیں"

لانگ لیڈ "جاؤ اگر تمہاری مرضی ہے میں تمہیں جان سے نہیں مارونگا

اور میں تو ہمیشہ مجبور ہونگا"

وائیبرٹ "پیارے لانگ لیڈ - یہ ناممکن ہے مینے تمکو لانے کی قسم اٹھائی ہے - آؤ ایسی باتیں نہ بناؤ - تم عمدہ آدمی ہو جیسے کہ میں ہوں - آؤ جلدی سے متفق الرائے ہو جائیں - تم ایک لڑکی پر جسکے سرخ بال ہیں عاشق ہو کیوں ہے نا اور اسکا نام سٹیفنی کارلو عرف سولیل کوچینٹ ہے"؟

لانگ لیڈ "تمہیں یہ کسطرح معلوم ہوا ہے"

وائیبرٹ "کیا ہم لوگ جو خفیہ پولیس کے ملازم ہیں ان سب باتوں سے آگاہ نہیں ہوتے؟ یہ تو ہمارا پیشہ ہے کہ ہر ایک سے واقف اور آگاہ ہوں - علاوہ بریں اگر تم زیادہ کیفیت چاہتے ہو تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ سولیل کوچینٹ نے ہی بتایا تھا کہ آج تم یہاں سو گئے"

لانگ لیڈ "یہ جھوٹ ہے"

وائیبرٹ "میں کہتا ہوں یہ سچ ہے - اگر یہ سچ نہ ہوتا تو میں تمہاری خاطر اس طرح تکلیف نہ اٹھاتا - عشق و عاشقی کے معاملات کی قدر کرتا ہوں - اور میں ایسے بزدلی تصور کرتا ہوں - کہ ایک شخص کو یہ نہ بتایا جائے کہ تیری معشوقہ نے تیرا راز ظاہر کر دیا ہے"

لانگ لیڈ "آہ تم سچ کہتے ہو - کاش تم مجھے یہ بتانے کی نسبت چاقو سے مار ڈالتے"

یکایک لانگ لیڈ وائیبرٹ کے مقابل کھڑا ہو گیا - اسنے پستول اسکے سینہ کی طرف جھکا دیا - اور بولا: "تم قسمیہ کہتے ہو کہ سولیل کوچینٹ نے میرا راز افشاء کر دیا ہے"؟

وائیبرٹ "ہاں میں قسمیہ کہتا ہوں"

لانگ لیڈ "تم جھوٹ نہیں بولتے ہوگے - کیونکہ تم بہت بہادر ہو"

لانگ لیڈ کرسی پر بیٹھ گیا - اسکے ہاتھ نیچے لٹک رہے تھے - اور وہ بولا: "یہی وجہ ہے کہ دو روز سے مینے اسے نہیں دیکھا - او کمبخت! اور تاہم مجھے اس سے اسقدر عشق ہے! ایک وہ ہی ہے جسے میں کل دنیا میں چاہتا ہوں

وائیبرٹ کی طرف مخاطب ہو کر تب اسنے روتے ہوئے کہا: "میں اپنے آپکو حوالے کرتا ہوں۔ لو بیڑیاں پہناؤ"

وائیبرٹ: "تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ کہ میں تمہاری کمزوری اور بیدلی سے فائدہ اٹھالوں کبھی نہیں! اب چونکہ تم حلیم الطبع ہوگئے ہو۔ ہم دیکھیں گے کہ کیا کرنا چاہئیے"

تھوڑی دیر کے بعد وائیبرٹ لانگ لیڈ کے قریب گیا۔ اور اسکو شانہ سے پکڑ کر اور ہلا کر بولا: "آؤ میرے ساتھ اور میں تمہیں سوبیل کوچنٹ سے ملا دونگا"

لانگ لیڈ: "تب تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ملیگی"؟

وائیبرٹ: "بلاشک۔ وہ کل سے حوالات میں ہے۔ خوف نے اُسپر قبضہ کرلیا۔ ناگوار حالات نے اُسے مجبور کر دیا۔ اُسنے خیال کیا کہ باقیماندہ عمر اُسے قید خان بھگتنا ہوگا۔ اس سبب سے اُسنے تمہارا حال ظاہر کر دیا"

لانگ لیڈ: "بزدل۔ اور تم وعدہ کرتے ہو کہ اُسکے پاس لیے آؤگے"

وائیبرٹ: "یک لخت"

لانگ لیڈ: "لیکن میں اُسے جان سے مار ڈالوں گا"

وائیبرٹ: "تم خود سمجھ لو مجھے صرف تمہاری گرفتاری کا حکم ہے"

لانگ لیڈ: "میں تیار ہوں۔ چلو"

وائیبرٹ: "چلو"

فصل سوئم

وائیبرٹ لانگ لیڈ کو ساتھ لئے سیڑھیوں سے نیچے اُترا۔ مجرم کی حالت سے یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اپنے خیالات میں غرق سر کو اپنے سینہ پر ڈالے ہوئے وہ پولیس ایجنٹ کے پیچھے اس طرح آ رہا تھا جیسے کہ کوئی کتا اپنے مالک کے پیچھے چلتا ہے۔ سوبیل کوچنٹ نے اُسے گرفتار کرا دیا ہے۔ اُسکا تمام راز طشت از بام کر دیا ہے۔ اب اُسکو اور کسی چیز سے کیا مطلب؟

پاس سے ایک گاڑی گذر رہی تھی۔ وائیبرٹ نے کوچبان کو آواز دیکر بلایا اور لانگ لیڈ کو اپنے آگے کر کے بولا: "تو مہربانی کر کے سوار ہو جاؤ۔ تکلیف نہ کرو"

اسکے بعد اُسنے گاڑیبان کو عدالت فوجداری کیطرف لیچلنے کو کہا اور خود مجرم کے ساتھ بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک تو دونوں خاموش بیٹھے رہے اور اپنے اپنے خیالات میں غرق رہے۔ لیکن یکایک لانگ لیڈ زور سے اپنے پاؤں سے لکڑی کو ٹھوکر مار کر بولا۔

"اس طرح پر مجھے گرفتار کرا دینا بیکر راز کا طشت ازبام کرنا مجھے۔ جسنے اسکی خاطر کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھائیں مصیبتیں جھیلیں اور کیا کچھ نہ کیا۔ وہ جو کچھ چاہتی تھی میں حاضر کر دیتا تھا۔ میرا مال بال اُسکا غلام بنا ہوا تھا۔ اگر اُسنے کبھی مجھے کہا کہ جواہرات چاہئیں تو مینے رات کے وقت دوکانیں لوٹ کر اُسے لادیں۔ ایکدفعہ جبکہ ہم کوچہ داونی میں جارہے تھے اُسنے کہا کہ "مجھے وہ پوشاک چاہیئے کیونکہ اُسکے پہننے سے میری خوبصورتی تکمیل پر پہونچ جاوے گی"۔ اُسی شام کو مینے وہ پوشاک اُسے لادی تھی۔

وائیرٹ "تمنے اُسے خریدا تھا"؟

لانگ لیڈ "نہیں مینے اُسے چرالیا۔ کیا مجھے اپنے لیئے روپے کی ضرورت تھی؟ نہیں۔ شراب کا پیالہ۔ اور روٹی کا ٹکڑا وہ سونے کے واسطے ایک بستر میرے لیئے کافی تھا۔ اور کسی چیز کی مجھے ضرورت نہ تھی۔ یہ سب اُسی کی خاطر تھی کہ میں روپیہ کی ضرورت میں رہا کرتا تھا۔ اُسی کے اخراجات کی خاطر میں چور۔ راہزن ڈاکو اور قاتل وغیرہ بنگیا"

وائیرٹ "ٹھیک۔ کوئی سا جرم لو اُسکی جڑ کھود و اور تم دیکھو گے کہ عورت اُسکی بانی تھی۔ یہ صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ یہ پرانی کہاوت ہے آدم کبھی گیہوں کا پھل نہ کھاتا۔ اگر حوا توڑ کر اُسے نہ کھلاتی"

لانگ لیڈ "آخری دفعہ جب میں بیکار جہازوں میں بھیجا گیا تھا۔ تو یہ بھی اُسی کی کرتوت تھی۔ کیا میں نے کبھی اُسکو ملامت کی۔؟ نہیں اور برسٹ میں بھی مینے اُسکے واسطے روپیہ چرایا تھا۔ ایکدفعہ مجھے اُسنے لکھا کہ اُسکو ایک سو فرانک کی ضرورت ہے۔ ایک سو فرانک مجھے اُسوقت کہاں سے دستیاب ہوسکتے تھے بیکار جہازوں میں ہیں۔ ایک سو فرانک کہاں سے پیدا کرسکتا تھا۔ چنانچہ مینے تین مجرم

دربانوں کو لوٹنے کا خیال کیا۔ اسکی خاطر مجھے سنگین کوٹھڑی جھیلنی پڑی۔ لیکن اسکو ایک سو ٹن تک کرایہ کی ادائیگی کیلئے ملگئے"

وائیبرٹ "لوگ بے انصاف ہیں۔ دربان کو لوٹنا لائق انعام ہوتا ہے"

لانگ لیڈ۔ الغرض کہ میں نے جو کچھ کیا۔ یا جو جرم کیا وہ سب اسی کی خاطر تھا انمیں سے بعض تو ظاہر ہوگئے ہیں اور بعض ابھی پوشیدہ ہیں۔ اور کسیکو معلوم نہیں ہوئے

اس وقت وائیبرٹ یکایک چونک پڑا۔ وہ آرام سے بیٹھکر مجرم کی گفتگو کو خاموشی سے سن رہا تھا۔ لیکن مجرم کے آخری الفاظ پر کہ میں نے جرم کیئے ہیں انمیں سے بعض تو ظاہر ہوگئے ہیں اور بعض ابھی پوشیدہ ہیں اور ان سے کوئی ابتک آگاہ نہیں ہوا یکایک چونک پڑا۔ گذشتہ شب کو بیلی ہوکر وہ اور خیالات میں محو تھا۔ اسکی پولیس۔ یا اسکے فرائض۔ جرائم۔ یا لانگ لیڈ کے جرائم سے کیا غرض تھی؟ وہ اپنا وقت ایک مجرم کے پیچھے ضائع کر رہا تھا اسکی ریٹائرڈ زندگی جو فراغت سے شروع ہوئی تھی۔ اور وہاں ہی ختم ہوگئی تھی۔ تب اسنے لانگ لیڈ کی گرفتاری کی جرات بہادری کسی سرگرم مدعا سے نہیں کی تھی۔ بلکہ اس خیال سے کہ شاید اسکے رنج سے کچھ بات ظاہر ہوجائے۔ اس مہم نے جسکو اسنے اپنے ذمہ لیا تھا اور اس خطرہ نے جس میں اسنے اپنے آپ کو ڈالا تھا اسکو ہوشیار کر دیا تھا۔ اسنے نئی طرز زندگی اختیار کر لی تھی۔ اور کونٹ ڈی روبینی سے بدلکر پھر وائیبرٹ پولیس ایجنٹ بنگیا تھا۔ لانگ لیڈ کے جو جرم ابھی تک پوشیدہ تھے انکا ظاہر ہونا ضروری تھا۔

وائیبرٹ "تم کہ سکتے ہو کہ کیا وقت ہوگا"؟

لانگ لیڈ "کیوں! مجھے وقت وغیرہ سے کیا مطلب"؟

وائیبرٹ "مجھے ایک خیال پیدا ہوا ہے"

لانگ لیڈ "کیا"؟

وائیبرٹ "سولیل کو جنٹ کے ملنے میں ابھی بہت سویرا ہے"

لانگ لیڈ (دھمکی کے طور پر) "واہ تم ہزار وعدہ توڑنے کے لیئے کوئی حیلہ ڈھونڈ رہے ہو"

وائیبرٹ "تم عجیب قماش کے انسان ہو ذرا سی بات پر تم جامہ سے باہر

ہو جاتے ہو جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ بہت سادہ بات ہے۔ میں اسوقت قیدخانہ میں جاکر چابی برداروں سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ صاحبان میں اپنے دوست فراری ملزم لانگ لیڈ کی آپ سے ملاقات کراتا ہوں۔ وہ اپنی معشوقہ بیگم سولیل کو جینٹ سے ایک لمحے کے لیئے ملنا چاہتا ہے۔ جو آجکل آپ لوگوں کی مہمان ہے۔ اسلیئے آپ مہربانی کر کے یا تو اسکو پاس لیجاؤ یا اسکو اسکے پاس لے آؤ۔ لیکن جو جواب کہ مجھے وہ دینگے وہ بھی سن لو:۔ لانگ لیڈ صاحب نے ہم لوگوں پر بہت عنایت فرمائی اور ہمیں ممنون کیا جو یہاں کچھ مدت تک ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن [illegible] ہے کہ ہمارا اس قدر اختیار نہیں جو ہم بیگم سولیل کو کسی بات کی تکلیف دے سکیں اسکے ساتھ ملاقات ہونے کے لیئے پروانہ اجازت ضروری ہے اور جو لوگ کہ اس قسم کی اجازت دے سکتے ہیں وہ ابھی مزے کی نیند لے رہے ہیں۔ چنانچہ تم بیوقوف نہیں ہو اور اس مشکل کو بخوبی سمجھ سکتے ہو"

لانگ لیڈ:۔ "اچھا تو پھر کیا"؟

وائبرٹ:۔ "میرے دوست! میں صرف چاہتا ہوں کہ یہ دو تین گھنٹے جبتک تمہاری خوشی ہو صرف کروں۔ ابھی چونکہ بہت دیر باقی ہے۔ تم مجھ پر بھروسہ رکھو اور میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اس سے ملادونگا۔ نو بجے کے قریب ہم حاکم پولیس کی کچہری میں چلیں گے اور میں وہاں اپنے افسر سے ملاقات کرونگا۔ اور کہونگا کہ میں نے وعدہ کرلیا ہے۔ اور چنانچہ وہ مجھے وعدے کے پورا کرنے میں امداد دیگا۔ دس بجے کے قریب تم کو سولیل کو جینٹ سے ملا دیا جاویگا۔ کیوں منظور ہے"؟

لانگ لیڈ:۔ "ہاں منظور ہے"

وائبرٹ:۔ "خیر اب تمہارے حواس درست ہوئے۔ اب یہ سوال ہے کہ اس فراغت کے وقت میں ہم کیا کریں؟ تمہارا کچھ خیال ہے"؟

لانگ لیڈ:۔ "نہیں"

وائبرٹ:۔ "کھانا کھانے کی نسبت تم کیا کہتے ہو"؟

لانگ لیڈ:۔ "میں بھوکا نہیں ہوں۔"

وائبرٹ:۔ "خود غرض انسان۔ ممکن ہے کہ تمکو بھوک نہ ہو لیکن تمہیں

میرا کچھ خیال نہیں صبح علی الصباح پانچ بجے اٹھکر تمہاری خدمت میں حاضر ہوا۔ علاوہ بریں تم مجکو کیا کیا جوش دیتے رہے ہو۔ تم نے مجھے جان سے مار دینا چاہا۔ چنانچہ مینے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر کھولدیں۔ مینے کہا کہ اب خاتمہ بالخیر ہے۔ لیکن مینے پھر اپنے آپکو زندہ ہی دیکھا۔ اس قسم کی باتوں سے پیٹ خالی ہو جاتا ہے سمجھتے ہو؟" اور دروازہ سے باہر نکالکر وائیبرٹ نے گاڑی بان کو آواز دی کہ سنڈی میں بارٹ کے ہوٹل پر ٹھہر جائے۔

لانگ لیڈ "نہیں وہاں نہیں"

وائیبرٹ "اور کیوں نہیں؟ کیا وہ تمہیں اچھا کھانا نہیں کھلاتے"

لانگ لیڈ "کچھ اور سبب ہے"

وائیبرٹ "تم نے انکا کچھ قرضہ دینا ہوگا"؟

لانگ لیڈ "نہیں مینے کسی کا بھی نہیں دینا"

وائیبرٹ "تو پھر کیا ہے"؟

لانگ لیڈ - (آہ سرد بھر کر) "تین روز ہوئے مینے اسکے ہاتھ وہاں کھانا کھایا تھا"

وائیبرٹ نے آنکھ اٹھا کر لانگ لیڈ کیطرف دیکھا۔ اور اسکی بات سمجھ گیا۔ ایک پولیس ایجنٹ اور ایک مجرم۔ اجتماع ضدین کا ملاپ۔ تاہم وائیبرٹ نے لانگ لیڈ کو اس کمرہ میں جہاں اس نے سولیل کو جینٹ کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ لیجانے میں کچھ فائدہ خیال کیا۔ چنانچہ وہ گاڑی سے اتر کر اس کمرہ میں داخل ہوئے۔ لانگ اس کمرہ کو دیکھتے ہی بول اٹھا "یہ وہی کمرہ ہے میں اسے پہچانتا ہوں"

وائیبرٹ "یہ بھی اتفاقیہ امر ہے"

اسکے بعد وائیبرٹ نے عمدہ عمدہ اشیاء خوردنی لانیکا حکم دیا۔ اور مجرم کے مقابل بیٹھ کر اپنے دل میں کہا۔ اگر میں کھانا کھانے کے وقت اسکے تمام راز نہ معلوم کر لوں تو پولیس کے لائق نہیں مجھے تعجب ہے کہ ان پوشیدہ جرائم میں وہ کن باتوں کا مجرم ہے؟

فصل چہارم

وائیبرٹ نے کھانا کھانا شروع کر دیا اور مجرم نے بھی اچھی طرح سی عمدہ عمدہ چیزیں چٹ کرنی شروع کر دیں۔

وائیبرٹ "اور کسی چیز کا حکم کرو۔ تکلیف کو کام میں نہ لاؤ۔ کیونکہ میرے پاس سرکاری روپیہ بل ادا کرنے کے لیئے کافی ہے"

لانگ لیڈ "تب میں انگوری شراب کو پسند کرتا ہوں"

وائیبرٹ "انگوری ہی سہی۔ ابھی تک سوئیلیں کی محبت تمہارے دلمیں ہے"؟

لانگ لیڈ۔ (مکّہ زور سے میز پر مار کر) "نہیں اب مجھے اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں۔ آہ! اگر تمہیں اسکے تمام فریب معلوم ہوں جو اسنے میرے ساتھ کھیلے ہیں"؟

وائیبرٹ "مجھے کچھ خیال ہے۔ عورتیں ایسی ہی بیوفا ہوا کرتی ہیں لیکن ان سب پر بھی تمکو اسکی محبت رہی۔ کیوں ایسا ہی ہے نا"؟

لانگ لیڈ "افسوس! (شراب کا گلاس پی کر) لیکن میں اب اسکا ذکر کرنا نہیں چاہتا۔ شاید میں بہت کچھ اسکی نسبت ظاہر کر جاؤں"

وائیبرٹ۔ (دلمیں) یہی تو جاننے کے لائق ہے۔ کیا کھانے کے بعد ہم تذکرہ شروع کرینگے" لانگ لیڈ اسوقت خاموش اور بے حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ چنانچہ وائیبرٹ پھر بولا "کیا تم کھانے سے فراغت حاصل کر چکے ہو؟ اچھی طرح خیال کر لو۔ کیونکہ پھر تمہیں شاید دیر تک ایسا کھانا نصیب ہو"

لانگ لیڈ "کیوں نہیں"؟

وائیبرٹ "کیوں؟ تمہیں جاننا چاہیئے کہ سرکار مجرموں کو ہمیشہ انگوری شراب چکھنے کی اجازت نہیں دیا کرتی"

لانگ لیڈ "یہ میں بخوبی جانتا ہوں۔ لیکن شاید میں سرکار کے قبضہ میں نہ آؤں۔"

وائیبرٹ۔ (بے پرواہی سے) ٹھیک؟ لیکن مجھے تو خیال تھا کہ میں نے تمہیں گرفتار کیا ہے"

لانگ لیڈ "یہ میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے گرفتار کیا۔ لیکن جب میں کھانا کھا چکونگا تو مجھکو جانے سے کون روکیگا؟"

وائیٹ "میں"

لانگ لیڈ ۔ (مسکرا کر) "تم اتمنے مجھے شاید اچھی طرح سے نہیں دیکھا؟" یہ کہکر وہ راست قد کھڑا ہوگیا اور اسکا سر کمرہ کے سقف سے جا لگا۔

وائیٹ "اچھا۔ تم بہت عمدہ قد آور جوان ہو لیکن میرے خیال میں تم اپنی طبعی طاقت نہیں دکھا سکتے"

لانگ لیڈ "بیشک نہیں صرف جانا چاہتا تھا (ہنسکر) کہ جب کھانا کھا چکونگا تو بیشک مجھے بہت ہی آسان ہوگا کہ تمکو بغل میں دابکر میز پر سے ایک رومال اٹھاکر تمہارے منہ میں ٹھونس دونگا۔ تاکہ تم شور نہ مچا سکو اور تمہیں میز کے نیچے پھینک کر چلتا ہونگا"

وائیٹ "ہاں (شربت کا ایک گلاس پیکر) جوکچھ تمنے کہا ہے وہ بادی النظر میں درست معلوم ہوگا۔ میں اسے تسلیم نہیں کرتا"

لانگ لیڈ "کیوں"؟

وائیٹ "اسلیے کہ تم اسپر عمل نہیں کروگے"

لانگ لیڈ "وجہ"

وائیٹ "وہ خیال تمہیں روکدینگے"

لانگ لیڈ "وہ کون سے ہیں"؟

وائیٹ "اول تو یہ کہ تم میرے نزدیک نہیں آسکوگے"؟

لانگ لیڈ "تم ہنسی کرتے ہو"

وائیٹ "نہیں بلکہ میں ٹھیک کہتا ہوں دیکھو؟ یہ کہکر وائیٹ نے وہ نالہ پستول دکھایا" "تم اسے پہچانتے ہو"؟

لانگ لیڈ "یہ تو میرا پستول ہے"

وائیٹ "ٹھیک اپنی مایوسی میں تم اسکو اٹھانا بھول گئے۔ اور مینے اسکو لیلیا۔ اگر تمہاری عدم موجودگی میں تمہاری خانہ تلاشی کیجاتی اور یہ پستول

وہاں دریافت ہوتا تو تمہارا ٹھیک انتظام ہوتا۔ اور میں نے اس سے تمہیں بچایا ہے اور آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اب میں اسکو تمہیں نہیں دونگا۔ وہ وقت گذر گیا جب میں نے پہلے تمہیں دیدیا تھا۔ آج صبح کو میں اپنی زندگی کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ لیکن تمہاری ملاقات اور اس شراب نے مجھے پھر درست کر دیا ہے اور میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ سو مہربانی کر کے یاد رکھو۔ اب کیا پیوگے میرے خیال میں اب جامن کی شراب کچھ بادام اور چند چاء کے پیالے کافی ہونگے کیونکہ مرضی ہے"؟

لانگ لیڈ "جیسے تمہاری مرضی۔ لیکن تم نے مجھے دو خیال بتائے تھے کہ مجھے دست اندازی کرنے اور جانے سے روکیں گے۔ پہلے تم نے بتا دیا۔ اور دوسرے کا ذکر بھی کر دو"

وائیبرٹ "دوسرا اس سے بھی عمدہ ہے"

لانگ لیڈ "وہ بھی کہہ ڈالو"

وائیبرٹ "میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ حوالات میں بند کرنے سے پہلے میں تمہیں سولیل سے ملاؤنگا۔ پس تم یہ نہیں چاہتے کہ میں اپنا وعدہ توڑ ڈالونگا"؟

لانگ لیڈ "عورت کی نسبت میں اپنی آزادی کی زیادہ قدر کرتا ہوں"

وائیبرٹ "لیکن تاہم اس سے تم ملنا چاہتے ہو تاکہ تم ان سب ملامتوں کو اسکے سینہ میں ڈالو جو قریباً دو گھنٹہ تک تم بکتے رہتے ہو۔ اور جو تمہارا دم بند کر رہے ہیں"

لانگ لیڈ "ہاں ہاں (شراب کا اور گلاس پیکر) یہی بات ہے۔ اور جب میں سب کچھ اسکو سنا چکوں گا تو پھر انہیں ہاتھوں سے اسکا گلا دبا دونگا"

وائیبرٹ "ایسا کرنے میں تم غلطی کرو گے۔ یہ کہکر وائیبرٹ نے اسکو ایک اور شراب کا گلاس دیا۔ اسکا منشاء یہ تھا کہ لانگ لیڈ قدرے نشہ میں آجائے لیکن بالکل مدہوش نہ ہو جائے"

لانگ لیڈ "کونسی غلطی کا میں مرتکب ہونگا"

وائیبرٹ "کیونکہ جبکہ بدلہ لینے کے اور وسائل موجود ہیں تو قتل کرنا یا گلا دبانا حماقت پر مبنی ہے"

لانگ لیٹ "وہ کونسے ہیں"؟

وائیبرٹ "سوبیل کو صرف ایک روز کی حوالات نے ڈرا دیا ہے۔ وہ پانچ برس یا دس برس کی قید سے خائف ہو گئی ہے۔ اور اُسنے تم پر تھوک دیا ہے سو بہتر یہ ہوگا کہ تم بھی اُسپر تھوکو۔ بہت سے جرم ہیں وہ تمہاری شریک ہی ہوگی۔ صرف ایک بات بس وہ بھی سپرد عدالت عالیہ فوجداری ہو سکتی ہے اور حاکم اُسکو ایسی جگہ بھیجیں گے۔ جہاں سے پھر وہ واپس نہ آسکیگی"

لانگ لیٹ ۔ (کچھ دیر سوچکر) نہیں۔ میں اُسکی جان لینے کو ترجیح دیتا ہوں لیکن میں اُسے زندہ مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتا"

وائیبرٹ "یہ ظاہر ہے کہ تم کینہ ور نہیں ہو ورنہ اُسکو بھی قیدخانہ میں ڈلوا سکتے ہو تاکہ چھٹی کے دودھ کا مزا یاد آجائے"

لانگ لیٹ ۔ (اُٹھکر اور وائیبرٹ کے ہاتھ کو مضبوط پکڑ کر) میں کہتا ہوں کہ میں اُسے جان سے مار ڈالونگا۔ میں کینہ ور نہیں ہوں۔ نہیں میں نہیں — اگرچہ مینے اُسکے سبب سے ایک آدمی کی جان بھی لی"

وائیبرٹ "مجھے یہ نہ بتاؤ۔ ورنہ مجبوراً مجھے یہ بھی ظاہر کرنا پڑیگا" وہ جانتا تھا کہ انسان نشے میں بہت سے اپنے راز طشت از بام کر دیا کرتا ہے۔

لانگ لیٹ "بیشک ظاہر کردو (غصہ سے اور جوش کے لہجہ میں) بیکار بہانوں پر جیل جانیکی نسبت میں پھانسی ملنا پسند کرتا ہوں" یہ کہکر اُسنے شراب کی بوتل اُٹھالی اور منہ سے لگا کر غٹ غٹ پی گیا۔ اور پھر وائیبرٹ کے قریب آکر آہستہ آواز سے بولا:۔

"ہاں میں کہتا ہوں کہ مینے اُسکے سبب ایک انسان کی جان لی۔ کچھ بہت مدت نہیں گذری یہ گذشتہ ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقعہ ہے۔ سوبیل اس وقت کوچہ نوسنٹ الگسٹن میں رہتی تھی۔ ایک روز شام کے وقت جب میں اُسکی طرف گیا تو مینے دیکھا کہ ایک خوبصورت نوعمر آدمی اس سے جدا ہو رہا تھا۔ میں ایک طرف ہو گیا اور اُنکی گفتگو سننے لگا۔ وہ پھر ملنے کی نسبت گفتگو کر رہے تھے۔ اور جدا ہوتے وقت

وہ آپس میں بغلگیر ہوئے۔ میں غصہ سے پاگل ہوگیا۔ اس خیال سے کہ وہ مجھ سے بچ نہ جائے میں اُسکے پیچھے گیا۔ وہ کوچہ لاہکس میں گیا۔ اچانک وہ صحن کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اور دروازہ کھولکر اندر گیا۔ چنانچہ میں بھی اُسکے پیچھے چلا گیا۔ مجھے نہیں معلوم پھر کیا ہوا میں اُس وقت اپنے حواس میں نہ تھا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں نے ایک خوفناک چیخ سنی جو میرے شکار کے مُنہ سے نکلی تھی۔ پانچ منٹ کے بعد میں سولیل سے آملا۔ اور میں نے اُس سے کہا کہ "میں نے تمہارے عاشق کی جان لیلی ہے" اس کہانی کے بیان کرتے وقت لانگ لیٹ ایسا غوطہ میں گیا کہ اُسے دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہ رہی۔ اور اُسکا سر میز پر کھٹ سے بولا۔ مزید کیفیت کے لیئے وائیبرٹ کی تمام کوششیں بیفائدہ ہوئیں علاوہ بریں اب مزید کیفیت کی اُسے کیا ضرورت تھی؟ کیا اُسکو پوری کہانی نہیں سنا دی گئی تھی؟

جبکہ مجرم ان خیالات میں غرق تھا۔ وائیبرٹ یہ سوچنے لگا کہ یہ قیاس صاف ہے کہ مارس وائیٹل نے اپنی بیوی کی غیر حاضری میں نامناسب نہیں سمجھا ہوگا کہ سولیل جیسی خوبصورت عورت سے ملاقات کرے۔

ایک گھنٹہ کے بعد مجرم نے سر اُٹھایا۔ وائیبرٹ نے پھر اس گفتگو کو چھیڑنا چاہا۔ لیکن لانگ لیٹ نے زیادہ کہنے سے انکار کیا۔ اُسے صرف ایک خیال ستا رہا تھا کہ جہانتک جلد ممکن ہو سولیل کو دیکھے۔ پولیس ایجنٹ نے خیال کیا کہ وعدہ کے پورا کرنے میں دیر کرنا خطرناک ہوگی۔ چنانچہ کھانے کی قیمت ادا ہوگئی۔ پستول کا گھوڑا چڑھا لیا۔ گاڑی میں سوار ہوگیا۔ جو ابتک باہر کھڑی ہوئی تھی۔ اور کچہری کیطرف مجرم کو لیکر چلدیا۔

فصل پنجم

وائیبرٹ اور لانگ لیٹ کا سفر بغیر کسی قابل تحریر حادثہ کے پورا ہوگیا۔ لانگ لیٹ نشے کی ترنگ میں اپنے خیالات میں غرق گاڑی کے ایک کونہ میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اور پولیس ایجنٹ غور سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ ایک ہاتھ میں پستول پکڑے ہوئے وہ تیار بیٹھا تھا کہ اگر مجرم ذراسی کوشش بھی بھاگنے کے واسطے عمل میں لائے تو وہ

گولی چلا دے۔

جب وہ کچہری پولیس کے قریب پہنچ گئے۔ تو وائیبرٹ نے گاڑیبان کو گاڑی ٹھہرانے کا حکم دیا۔ اور جبکہ لانگ لیڈ اترنے لگا تو اُسنے اُسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

وائیبرٹ ”مہربانی کرکے ایک بات سُنلو۔ تم نے سوبیل کو چنٹ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ہے اور میں نے وعدہ کیا ہے کہ تمکو اس سے ملا دونگا۔ اور میں بہرحال اپنا وعدہ پورا کرونگا۔ اوّل تو یہ کہ مجھے اسمیں کچھ مطلب نہیں اور دوئم یہ کہ وہ پولیس ایجنٹ جو اپنی اور اپنے پیشہ کی عزت اور قدر کرتا ہے میرے خیال کے مطابق کبھی کسی ملزم سے فریب نہیں کریگا۔ اس سے اسکی سخت ہتک اور بے اعتباری ہو جاتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ جونہی تمہارا قدم دفتر میں داخل ہوگا۔ تم فراری ملزم عادی چوری پیشہ خیال کئے جاؤگے۔ اور اسکے بعد مجھے تم سے کچھ سروکار نہ ہوگا۔ میرا اختیار اس عمارت کے دروازہ پر ختم ہو جائیگا۔ میں نے تمہیں گرفتار کیا ہے جب میں تمہیں مناسب افسروں کے حوالے کر دونگا میرا کام ختم ہو جائیگا اور میں پھر دیگر اشخاص کی طرف مخاطب ہو جاؤنگا“

لانگ لیڈ ”تم مجکو سوبیل سے ملانے کے بغیر تو مجھ سے علیحدہ نہیں ہونگے“

وائیبرٹ ”اسکا تصفیہ ہو چکا ہے۔ لیکن پیشتر اسکے کہ ہم ایک دوسرے سے الوداع کہیں۔ ذرا مہربانی کرکے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ“

لانگ لیڈ ”کیوں“؟

وائیبرٹ ”تاکہ میں تمہیں ہتکڑی پہنا لوں“

لانگ لیڈ ”(نہایت نرم لہجہ میں) میں کسیکو ضرر نہیں پہنچاؤنگا صرف سوبیل ہی ہے جس سے مجکو عداوت ہے“

وائیبرٹ ”میرے دوست برابر چار گھنٹوں سے ہم اکٹھے چلے آ رہے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں تمہیں کافی ثبوت دے چکا ہوں۔ کہ میں تم سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ لیکن اس وقت سے ہم تنہا نہیں ہونگے۔ میں تمکو اوپر لیجانے کو ہوں اور تمکو دفتر وغیرہ میں سے راستہ طے کرنا ہوگا۔ جہاں سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے تمہیں دیکھا بھی ہوا ہے اور تمہاری شہرت بھی سُنی ہوئی ہے۔ اور

وہ تم سے ڈرتے ہیں۔ یہ صرف آپکے اطمینان کے واسطے کہتا ہوں۔ سو مہربانی کرکے منظور کر لو"

لانگ لیڈ "چلو ان سب باتوں کا اب خاتمہ کردو" یہ کہکر اُسنے اپنا ہاتھ وائبرٹ کی طرف بڑھا دیا۔ چنانچہ وائبرٹ نے ہتھکڑی پہنا دی اور پھر گاڑیبان کو آواز دی کہ کیمبرویل میں چلے اور پھر پولیس کے صحن میں داخل ہوکر بڑی سیڑھیوں کے برابر ٹھہر گئے۔

وائبرٹ "اطلاع بھیجنے کے پانچ منٹ بعد خفیہ پولیس کے افسر کے کمرہ میں اپنے قیدی کو لیکر داخل ہوا۔ اور میز کے قریب کھڑے ہوکر بولا:۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اور اُسے لے آیا ہوں"

افسر۔ (سر اٹھاکر) "کیسے؟"

وائبرٹ "لانگ لیڈ کو ــــ یہ کھڑا ہے"

افسر "اور تم نے تنہا اُسے گرفتار کیا۔؟"

وائبرٹ "ہاں میں نے تنہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تنہا گرفتار کرکے لاؤنگا؟"

افسر "صاحب۔ شاباش۔ آفرین میں تمہارا ممنون ہوا ہوں۔ تم نے ہماری ایک لاثانی خدمت ادا کی ہے۔ گھنٹہ بھر میں افسر اعلیٰ سے ملونگا اور وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری نسبت ذکر کرونگا"

وائبرٹ "جیسے آپکی مرضی۔ لیکن میں اس معاملہ کی خاطر انعام لینے سے انکار کرتا ہوں۔ میری صرف ایک درخواست ہے"

افسر "سُننے سے پیشتر ہی منظور"

افسر یہ کہکر اپنی کرسی سے اٹھا اور وائبرٹ کے ساتھ دریچہ کے قریب آکے کھڑا ہوگیا۔ تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد افسر بولا "میں سمجھ گیا ہوں۔ میں بھی تمہارے ساتھ متفق الرائے ہوں کہ اس قسم کے لوگوں سے جو وعدے کئے جاویں انکو ہمیشہ پورا کرنا چاہیئے۔ وہ ہم سے ڈرتے ہیں۔ ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ ہمیں مار ڈالتے ہیں۔ لیکن انہیں مجبوراً ہماری تعظیم کرنی پڑتی ہے۔ لانگ لیڈ کو چند گھنٹوں کے لیئے حوالات میں رہنا ہوگا۔ اور اس صورت کی نسبت میں حکم دونگا"

وائیبرٹ۔ لیکن لانگ لیڈ کے ملنے سے پیشتر میں اسکو دیکھنا چاہتا ہوں میرے ایک اور نکتہ کسی اور مقدمہ کی نسبت اس سے حل کرنا ہے اور شاید اُس سے مجھے کچھ پوری اطلاع ملجاوے۔

افسر۔ بہت اچھا۔ تم وہاں حوالات میں جاؤ اور دربانوں کے افسر کو یہ پروانہ دیدوگے

وائیبرٹ سلام کرکے چلا گیا۔ دیگر افسران جنکو افسر نے بلایا تھا۔ لانگ لیڈ کو حوالات میں لے گئے۔ اسکی گرفتاری کی خبر کل کچہری میں پھیل گئی۔ چنانچہ سب کے لوگ اُسکے دیکھنے کو آئے۔ اس اژدہام خلقت کو وہ نہایت حلیم نگاہ سے دیکھتا ہوا گذر گیا۔ ؟ اُسکو اس انبوہ سے کیا غرض ؟ اُسکو غصہ تو سوئیبل سے تھا جسنے اُسے گرفتار کرایا۔ اور اُسکا راز بتایا۔

فصل ششم

سٹیفنی کارفو عرف سوئیبل کوچنٹ کے درحقیقت سرخ بال تھے۔ یہ ضروری امر ہے کہ اس نکتہ کو موجودہ زمانہ میں اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ جبکہ عورت کے بالوں کا رنگ بہت آسانی سے بدل جاتا ہے۔

سوئیبل کوچنٹ بہت خوبصورت اور دلفریب عورت تھی۔ اُسکا قد لمبا اور سانچے کا ڈھلا ہوا تھا۔ شانے چوڑے اور نازک کمر تھی۔ اسکا سینہ چوڑا اور کشادہ تھا۔ اُسکے ہاتھ پاؤں گو بڑے تھے لیکن سانچے میں ڈھلے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اُسکے قیافہ میں کوئی عجیب چیز ظاہر ہوتی تھی۔ اُسکے ہونٹھ پتلے اور موتیوں کیطرح سفید دانت تھے اور ہونٹھ کھلے ہوئے تھے۔ اُسکی غبغب چوڑی اور اُنکی آنکھیں چینیوں کی طرح نہیں۔ جنکا کوئی خاص رنگ نہ تھا۔ روشنی کے مطابق کبھی سبز کبھی نیلی اور کبھی ارغوانی ہوجایا کرتی تھیں۔ ابرو خمدار اور گھنے تھے۔ چہرہ پر کسی کسی جگہ چند تل تھے لیکن یہ اُسکی خوبصورتی کو داغدار نہیں کرتے تھے بلکہ یہ قیمتی نقطے اُسکی خوبصورتی کی کتاب کو مکمل کرتے تھے۔ اسکے سرخ بالوں کی نسبت ہم اُسکے سایہ کا ذکر کرتے ہیں۔ صرف یہی کہنا کہ عورت کے بال سرخ ہیں کافی

نہیں۔ سُرخی میں بھی چند حالتیں ہیں۔ اُسکے بال لمبے اور گھنے تھے اور جب کھلے چھوڑ جاتے تو اُسکے گھٹنوں تک پہنچ جاتے تھے۔ اور سورج کی شعاعوں کی مانند اُنکا رنگ سرخ سنہری تھا۔

سولیل کی حالت غدر سے ترنگدار تھی وہ اپنے فائدوں کو ہمیشہ اپنی حرص کے آگے قربان کرتی رہی۔ اُسکی نسبت ایک روایت ہے کہ ایک روز شام کے وقت جبکہ وہ بوہیمیا میں رہتی تھی۔ اُس نے ایک مرد سے جو ناچنے والا تھا گفتگو کرنے کا خیال کیا۔ اسکے قریب پہنچنے کے لیئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھی جہاں اُسکے قریب فرانس کے ایک امیر نواب کا بیٹا اور سفیر کے دو سکتر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں وہ لانگ لیڈ پر عاشق ہو گئی۔ بادی النظر میں اُسکی خوبصورتی اور وسیع قد نے سولیل کو فریفتہ کر دیا۔ اُسنے یہ جاننا چاہا کہ یہ قد آور انسان عشقیہ گفتگو کیسی کرتا ہے۔ آیا اُسکی گفتگو حلیم سرگرم یا فصیح ہے یا نہیں۔؟

لانگ لیڈ جبکہ وہ اُسکی فصاحت کا امتحان کر رہی تھی اُسپر جان و دل سے عاشق ہو گیا۔ اس لمحہ سے سٹیفنی کارلو کی زندگی اُلٹ گئی۔ دو دفعہ لانگ لیڈ کے ساتھ شارع عام میں بھی جاکر اُسکو بوہیمیا سے نکلنا پڑا۔ اُسکو اپنے ولی دوست اور ہمدرد لوگ چھوڑنے پڑے۔ اِس لانگ لیڈ نے جسنے ابھی بیکار جہازوں کی سیر نہیں کی تھی۔ اپنی رغبت اُسکی طرف دکھانی شروع کی۔ اُسنے سولیل کو اسیطرح اپنے قابو میں کر لیا۔ جیسے کوئی شکار کو پکڑ لیتا ہے۔ اُسنے اپنی طاقت سے اُسکے حقوق پر قبضہ کر لیا۔

پیرس میں مزدور پانچ فرانک روزانہ کما سکتے تھے۔ یہ رقم گو لانگ لیڈ کے لیئے کافی ہوتی۔ مگر سولیل کے اخراجات کے لیئے کافی نہ تھی۔ چنانچہ اُسوقت سے لانگ لیڈ نے راہزنی۔ ڈاکہ اور چوری وغیرہ شروع کی۔ ایک دفعہ جبکہ وہ ایک گھڑی ساز کی دوکان میں جاکر سولیل کی خواہشوں کے پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اُسکو کسی نے گریبان سے پکڑ لیا اور بعد میں اُسکو ٹولون میں بیکار جہازوں کی سیر کرنی پڑی۔

ابھی سولیل نے بمشکل اُسکے پنجہ سے رہائی پائی تھی کہ وہ پھر آموجود ہوا۔

اور اُسنے سولیل کو اُسکی آزادی کے خواب سے بیدار کر دیا۔ چونکہ وہ اُسکے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اسلیئے لانگ لیٹ نے اپنی بیڑیاں توڑ ڈالی تھیں۔ اور وہاں سے بھاگ آیا تھا۔

سولیل کو اب آگے سے کم آزادی سے زندگی بسر کرنی پڑی۔ کیونکہ لانگ لیٹ فراری ملزم تھا۔ لانگ لیٹ نے پولیس سے بچنے کے لیئے خیال کیا کہ وہ اپنے آپ کو سولیل کے مکان میں چھپائے رکھے۔ وہ ہر وقت اُسکے قریب بیٹھا رہتا۔ وہ اُسے کبھی مکان سے باہر نہ نکلنے دیتا۔ اس بہانے سے کہ وہ اُسکے ساتھ پولیس کے خوف سے نہیں جا سکتا۔ مبادا گرفتار ہو جاتے۔ ایک روز سولیل نے کہا کہ وہ اپنا اسباب خریدنا چاہتی ہے۔ چنانچہ لانگ لیٹ جو اُسپر دل و جان سے فدا تھا اُسکی خواہش کے پورا کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ برابر دو روز تک۔ رات کو پھرتا رہا اور آخر کار ایک رات ایک دوکان سے اسباب چرا لایا۔ بلکہ اُس دوکان کے تمام برتن بھی اٹھا لایا۔ تاکہ سولیل کو خریدنے نہ پڑیں۔

صاحب دوکان نے رپورٹ پولیس میں لکھوائی۔ اور پولیس نے تفتیش کے بعد لانگ لیٹ کا پتہ لگایا۔ چنانچہ سراغ لگا کر اُنہوں نے لانگ لیٹ کو گرفتار کر لیا لیکن اُسوقت صرف لانگ لیٹ تنہا ہی گرفتار نہیں ہوا۔ بلکہ اُسکے ساتھ سولیل بھی گرفتار کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لانگ لیٹ پر سرقہ اور فراری ملزم ہونیکا جرم عاید ہوا۔ اور وہ بیس سال کے لیئے برسٹ میں جلا وطن کیا گیا۔ اور سولیل کو مال مسروقہ رکھنے کے الزام میں ایک سال کی قید بھگتنی پڑی۔

سال کے اختتام پر جب سولیل قید خانہ سے نکلی تو اُس نے دیکھا کہ ایک گاڑی اُسکے انتظار میں کھڑی ہے اور کوچ پر اُسکا وفادار لانگ لیٹ بھیس بدلے ہوئے گاڑیبان بنکر بیٹھا ہوا ہے۔ جو برسٹ سے بھاگ آیا تھا۔

اب اُسکی تیسری دفعہ کی گرفتاری سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کسطرح پر سولیل نے اس گرفتاری میں امداد دی۔ لیکن ان کیفیتوں سے پولیس باخبر نہ تھی۔ اُنہوں نے خیال کیا کہ اپنی گرفتاری سے ڈر کر اُسنے اپنے عاشق کا تمام حال ظاہر کر دیا تھا تاکہ حاکمان عدالت اُس کی نسبت عمدہ رائے قایم کر لیں۔

وہ سٹیفنی کارنو کو نہیں جانتے تھے وہ ایسی عورت نہ تھی جو ذرا سی بات سے خائف ہو جاتی۔ اُسنے لانگ لیڈ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اُس کو گرفتار کرا دیا تھا۔ اور اپنے آپ کو اسواسطے گرفتار کرایا تھا تاکہ اُسکے غصہ اور تندی سے رہائی پائے۔ سویل اور بہت سی خبریں دے سکتی تھی۔ سرخ بالوں والی عورتیں معمولی نہیں ہوا کرتیں ؛

فصل ہفتم

جسوقت وائیبرٹ سویل کو جینٹ کے کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ بستر پر بیٹھی ہوئی اپنے بالوں سے بچوں کیطرح دل بہلا رہی تھی۔ سب کو اُسنے کھولکر اپنی چھاتی پر ڈالا ہوا تھا۔

سورج کی کرنیں روشن دانوں میں سے اُسکے بالوں پر گر کر اُسکی خوبصورتی کو اور بھی بڑھا رہی تھیں۔ اگر پولیس ایجنٹ کے بجائے کوئی اور شخص ہوتا تو وہ ضرور اُسکی خوبصورتی کا مداح بنجاتا۔ لیکن اُسنے اپنے جذبات کو ضبط کر لیا۔ چنانچہ اندر داخل ہو کر اُس نے دروازہ بند کر دیا۔ سویل اُسکی آمد سے حیران ہو کر اپنے بالوں کو الٹ کر باندھنے میں مصروف ہو گئی۔

وائیبرٹ ۔ (نہایت شفقت کے لہجہ میں) "کیوں میری بیٹی۔ تم پھر گرفتار کیگئی ہو"؟

سویل ۔ "ہاں صاحب"

وائیبرٹ ۔ "ابکی دفعہ جب تم جیلخانہ میں جاؤگی تو تمہارا خاتمہ ہو جائیگا"؟

سویل ۔ "میں چاہتی ہوں کہ مجھے وہاں بھیجا جاوے"

وائیبرٹ ۔ "تم کیا کہتی ہو؟ کیا تم شہر میں رہنے سے ناخوش ہو"؟

سویل ۔ "خوش! میں خوش رہ سکتی ہوں"؟

کوئی سے الفاظ بھی سویل کے مذکورہ بالا الفاظ کے معنے ظاہر نہیں کر سکتے۔ وائیبرٹ نے خیال کیا کہ جو مصیبتیں اُسنے اُٹھائی ہیں یا جو تکلیفیں اُسکو گوارا کرنی

پڑی ہیں اُنکی وجہ سے اُسکو خوشی سے نفرت ہو گئی ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا: "تو عورت کو خوش کرنے کے لیئے صرف دیو ہونا کافی نہیں"

سوبیل۔ (وائیبرٹ کے روبرو راست قد کھڑے ہو کر) "تم اُسے جانتے ہو"؟

وائیبرٹ "تمہارے برابر تو نہیں لیکن تاہم اُس سے واقف ہوں"

سوبیل "خوب! لیکن مجھے اُس سے نفرت ہے"

وائیبرٹ "یہ تو آسانی سے معلوم ہو گیا ہے اور بلاشک تم سُنکر خوش ہو جاؤ گی کہ لانگ لیڈ گرفتار کر لیا گیا ہے"

سوبیل۔ (خوشی سے) "سچ"؟

وائیبرٹ "بیشک"

سوبیل "آہ! مجھے اس کی امید نہ تھی"

اسکا چہرہ خوشی سے دمکنے لگ گیا اور اُسنے آسانی سے سانس لینا شروع کیا۔

سوبیل "تب کیا اُسنے اپنے آپکو بچایا یا نہیں"؟

وائیبرٹ "بہت کم"

سوبیل "اور کون ایسا دلیر تھا جسنے اُسکو گرفتار کیا"۔؟

وائیبرٹ "میں"؟

سوبیل۔ (وائیبرٹ کی طرف نگاہ اُٹھا کر اور حقارت سے مُسکرا کر) "یہ ناممکن ہے"

وائیبرٹ "کیوں! اس وجہ سے کہ میں اس سے قد میں چھ انچ چھوٹا ہوں؟ بلندی کوئی چیز نہیں۔ جو چیز ہے چالاکی ہے۔ تم اسکو باور نہیں کرتی ہو تم طبعی بدنی طاقت کی معرفت ہو۔ اور دل کی طرف کافی توجہ نہیں کرتی لیکن ایک گھنٹہ بھر ہیں یہ تمہارا لانگ لیڈ بھیڑیے سے بڑھکر حلیم ہو گیا تھا۔ وہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک دفعہ پھر بیکار جہازوں پر بھیجا جاویگا لیکن آگے دو دفعہ وہاں سے

بھاگ نکلا ہے۔ اور اب تیسری دفعہ پھر بھاگ آئیگا۔ اور پھر تمہارے شبہہ ہونے میں کچھ شک نہیں“

سوبیل کوچینٹ نے اپنا سر جھکا لیا۔

وائیبرٹ ”تم کبھی آرام حاصل نہیں کروگی۔ تم کبھی اپنی دونوں آنکھیں بند کرکے آرام سے نہیں سوسکوگی۔ اگرچہ تمکو معلوم ہوگا کہ وہ بیکار جہازوں پر ہے پھر وہ دیہاتی رہائیش کی طرح انکو ترک کرکے آجائیگا۔ تم اسکو اور قسم کی سزا دلاسکتی ہو“؟

سوبیل ”کس طرح؟ کیا؟“

وائیبرٹ ”مثلاً موت“

سوبیل کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اسکو موت کی سزا نہیں ملیگی۔ کیونکہ اُسنے ایسا کوئی جرم نہیں کیا۔

وائیبرٹ ”تمکو کامل یقین ہے“

سوبیل کا رنگ زیادہ زیادہ زرد ہوتا گیا اور وائیبرٹ نے مفصلۂ ذیل الفاظ اسکی زبان سے سُنے ”میں نہیں بولونگی۔ نہیں اسوقت میں کچھ نہیں کہونگی۔ میں نہیں چاہتی کہ اسے موت کی سزا دیجائے۔

وائیبرٹ ”یہ عجیب بات ہے۔ تمہاری اور لانگ لیٹ کی رائیں کسقدر اختلاف ہے۔ تم کہتی ہو — میں چاہتی ہوں کہ وہ قید کردیا جائے۔ لیکن موت کی سزا نہ پائے۔ اُسنے صرف ایک لمحہ ہوا مجھ سے کہا۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ قید کیجائے میں چاہتا ہوں کہ وہ جان سے ماری جائے“

سوبیل ”آہ اُسنے ایسا کہا“؟

وائیبرٹ ”میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اُسنے ایسا کہا“

سوبیل ”وہ چاہتا ہے کہ مجھے مرتی کو دیکھے“؟

وائیبرٹ ”وہ یہ نہیں چاہتا ہے کہ تمکو مرتی دیکھے۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تمکو خود جان سے مار ڈالے“

سوبیل ”مجھے کس طرح جان سے مار سکتا ہے؟ جبکہ وہ قید میں ہے“

وائیبرٹ :- "یہ مجھے مشکل نہیں میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ اسوقت تمہاری زندگی سخت خطرہ میں ہے"

سوبیل :- "مینے تمہیں کہا تھا کہ میں موت سے ڈرتی ہوں اسلیئے تم مجھے زیادہ ڈراتے ہو"

وائیبرٹ :- "جو تمہاری خوشی ہو۔ خیال کرلو۔ لیکن میں حلفیہ کہتا ہوں کہ لانگ لیٹ تمہاری جان لینے کے درپئے ہے"

سوبیل :- "وہ مجھے کیوں جان سے ماریگا؟ مینے اسکا کیا لیا ہے۔ کیا قصور کیا ہے"؟

وائیبرٹ :- "تم نے اُسے گرفتار کرایا۔ اور اُسکا راز ظاہر کردیا"

سوبیل :- "اُسے یہ معلوم نہیں"

وائیبرٹ :- "معاف رکھنا میں نے اُسے بتایا تھا"

سوبیل :- "کیا۔ تم نے ——"

وائیبرٹ :- "میرے پاس بھی ایک وسیلہ اسکو خاموش کرنے کا تھا"

سوبیل :- "یہ بہت بُرا ہوا! حاکم پولیس نے جسکو میں نے لانگ لیٹ کا پتہ دیا تھا کہ کہاں ملیگا میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ اُسکے روبرو میرا نام نہ لیا جائیگا"

وائیبرٹ :- "حاکم پولیس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ چونکہ میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ لہذا جو مینے مناسب سمجھا کہدیا"

سوبیل :- "میرا خاتمہ ہے۔ اگر وہ چھٹ گیا تو میرا انجام قریب ہے"

وائیبرٹ :- "آؤ اُسکے نہ بچنے کی تدبیر کریں اور اُسکو عدالت عالیہ فوجداری کے سپرد کریں۔ اور جوری اُسکو موت کا فتوے سنادیگی"

سوبیل :- "وہ رہا ہو سکتا ہے"

وائیبرٹ :- "ناممکن۔ اگر اُسکے ضمیر پر قتل کا جرم دارد ہو تو دو دفعہ کے فراری ملزم کا بچ نکلنا ہنسی ٹھٹھا نہیں"

سوبیل :- "بیشک میں اپنی زندگی کی قدر کرتی ہوں لیکن تم میری زندگی کس طرح بچاؤگے؟ وہ گرفتار ہے اور حوالات میں بند ہے لیکن تو بھی تم کہتے ہو کہ میری

زندگی اُسکے ہاتھ سے خطرہ میں ہے۔"

وائیبرٹ: "تم شاید وعدہ چاہتی ہو"؟

سوئیبل: "یہ بہتر ہوگا۔"

وائیبرٹ: "سنو۔ جب اُسنے سُنا کہ تم نے اسکا حال ظاہر کر دیا ہے۔ تاہم اُسنے بے سکے ساتھ چلنے میں حیلہ وحوالہ کیا۔ تب میں نے اُسکے ساتھ وعدہ کیا کہ میں آج اُسکو تمسے روبرو ملا دونگا۔"

سوئیبل۔ (ڈر کر) "تمسے روبرو؟ جبکہ اُسنے تم کو کہدیا کہ وہ مجھے جان سے مار ڈالیگا"؟

وائیبرٹ: "بیشک! مجھے اس سے کیا غرض؟ میں نے۔۔۔۔۔۔"

سوئیبل۔ (لحظہ بھر سوچکر) "کیا تم اپنا وعدہ قایم رکھوگے۔ میں ابھی وہ بتا دوں جو تم جاننا چاہتے ہو"؟

وائیبرٹ: "مجھ سے وعدہ کے خلاف ہونا ناممکن ہے لیکن میں کسی اور طریق سے بھی اپنے وعدہ سے سبکدوش ہوسکتا ہوں۔ لانگ لیڈ کو یہاں لانیکے بجائے جیسے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اُسکو تمہارے کمرہ میں لاؤں میں اُسے کچہری کے کسی اور کمرہ میں لیجاؤنگا۔ اور ادھر سے تمکو بھی وہاں جانا پڑیگا۔ اور جو کچھ اُسکی مرضی ہوگی وہ تمہیں منہ سے کہیگا۔ آرام سے بیٹھکر بک جھک لیگا۔ لیکن تمہارے ایک بال کو بھی ایذا نہیں دیسکیگا۔ کیونکہ تمہارے اور اُسکے درمیان لوہے کا ایک جنگلہ حایل ہوگا۔"

سوئیبل: "لیکن فرض کرو کہ اگر اُسکے پاس کوئی پستول ہوا تو"؟

وائیبرٹ: "اُسکی نسبت تم بےفکر رہو۔ جو لوگ حوالات میں لائے جاتے ہیں۔ اُنکی سر سے پاؤں تک جامہ تلاشی لیجاتی ہے۔ لیکن تاہم میں تمہارا شک رفع کرنے کے لیئے پھر اُسکی تلاشی لے لونگا۔ علاوہ بریں تم دیکھ سکتی ہو کہ وہ مسلح نہیں۔ یہ دیکھو اس پستول کو۔"

سٹیفنی کارنو اس پستول کو جو وائیبرٹ نے اُسکے سامنے کر دیا تھا دیکھکر بولی:

"ہاں میں اُسے پہچانتی ہوں۔ آہ! اس سے اُسنے مجھے کئی دفعہ دھمکایا۔ وہ ہمیشہ مجھے

دھمکایا کرتا تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں اس نے میرا دماغ ناک کے راستہ سے نکالنا چاہا۔ اس کا بہانہ یہ ہے کہ اس نے مجھے کسی ہمسایہ سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ جب وہ سو گیا تو مینے پستول لیکر اس میں سے کارتوس نکال ڈالا۔ اور بارود بھی خالی کر دیا تم گھوڑا دبا کر دیکھ لو۔ یہ اب نہیں چلیگا"

وائبرٹ نے دونوں گھوڑے کھینچے۔ ٹوپیاں چل گئیں لیکن کچھ آواز بھی نہ ہوئی۔ اور مسکرا کر بولا "میں اور لانگ لیڈ آپس میں ایک دوسرے کو دھمکاتے رہتے تھے۔ لیکن بیٹھ جاؤ اور مجھ سے کوئی بات نہ چھپاؤ۔ ورنہ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ تمہارا خاتمہ قریب ہے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ چاہو تو اسکو حوالات کے کمرہ میں گفتگو کرنیکے لیے بند کر دیا جاوے"

ان آخری الفاظ سے سولیل کو چنٹ کانپنے لگ گئی۔ چنانچہ وہ اپنے بستر پر بیٹھ کر وائبرٹ کے سوالات کا انتظار کرنے لگی۔

فصل ہشتم

وائبرٹ ۔ "سوم سرباریں کوچہ لاہیجس میں کہ جو سینٹ اگسٹن کے سرے پر جہاں کہ تم لانگ لیڈ کے ساتھ رہتی تھیں ایک نوجوان آدمی قتل کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس قتل کی نسبت تم مجھے کیا اطلاع دے سکتے ہو"؟

سولیل ۔ "لیکن یہ کس طرح واقعہ ہوا"؟

وائبرٹ ۔ "اسی اطلاع کے لیئے تو میں تمہارے پاس آیا ہوں آج صبح کے وقت لانگ لیڈ نے نشہ کی ترنگ میں اپنے جرم سے میرے روبرو اقبال کر لیا"

سولیل ۔ "اچھا"؟

وائبرٹ ۔ "یہی کافی نہیں۔ قانون کیفیت اور ٹھیک ثبوت کا خواستگار ہے۔ اور ان دونوں باتوں کے لیئے میں تمہارے پاس آیا ہوں"

سولیل ۔ "اوہ۔ بہت اچھا۔ تم سوال کرو اور میں جواب دونگی"

وائبرٹ ۔ "جس شخص کو لانگ لیڈ نے قتل کیا تم اسے کب سے جانتی ہو"؟

سولیبل — ”دو دن سے“

وائیبرٹ — ”تم پہلے اس سے کہاں ملی تھیں“؟

سولیبل — ”کوچہ داوینی کے سرے والی سیرگاہ میں قریباً تین بجے دوپہر وقت ہوگا“

وائیبرٹ — ”کوچہ داوینی کے سرے پر تم بیان کرتی ہو؟ کیا وہ بورس تک آرہا تھا“؟

سولیبل — ”میرا بھی یہی خیال تھا“

وائیبرٹ — ”اس نے تمکو بالخصوص دیکھ لیا“؟

سولیبل — ”بلکہ مینے اسے دیکھا۔ کیونکہ مینے خیال کیا کہ اسکی شکل و صورت اچھی تھی۔ اسمیں کوئی عجیب بات نہ تھی۔ میں باہر بہت کم جایا کرتی تھی۔ کیونکہ لانگ لیٹ مجھے باہر نکلنے نہیں دیتا تھا اسلیئے سب لوگ مجھے اچھے معلوم ہوتے تھے“

وائیبرٹ — ”جس شخص کا ہم ذکر کر رہے ہیں پستہ قد کا انسان تھا“؟

سولیبل — ”درمیانہ قد تھا“

وائیبرٹ — ”پھر کیا ہوا“؟

سولیبل — ”وہ میرے پیچھے پیچھے چلا آیا۔ اسکے بعد میں سیرگاہ سے لوٹ پڑی اور اپنے مکان کے دروازہ پر پہونچ گئی۔ چنانچہ وہ میرے پاس آگیا۔ اور آداب بجا لاکر کہنے لگا کہ میں بہت خوبصورت ہوں اور بہت سی بیہودہ باتیں کہیں انجام یہ ہوا کہ میں نے اسے دوسرے روز اپنے مکان پر آنے کی اجازت دی بدقسمتی سے لانگ لیٹ جسکی نسبت میرا خیال تھا کہیں پیرس سے باہر گیا ہوا ہے بے خبر واپس آیا۔ باقی حال تمکو معلوم ہے کیونکہ تم کہتے ہو کہ اسنے تمہارے روبرو سب اقبال کر لیا ہے“

وائیبرٹ — ”لانگ لیٹ کس وقت تمہاری تلاش میں واپس آیا“

سولیبل — ”شاید نو بجے ہونگے“

وائیبرٹ — ”اسنے اندر آکر صرف اتنا ہی کہا کہ ”مینے تمہارے عاشق کو جان سے مار ڈالا ہے“؟

سولیبل ـ "ہاں صرف اتنا ہی کہا تھا"

وائیبرٹ ـ "تم نے کیا جواب دیا۔؟"

سولیبل ـ "کچھ نہیں۔ وہ اس وقت اپنے حواس میں نہ تھا ورنہ مجھے بھی مار ڈالتا۔ جیسے اُسے اسے مارا تھا۔ کیونکہ اس وقت وہ سخت خطرناک معلوم ہوتا تھا"

وائیبرٹ ـ "اُسکے ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے"

سولیبل ـ "نہیں اور میں اس بات پر حیران تھی۔"

وائیبرٹ ـ "یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ ہمیشہ خون کیا ایک زخم سے نہیں بہتا۔ اور آپ کیہ جرم کرنے کے بعد فوراً بھاگ گیا۔ اسکے بعد تم نے کبھی اُسے اس قتل پر ندامت کی تھی"؟

سولیبل ـ "نہیں مجھ سے جرأت نہیں پڑی۔ میں جناب آپ سے پہلے کہہ چکی ہوں کہ اس شخص کی موجودگی میں میں کانپا کرتی تھی"

وائیبرٹ ـ "آپ نے پھر کبھی اسکا ذکر کیا تھا"؟

سولیبل ـ "بالکل نہیں"

وائیبرٹ ـ "تمہیں ٹھیک تاریخ یاد ہے۔ کہ کب یہ خون ہوا"؟

سولیبل ـ "یہ یا تو ماہ اکتوبر کا انجام تھا۔ یا ماہ نومبر کا آغاز"؟

وائیبرٹ ـ "میں نے ٹھیک تاریخ دریافت کی ہے"

سولیبل ـ "جناب مجھے معلوم نہیں"

وائیبرٹ ـ "لیکن یقیناً یہ سال در مہینہ تمہاری زندگی کا حصہ تھا"

سولیبل ـ "بیشک۔ لیکن میں ہمیشہ بے پرواہی کی زندگی بسر کرتی رہی ہوں۔ اور کبھی کسی مہینے یا دن کا جھگڑا یاد نہیں رکھا"

وائیبرٹ ـ "تمہیں اس مقتول شخص کا نام یاد ہے؟ یا کچھ خیال ہے"؟

سولیبل ـ "نہیں میں نے کبھی پوچھنے کا خیال تک نہیں کیا"

وائیبرٹ ـ "اُس کی شکل وصورت۔ خط وخال۔ قد وقامت تو صاف طور پہ بیان کرو"

سوئیل "اسکا درمیانہ قد تھا۔ جیسے کہ میں پہلے ہی بتا چکی ہوں سانولا رنگ تھا۔ اور پتلی مونچھیں تھیں"۔ اتنا کہکر وہ کچھ سوچنے لگ گئی۔ اور پھر بولی: "مجھے صرف اسیقدر یاد ہے۔ زیادہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ کیونکہ خیال کرو کہ قریباً تین ماہ گذر چکے ہیں!

وائیبرٹ "تمہارے خیال میں وہ بیاہا ہوا تھا"؟

سوئیل "معلوم تو ایسا ہی ہوتا تھا۔ لیکن میں ٹھیک یقین نہیں کہہ سکتی"

وائیبرٹ "اسنے کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے"؟

سوئیل "اور لوگوں کی مانند میرے خیال میں اسنے کالا کوٹ پہنا ہوا تھا"

وائیبرٹ "جب وہ تمہارے ساتھ تھا تو تم نے اسکے روزنامچہ کی کتاب اتفاقیہ دیکھی تھی؟"

سوئیل "ہاں اسنے کبھی وجہ نکالی تھی۔ لیکن میں بھول گئی ہوں"

وائیبرٹ "یہ کتاب کسطرح کی تھی؟ جواب دینے سے پہلے خوب سوچ لو"

سوئیل۔ (کچھ دیر سوچکر) میرے خیال میں یہ جیب پاکٹ بک تھی یہ ایک ــــــ"

وائیبرٹ "روزنامچہ کی مانند تھی"؟

سوئیل "ہاں"

وائیبرٹ "تمہیں اسکا رنگ یاد ہے"؟

سوئیل "ہاں! سرخ رنگ تھا"

وائیبرٹ۔ (اپنے دلمیں) "اب کچھ شک نہیں رہا اگرچہ اطلاع مکمل نہیں ملی لیکن صاف ہے۔ پھر سوئیل کو مخاطب کرکے "اچھا سنو! اب اپنے عاشق لانگ لینڈ کے دیکھنے کو تیار رہو۔ سو آدھ گھنٹہ تک اس سے تمہاری ملاقات ہوگی"

سوئیل اس اطلاع سے گھبرا کر بولی: "قسم کھاؤ کہ ہمارے درمیان لوہے کا جنگلہ حائل ہوگا"

وائیبرٹ "ہاں میں قسم کھاتا ہوں۔ لو سلام۔ اور اُسنے دروازہ کھولا"

سوئیل ۔ (غمناک لہجہ میں) "سلام"

جب وہ تنہا رہ گئی تو اُس نے پھر اپنی بالوں سے دل بہلانا شروع کیا۔

فصل نہم

حوالات کے دو دربان لانگ لیڈ کو ایک خالی کمرہ میں لیگئے۔ اُس وقت لانگ لیڈ بیڑیاں پہنے ہوئے نہ تھا۔ اُس کی شکل و صورت سے اِس وقت نرمی اور بردباری عیاں تھی۔ جب وہ اِس کمرہ میں آرہا تھا تو اُس نے خاموشی سے اُن سوالوں کے جواب دیئے جو اُس سے پوچھے گئے تھے۔

ایک دربان "دیکھو اِس وقت وہ کیسا گوسفند سلیم بنا ہوا ہے"

دوسرا دربان "بیشک اس نرمی سے خیر نظر نہیں آتی"

لانگ لیڈ "وہ کس دروازہ سے آئیگی"؟

اِس سوال کے جواب میں انہوں نے اُسکو ایک دروازہ دکھلایا جو متصل کے کمرہ کا تھا۔ اور جسکے درمیان ایک فولادی جنگلہ حائل تھا۔ مجرم نے اپنا سر اُٹھایا۔ اُسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

لانگ لیڈ "اگر وہ اس دروازہ سے آئیگی تو میرے پاس کسطرح آسکیگی"؟

دربان "وہ تمہارے پاس نہیں آئیگی"

لانگ لیڈ "آہ! کیا وہ یہاں نہیں آئیگی"

دربان "تم اُس جنگلہ کے قریب تک ہی جاسکتے ہو اور بغیر کسی روک ٹوک کے اُسکے ساتھ گفتگو کرسکتے ہو"

لانگ لیڈ ۔ (غصہ سے) "تو مجھکو دھوکا دیا گیا ہے"

دربان "وعدہ یہ تھا کہ تم اُسکو دیکھو۔ سو تم ابھی اُسکو دیکھ لوگے"

لانگ لیڈ "میں کہتا ہوں کہ مجھکو فریب دیا گیا ہے اُسکو میرے قریب کیا

بیسے کے پہلو بہ پہلو ہونا چاہیئے۔ ہمارے درمیان کوئی جنگلہ حائل نہ ہونا چاہیئے۔ بدبخت بیٹھوں کی بات نئے! میرے شباب ایمان کی ہتک کیگئی ہے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو میں کبھی اپنے آپکو حوالے نہ کرتا۔ بلکہ اپنے آپکو بچاتا۔ میں اس بدذات کو جان سے مار ڈالتا۔ میں تم سب حرامزادوں کی جان لے لیتا۔" چنانچہ بکتا ہوا دربان کے قریب چلا گیا۔ جو کھڑا ہوا خاموشی سے سن رہا تھا۔

لانگ لیڈ "میں اسکے پہلو بہ پہلو ہونا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یا تو وہ اس کمرہ میں لائی جاوے یا مجکو دوسرے کمرہ میں لیجایا جائے"

دربان "میرا حکم مختصر ہے۔ جو تم چاہتے ہو وہ ناممکن ہے"

لانگ لیڈ "کیا یہ ناممکن ہے۔ کیوں ہے نا؟ آہ ابھی تک میں ایسا بےبس نہیں ہوں۔ تم نے مجھے گرفتار نہیں کیا۔ ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہم پھر جنگ شروع کردینگے" اور کچھ کہنے کے بغیر اُسنے جلدی سے ایک میز کا پایہ توڑ کر اپنے ہاتھ میں لیلیا اور دیوار کے ساتھ پشت کا سہارا دیکر کھڑا ہوا۔ اور دربانوں کو کہنے لگا کہ "آؤ۔ آگے آؤ"

چھوٹا دربان "باہر دیکھو"! یہ کہکر وہ دروازہ کے قریب آگیا۔ جبکہ دوسرا دربان جو بہادر شخص تھا اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اور لانگ لیڈ کیطرف سنجیدگی سے خاموشی سے دیکھنے لگا۔ اُس سنجیدگی نے مجرم کے غصّہ کو دگنا کردیا۔ چنانچہ وہ چھلانگ مار کر اُسکے قریب آگیا۔

اِس وقت اِس بہادر دربان نے خیال کیا کہ وہ ناحق اپنی جان کو معرض خطر میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ اپنا سینہ مجرم کیطرف کرکے۔ چابیوں کا گچھا ہاتھ میں اُٹھا کر اور دوسرے ہاتھ سے اپنی مونچھوں کو بل دیتا ہوا وہ پچھلے پاؤں مدد کے لیئے آواز دیئے بغیر دروازہ کی طرف ہٹنے لگا۔ جونہی وہ دروازہ کے قریب آگیا۔ جو اُسکے ساتھی کے نکل جانے سے کھلا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے باہر نکل آیا۔ اور دروازہ کو بند کردیا۔ چنانچہ اَب لانگ لیڈ تنہا رہ گیا۔

جبکہ یہ واقع ہو رہا تھا۔ پہرے کے سپاہی (کیونکہ ہر ایک حوالات میں سپاہیوں کا پہرا ہوتا ہے) اپنے ہتھیار اُٹھا کر اِس کمرہ کیطرف بڑھ رہے تھے۔

یہ صاف ظاہر تھا کہ خوفناک لڑائی کا آغاز ہونیوالا ہے۔ انجام یقین مجرم ان سپاہیوں کی تعداد کے روبرو زیر تو ہو جائیگا۔ لیکن پہلے کچھ دیر تک مقابلہ سخت کریگا۔ اسکے پرزور ہاتھوں میں ہر ایک چیز مہلک اثر رکھتی تھی۔ مزید براں کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اُسے پہلے سپاہی پر جو سب سے پہلے دروازہ میں آتا حملہ آور ہونے سے روکتی۔ بلکہ شاید اُسکو مار کر وہ اُسکی بندوق چھین لیتا۔ اور اپنے دشمنوں کو قریب نہ آنے دیتا۔

سپاہی۔ دونوں دربانوں کے ہمراہ دروازہ کے قریب پہنچ چکے تھے اور اندر داخل ہونیکو تھے کہ وائیبرٹ اتفاقیہ وہاں آگیا۔ جبکہ وہ حوالات سے ہو کر عدالت فوجداری کیطرف مجسٹریٹ گوربٹ سے گفتگو کرنے کو جا رہا تھا۔ اُسنے کچھ شور کی آواز سُنی اور دریافت کرنے پر اُسکو تمام حال سے آگاہ کر دیا گیا۔

وائیبرٹ ۔ (اپنے دل میں) "مجھے اسکی امید تھی۔ یہ میرا قصور ہے۔ لانگ لیٹ کی شکایت حق بجانب ہے۔ کیونکہ مینے اپنا وعدہ ٹھیک طور پر پورا نہیں کیا۔ اب اِس غلطی کا سرانجام کرنا میرا کام ہے اور اِس جنگ و جدل کو روکنا چاہیئے۔ خواہ میری جان خطرہ میں کیوں نہ پڑے"

چونکہ وہ بہادر شخص تھا۔ لہذا وہ نہ جھجکا۔ وہ سپاہیوں کے قریب چلا گیا اور دروازہ کے آگے کھڑے ہو کر جسے وہ کھولنے لگے تھے بولا: "اندر جاؤ۔ میں اس معاملہ کا خود انتظام کرتا ہوں"

بوڑھا دربان ۔ "تم کیا کرتے ہو"؟ (جس نے وائیبرٹ کو پہچان لیا تھا۔"

وائیبرٹ ۔ "میں نہیں جانتا۔ لیکن ان سپاہیوں کو لوٹا دو۔ میں صبح کے وقت ایک دفعہ اس دیو کو نرم کر چکا ہوں۔ اور شاید ابکی دفعہ بھی کامیاب ہو جاؤں۔ ان سپاہیوں کو ہماری مدد کے لیئے بلانے کے لیئے بہت وقت ہے"

دربان ۔ "جیسے تمہاری مرضی۔ لیکن میں بھی تمہارے ساتھ اندر چلوں"؟

وائیبرٹ ”نہیں میرے دوست۔ تمہارا جانا بیفایدہ ہے۔ اور شیر ببر کے پنجرہ میں کسیکو ساتھ نہیں لیجاتے“

دربان ”تو میں یہاں ٹھہرتا ہوں۔ تاکہ اگر ضرورت ہو تو امداد دے سکوں۔“

وائیبرٹ ”جیسے تمہاری مرضی“

جیسے ہی وائیبرٹ نے دروازہ کھولا اور اندر گیا۔ لانگ لیڈ جسنے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سن لی تھی۔ اور اس امید میں تھا کہ اسپر حملہ کیا جاویگا۔ میزوں اور چوکیوں کو اکٹھا کرکے اسنے ایک حد بنالی تھی۔ اور اسکے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ جونہی اسنے وائیبرٹ کو دیکھا۔ اسکے غصہ کی آگ یکایک روشن ہوگئی۔ ایک ہی چھلانگ میں وہ اسکے اوپر آن پڑا۔ اور اپنے ہاتھوں میں اٹھاکر اسنے اس زور سے اسکو پھینک مارا کہ وہ چند گزوں کے فاصلہ پر جا گرا۔

پولیس ایجنٹ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا۔ اسنے کھڑے ہوکر مٹی اپنے پائجامہ پر سے صاف کی اور لانگ لیڈ کا انتظار کرنے کے بغیر کہ وہ دوسری دفعہ اسپر حملہ کرے خود ہی اسکے قریب چلا گیا۔ اور بولا ”تم بزدل ہو“

لانگ لیڈ ”اور تم دغاباز ہو“

وائیبرٹ ”میں کس وجہ سے دغاباز ہوں“

لانگ لیڈ ”تم نے وعدہ کیا تھا کہ میں اسکو دیکھونگا لیکن نہیں“

وائیبرٹ ”وہ تو دروازہ کے پیچھے کھڑی ہے۔ اور اس انتظار میں ہے کہ تم ذرا نرم ہو جاؤ“

لانگ لیڈ ”لیکن اسکی ملاقات اس جنگلہ کے باہر مجھ سے ہوگی۔ اور تم نے یہ وعدہ تو نہیں کیا تھا ——“

وائیبرٹ ”مینے اس امر کی نسبت کچھ وعدہ نہیں کیا۔ تم کہہ سکتے ہو کہ میں نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ تمہارے پہلو بہ پہلو ہوگی“

لانگ لیڈ ”اس امر پر ہمنے گفتگو نہیں کی۔ لیکن —“

وائیبرٹ ”تو تمہیں چاہیے تھا کہ یہ شرط بھی کرلیتے۔ میں کوئی غیب دان نہیں تھا اور اپنا وعدہ میں پورا کر رہا ہوں۔ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ بیڑیاں تمہارے ہاتھوں اور پاؤں

سے اُتار بیجادیں اور اب تم انکو پہنے ہوئے نہیں ہو۔ میں اپنی نیک طبیعت کے سبب تمہارا شکار بنا ہوں۔ اگر تمہارے ہاتھ کُھلے نہ ہوتے تو کبھی ان تمام اشیاء کو ابتر نہ کر سکتے۔ اور نہ تم ایسی بُزدلی میرے ساتھ دکھا سکتے۔"

لانگ لیڈ "بزدلی۔"

وائیبرٹ "ہاں بزدلی! میں پست قد ہوں اور تم قد آور ہو۔ میں کمزور ہوں اور تم مضبوط۔ میں اس جگہ تنہا اور بغیر ہتھیار کے آیا ہوں۔ تاکہ اس فساد کو مٹاؤں جسمیں تمہاری خرابی متصور ہے۔ اور تم مجھ پر ہی درندہ کی طرح پلچ پڑے۔ اگر تم مجھکو یا اُن لوگوں کو جو اپنا فرض پورا کر رہے ہیں مار ڈالتے تو تمہارے ہاتھ کیا آجاتا۔"

لانگ لیڈ۔ (نرم لہجہ سے) "کیا سولیل یہاں لائی جائیگی۔ اور میں اُسے اِس جنگلے کے بغیر دیکھ سکونگا؟"

وائیبرٹ "نہیں۔ تم اس جنگلہ میں سے اُسے دیکھوگے۔ اور اُس سے باتیں کروگے۔ اس نے اس امر کی درخواست خود ہی کی ہے۔"

لانگ لیڈ "خود۔؟"

وائیبرٹ "بیشک وہ تمہارے پاس آتی ہوئی ڈرتی ہے۔ اور اُسمیں مجھے تعجب کی بات نہیں۔"

لانگ لیڈ "اگر وہ ڈرتی ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اُسنے میرے ساتھ بیوفائی کی ہے۔"

وائیبرٹ "یہی ہوگا لیکن میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ تمہاری اس تُندی کی وجہ سے گورنر حوالات تمہاری شائد ملاقات اس جنگلہ میں سے بھی نہ ہونے دیگا۔"

لانگ لیڈ "سنو۔ (وائیبرٹ کا ہاتھ پکڑ کر اور منت سے) اگر تم گورنر سے ملاقات کی اجازت حاصل کرلو۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر ایک چیز کو اسکی درست جگہ پر رکھدونگا۔ اور جسقدر میں نے تندی ظاہر کی ہے اسیقدر حلیمی دکھا کر دربانوں سے معافی کا خواستگار ہونگا۔"

وائیجبرٹ "بہت اچھا۔ میں گورنر سے کہتا ہوں لیکن اگر تم اسکو دیکھنا چاہتی ہو تو پہلا انتظام تبدیل نہ ہوگا۔ تمکو یہاں ٹھہرنا ہوگا۔ اور سوئیل کو چینٹ اسطرف آئیگی۔ کیوں منظور ہے"؟

لانگ لیڈ "اسی طرح سہی۔ میں اسکے قریب جانا نہیں چاہتا۔ میرا غصہ فرو ہوگیا ہے"

وائیبرٹ "یا خدا! ہاں یہ مجھ پر فرو ہوگیا ہے میرے گھٹنوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور گوشت بھی چھل گیا ہے۔ لیکن مجھے پرواہ نہیں۔ میں گورنر کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم یہ سب درست کرواؤ۔ یاد رکھو کہ وعدہ وفا کرنے کے لیئے اب تمہاری باری ہے"؟

وائیبرٹ۔ "اب وہ بالکل خاموش ہے۔ اور اگر سوئیل نے اسکو حد سے زیادہ اشتعال نہ دی تو وہ بالکل چپ رہیگا"

پاؤ گھنٹہ کے بعد سوئیل کو چینٹ ایک دربان کے ہمراہ ساتھ کے کمرہ میں داخل ہوئی اور جنگلہ سے قدرے فاصلہ پر بیٹھ گئی۔ لیکن لانگ لیڈ نے جونہی اُسے دیکھا وہ جنگلہ کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اور اپنا چہرہ جنگلہ سے لگاکر اُسکی طرف دیکھنے لگا۔ جس نے اُسکو گرفتار کرایا تھا۔

اسکی نگاہ سے جیسی نفرت اور حقارت ٹپک رہی تھی۔ آہستہ آہستہ [illegible] سنجیدہ ہوگئیں۔ وہ کبھی کبھی کوئی کلمہ منہ سے نکالتا اور پھر خاموش [illegible] ہوکر دیکھنے لگتا۔

سوئیل کو امید تھی کہ سخت ملامت کے الفاظ اسکے سننے میں آوینگے لیکن وہ مجرم کے اس طریق سے حیران ہوگئی۔ مدت سے سوئیل کو لانگ لیڈ سے نفرت تھی۔ لیکن اسکو موقع ہاتھ نہ آتا تھا کہ چھٹکارا حاصل کرے۔ لیکن آخرکار اس کو اس وقت موقع ملا کہ وہ اپنی خوشیوں سے محروم کرنے والے سے انتقام لے۔

اُسنے اپنا سینہ کھولکر۔ تمام زخم دکھلائے۔ اپنے عاشق کے پاس شکایت کا کوئی ذریعہ نہ رہنے دیا۔ اور پانچسال سے برابر جو مصیبتیں وہ برداشت کر رہی تھی

اسوقت اسنے اسکا بخار نکالا۔

چنانچہ کچھ دیر تک وہ اسکی باتوں کو خاموش سنا کیا۔ اور جب وہ خاموش ہوگئی تو بولا :۔

"تو اب تمکو مجھ سے محبت نہیں"؟

سولیبل:۔ "مجھے تم سے آگے کب محبت تھی۔ میں تم سے ڈرتی تھی اور بس یہی سبب تھا"

لانگ لیڈ۔ (کچھ دیر سوچکر) "اگر میں بیکار جہازوں یا برسٹ سے پھر بھاگ کر آگیا تو کیا تم میرے پاس پھر آجاؤ گی"؟

سولیبل:۔ "ہرگز نہیں۔ اسکی ہرگز امید نہ کرو! آہ اب سب کچھ ختم ہوچکا ہے اب دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے پھر ویسی ہی زندگی بسر کرنیکی ترغیب دے جیسی میں بسر کرتی رہی ہوں"

لانگ لیڈ:۔ "کمبخت! اور جتنے جرم میں نے کیئے سب تیری ہی خاطر تھے۔ اگر میں تجھ پر عاشق نہ ہوتا تو کبھی بیکار جہازوں پر نہ جاتا"

اسنے فولادی سلاخوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور توڑنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب ہوکر اسنے دروازہ کی چول اکھاڑنے کی کوشش کی اسوقت اسکے منھ سے غصہ سے کف جاری تھی۔ آنکھوں سے خون برس رہا تھا۔

سولیبل اول تو ڈر کے پیچھے ہٹ گئی۔ لیکن جب اسنے دیکھا کہ لانگ لیڈ باوجود اپنی شہ زوری کے کامیاب نہیں ہوا۔ بلکہ کسی سلاخ کو ٹیڑھا بھی نہیں کرسکا۔ تو پھر جنگلے کے قریب آگئی۔

سولیبل:۔ (مسکراکر) "تم مجھے خوشی سے مار ڈالوگے کیوں ہے نا؟ تم بغیر رحم کئے میرے مار ڈالنے پر آمادہ ہو۔ لیکن میں اب تیرے بس میں نہیں۔ اور تیری نفرت مجھ تک پہنچ نہیں سکتی۔ اور تم میرا کچھ نہیں کرسکتے۔ آؤ میرے دل کے دیوانے اپنے آپکو مفت میں نہ تھکاؤ۔ تمنے دیکھ لیا ہے کہ تم کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اور تم گرو ہوگئے ہو! ہاہا"

اس طنز آمیز کلام سے لانگ لیڈ کو سخت اشتعال پیدا ہوا۔ اسوقت وہ

فولادی سلاخیں چھوڑ اور اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھکر اسکی طرف قدیمی محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گیا۔

لانگ لیڈ بڑبڑایا تو مجھے ملامت کرنے کی دلیری کرتی ہے۔ تو میرے پاؤں میں لوٹ رہی ہوتی۔ اور رحم کی التجا کرتیگی۔ اگر یہ جنگلہ نہ ہوتا۔ نہیں نہیں بزدل عورت! تو خیال کرتی ہے کہ میرا خاتمہ ہے اور میرا مقابلہ کرتی ہے۔ لیکن میری باری آئے گی اور میں تجھے دکھاؤنگا۔ ہاں چاہے وہ مجھے بیکار جہازوں پر بھیجدیں میں بھاگ آؤں گا۔ چاہے مجھے بیڑیاں پہنادیں۔ لیکن توڑ ڈالوں گا۔ چاہے مجھے پھانسی پر چڑھائیں۔ لیکن میں وہاں سے بھی کود کر تیری جان لینے آؤنگا"!

سولیل۔ بیوقوف تو بیڑیاں توڑنے کو کہتا ہے۔ لیکن یہ سلاخیں تجھ سے نہ ٹوٹیں۔ بلکہ ٹیڑھی بھی نہ کر سکا۔ مجھے خیال تھا کہ تو نہایت طاقتور ہے۔ لیکن ٹائیں ٹائیں فش"۔

اس آخری ملامت نے لانگ لیڈ کے دل میں کٹاری کا کام کیا۔ اور حیوانی قوت کو اشتعال ہوا۔ اسنے دونوں ہاتھوں سے سلاخوں کو پکڑا۔ زور سے جھٹکا مارا اور سلاخ ٹیڑھی ہوکر ٹوٹ گئی۔

سولیل نے ایک چیخ ماری اور اگر لانگ لیڈ ایک جھٹکا اور مارتا تو وہ اسکے قریب کھڑا ہوتا۔

لیکن انسانی طاقت کی حد مقرر ہے۔ لانگ لیڈ نے صبح سے سینکڑوں طیش کے جوش سے مقابلہ کیا تھا اسکا خون جوش مار کر دماغ میں آگیا۔ اسکا سر چکرانے لگا۔ اسکی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ اور وہ زور سے زمین پر بیہوش گر پڑا۔

فصل دہم

جبکہ حوالات میں یہ حادثہ ہو رہا تھا وائیٹ عدالت فوجداری کی طرف جا رہا۔ وہاں پہنچکر اسنے ایم گوبرٹ کو اطلاع دی کہ وہ ملنا چاہتا ہے۔ کارڈ بر

جو ایک خشک دماغ پستہ قد انسان تھا۔ اور رجسٹرار عدالت تھا۔ وائبرٹ کے پاس آیا۔

وائبرٹ "میں کچھ لاپکیس کے قتل کی نسبت مجسٹریٹ صاحب سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

کارڈیر "آہ! کوئی خبر لائے ہو۔"

وائبرٹ "ممکن ہے۔"

کارڈیر "عمدہ خبر؟"

وائبرٹ "نہیں معلوم ہو جائیگی۔"

کارڈیر "چند منٹ کا انتظار کرو۔ مجسٹریٹ صاحب کسی ضروری کام میں مصروف ہیں۔ لیکن اس سے فراغت حاصل کرنے کے بعد۔ بلاشک تم سے ملیں گے۔"

اِس گفتگو کے نصف گھنٹہ بعد وائبرٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں پیش ہیں۔

مجسٹریٹ "اچھا تم نے ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کیا سواری ہی مجرم ہے"؟

وائبرٹ۔ (آہ بھر کر) "نہیں صاحب۔ وہ قاتل نہیں ہے"؟

مجسٹریٹ "یہ تم کیا کہتے ہو؟ کیوں نہیں اور بیگم وائبڈل کو اُسکے مجرم ہونیکا یقین کامل تھا۔"

وائبرٹ "ہم غلطی پر تھے۔"

مجسٹریٹ "گذشتہ دفعہ جب تم آئے تو تم نے بیان کیا کہ تمہارا یقین روز بروز مضبوط ہوتا جاتا ہے۔"

وائبرٹ "یہ درست ہے لیکن وہ وقت گذر گیا۔"

مجسٹریٹ "مجھے یقین ہے کہ تم میرے پاس اس چاقو کے لینے کے واسطے آئے تھے۔ جس سے مقتول قتل کیا گیا تھا۔"

وائبرٹ "یہ مجھے دیدیا گیا تھا۔"

مجسٹریٹ "جس سے تم اچھی طرح تجربہ کر سکتے"؟

وائیبرہٹ :- "ہاں مناسب۔ میں نے کیا"

مجسٹریٹ :- "اور کامیاب نہ ہوئے"؟

وائیبرٹ :- "کامیاب تو ہوا۔ لیکن مکمل طور سے نہیں"

مجسٹریٹ :- "مہربانی کرکے مفصل کہو"

وائیبرٹ :- "میرا مطلب یہ ہے کہ اس تجربہ نے میرا یقین کچھ وقت کے لئے پلٹ دیا۔ لیکن پورے غور کے بعد میں حیران رہگیا"

مجسٹریٹ :- "جب تم نے اُسے چاقو دکھایا تو اُس نے بیقراری نہیں ظاہر کی ہے"؟

وائیبرٹ :- "اس کی بیقراری نے کچھ بھی ثابت نہ کیا۔ جوش اور غصہ کے لمحہ میں اُس نے اس چاقو کو اٹھا لیا ہوگا۔ اور مارسن وائیٹل پر ضرب لگانے کے بعد اُسے پھینک کر بھاگ گیا ہوگا۔ اس سبب سے یہ بالکل ممکن تھا کہ چاقو نے اپنا کوئی اثر اُس پر نہ دکھایا"

مجسٹریٹ :- "لیکن تم نے شاید اُسکے روبرو مقتول کا نام نہ لیا ہوگا۔ کہ اس پر فوراً سے خاموشی سے وائیٹل کی جان لیگئی ہے"

وائیبرٹ :- "ہاں میں نے نام برابر لیا تھا"

مجسٹریٹ :- "اُس نے اس شخص کی بدقسمتی اور بیکسی کی بابت پوری ہمدردی دکھائی۔ اُسنے آنسو بھی بہائے۔ بلکہ میرے ساتھ رونے پیٹنے میں بھی پھرتی سے شراکت اختیار کی"

مجسٹریٹ :- "تم کہتے ہو اُس نے ہمدردی کی"

وائیبرٹ :- "ہاں جناب"

مجسٹریٹ :- "تو تمہارے بیان کے مطابق سواری کوئی چالاکی کر رہا تھا"

وائیبرٹ :- "نہیں جناب۔ میرا اشارہ کسی اور طرف تھا"

مجسٹریٹ :- "تم جانتے ہو کہ یہ مشورے جو اسنے دیئے ہیں قیمتی ہونگے"

وائیبرٹ :- "ٹھیک ایسی ہی تھے"؟

مجسٹریٹ — "تو تم خیال کرتے ہو کہ وہ پشیمانی کے آنسو تھے"؟

وائیبرٹ — "رقت کو بھی اس سے کچھ تعلق ہوگا"

مجسٹریٹ — "یہ مقدمہ تو اور بھی زیادہ مشکوک ہوتا جاتا ہے۔ تم مان لوگے کہ ان تین ماہ کے عرصہ میں ہم نتیجہ کے قریب نہیں پہنچے"

وائیبرٹ — "جناب میں معافی کا خواستگار ہوں۔ اور ملزم کا نام عرض کرنے کو حاضر ہوا ہوں"

مجسٹریٹ — "تم کیا کہتے ہو"؟

وائیبرٹ — "میں اس قاتل سے واقف ہوا ہوں جسکی آپکو تلاش ہے"

مجسٹریٹ — "ٹھیک"؟

وائیبرٹ — "ہاں جناب"

مجسٹریٹ — "اور اسکا نام"؟

وائیبرٹ — "لانگ لیڈ"

مجسٹریٹ — "لانگ لیڈ اس نام سے میں آشنا معلوم ہوتا ہوں کیا یہ اس مجرم کا تو نام نہیں"

وائیبرٹ — "وہ یہی آدمی ہے"

مجسٹریٹ — "آپکا فرض منصبی یہی ہے۔ وہ گذشتہ [illegible] پریسٹ کے بیگار خانوں سے بھاگ آیا تھا۔ وہ تین ماہ سے پیرس میں تھا لیکن پولیس اسکو دریافت نہیں کرسکی"

وائیبرٹ — "کل اسکی رہائش کا پتہ معلوم ہوگیا تھا اور آج صبح کو میں نے اسے گرفتار کرلیا تھا۔ فی الحال وہ حوالات میں ہے"

مجسٹریٹ — "اسکی گرفتاری پر میں تمہیں شاباش کہتا ہوں"

وائیبرٹ آداب بجالایا۔

مجسٹریٹ — "تو لانگ لیڈ نے مارس وائیٹل کو جان سے مارا۔ کس امر پر تم ایسا خیال قائم کرتے ہو"

وائیبرٹ نے کل کیفیت مجرم کی گرفتاری اور ریولیل کوچنٹ کا بیان مجسٹریٹ کے

روبرو بیان کر دیجئے۔

مجسٹریٹ ”آخرکار ہمیں ملزم کا پتہ لگ گیا۔ تمہاری خدمت اور دانائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں“

وائیبرٹ ”جناب میری خدمت اور دانائی کا ذکر نہ کریں علاوہ ازیں میرا قصور تھا۔ صرف اتفاق نے میری امداد کی“

مجسٹریٹ ”خواہ ایسا ہی ہو لیکن نتیجہ پر تمہیں خوش ہونا چاہیئے“

وائیبرٹ ”نہیں صاحب میں خوش نہیں ہوں“

مجسٹریٹ ”کیا اس واسطے کہ تمکو سواری پر اشتعال تھا اور تم غلطی پر تھے یہ عشق و عاشقی کا سوال ہے“

وائیبرٹ ”اگر یہ عشق و عاشقی کا سوال ہوتا تو یہ ایک سہل امر ہوتا۔ اور وائیبرٹ نے یہ الفاظ نہایت ہی آہستہ کہے جنکو مجسٹریٹ سن نہ سکا لیکن اگر سنتا تو بھی اسکے لئے سمجھنا مشکل تھا“

مجسٹریٹ ”(رجسٹرار سے) مسٹر گارڈ مہربانی کر کے البرٹ سواری کے اظہارات جو گذشتہ اکتوبر میں لئے گئے تھے مجھے دیدو۔ انکی ایک نقل تمہارے پاس ہوگی“

رجسٹرار ”ہاں جناب“۔ چنانچہ اسنے سواری کے اظہارات نکالکر مجسٹریٹ کو دیدیئے“

مجسٹریٹ کاغذات کو غور سے پڑھکر وائیبرٹ کیطرف مخاطب ہو کر بولا ”مان لیا جاوے کہ لانگ لیٹ مجرم ہے لیکن مجھکو انصاف کیا اُٹھا چلتا ہے۔ ان اظہارات ہی سے جنکو میں نے غور سے پڑھا ہے تم بیشبہ [illegible] عدالت سیشن میں سپرد کرنے کے واسطے سینکڑوں وجوہات لکھینگے لیکن میں تمہارے روبرو صرف ایک بیان کرتا ہوں۔ اس فرد حساب کی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ جو سواری کے مکان سے برآمد ہوتا“

وائیبرٹ ”ہاں جناب لیکن ممکن ہے کہ سواری کو اس طرح دستیاب ہوئے ہوں جیسے اسنے بیان کیا“؟

مجسٹریٹ ــ "لیکن ان اظہارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکو اسطرح کے [illegible] نہیں ہوئے۔ اُسنے اپنی زندگی بھر میں پچاس ہزار فرانک کی شکل تک نہیں دیکھی۔"

وائیبرٹ ــ "کیا اُسنے حلفیہ بیان نہیں کیا کہ اُسنے جرمنی میں قمار بازی سے جیتے تھے"؟

مجسٹریٹ ــ "اور تم اعتبار کرتے ہو"؟

وائیبرٹ ــ "قمار بازی کی نسبت میں ہر ایک بات پر اعتبار کرتا ہوں۔"

مجسٹریٹ ــ "تو اب تمہیں سواری پر بالکل شک نہیں۔"

وائیبرٹ ــ "یا اللہ! میری یہ بری عادت ہے کہ میں شہادت کا مطیع ہوجاتا ہوں۔ لانگ لیڈ کو یہ بیان کرنے میں کیا فایدہ تھا۔ کہ اُسنے ایک انسان کو قتل کیا"؟

مجسٹریٹ ــ "لیکن اُسنے مقتول کا نام نہیں لیا۔"

وائیبرٹ ــ "سولیل کوچینٹ نے پورے طور پر صاف صاف اُسکی شکل و صورت ظاہر کردی۔"

مجسٹریٹ ــ "جرم کی تاریخ اور دن کسی نے انہیں صاف نہیں بتایا"؟

وائیبرٹ ــ "دونوں نے قریباً بتا دیا۔"

مجسٹریٹ ــ (کچھ دیر سوچکر) "اور یہ الفاظ جنکو مقتول نے اپنے خون سے لکھا۔ قاتل کا نام۔ اُنکی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ کیونکہ اگر لانگ لیڈ نے یہ فعل کیا تو مارس وائیڈل مجرم کے نام سے واقف تھا۔"

وائیبرٹ ــ "میں مانتا ہوں کہ یہ ایک جاندار اعتراض ہے۔ میں پیشتر ہی یہ سوال اپنے سے پوچھ چکا ہوں اور اپنے خیال میں مینے جواب پالیا ہے جبکہ وہ بیکار جہازوں پر بھیجا گیا تھا۔ تو لانگ لیڈ پیرس میں ساکن تھا۔ چنانچہ بہت سے نوجوان آدمی اس سے واقف ہونگے۔ یہ سچ ہے کہ وہ اس سے ہاتھ نہیں ملاتے ہونگے۔ مثلاً وہ اتفاقیہ اُسکو کوچہ میں ملجاتے ہونگے اور نہ وہ اُس سے گفتگو کرتے ہونگے۔ کیونکہ اُس کی باتیں سمجھ میں آنے کے لایق نہیں ہوتی ہونگی۔ لیکن وہ اسکو دیکھ کر جبکہ وہ شارع عام میں سولیل کوچینٹ

کے ساتھ پھرتا ہوگا۔ پوچھ لیتے ہونگے۔ کہ یہ کون ہے۔ انکو تو ہر شخص اچھی طرح سمجھ جانتا ہوگا۔ کیونکہ وہ تو دیو تھا۔ اور سولیبل خوبصورت نازک لڑکی۔ اس وقت لانگ لیگ شیطان کی مانند مشہور تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ ایک روز شام کے وقت ایک تماشہ گاہ میں ایک شخص نے اسکو آواز دی۔ ہاں لانگ لیگ تمہاری سُرخ بالوں والی لڑکی کہاں ہے؟ پس جناب یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ مارس واپٹل نے اپنے قاتل کو پہچان لیا ہو اور انصاف کو اس کی تلاش پر لگانے کی کوشش کی ہو۔"

مجسٹریٹ "ہاں تمہارا بیان درست معلوم ہوتا ہے۔"

وائیبرٹ "علاوہ بریں اسکا خلاصہ کچھ مشکل نہیں کیونکہ صرف دو لفظوں میں یہ معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ کوئی اور بھی آدمی تھا جسکی گذشتہ ماہ نومبر میں کوچہ لاپکیس میں جان لی گئی ہو؟ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اور کوئی نہ تھا۔ بلکہ تمام دنیا واقف ہے۔ اس حال میں لانگ لیگ مجرم ہے اور سوا [illegible]

مجسٹریٹ "میں تمہارے مخالف نہیں ہوں۔ لیکن چونکہ ہم اتنی مدت تک شاہد شطرنج میں لگے رہے ہیں۔ اسواسطے قدرے اعتراض ضرور کیا جاسکتا ہے۔"

وائیبرٹ "جب آپکے لانگ لیگ اور سولیبل کے اظہارات خاصکر سولیبل کے اظہارات ہونگے تو آپکو کوئی اعتراض نہیں رہیگا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ لانگ لیگ آپکے سوالوں کا جواب دینے سے انکار کرے۔"

مجسٹریٹ "کیوں"؟

وائیبرٹ "کیونکہ وہ ذرا اور قماش کا انسان ہے۔ جسکا انتظام کرنا مشکل ہے۔ اسکی نسبت آپکو یقین ہو جائیگا۔ آہ۔ سواری سے شاید آپکو کم تکلیف ہوتی۔ کاش کہ وہ آپ کی خاطر سے یا پیرو کار سرکار کی خاطر سے یا ہر ایک شخص کی خاطر سے جسے اس مقدمے سے تعلق تھا (آہستہ سے) میری خاطر سے بھی مجرم ہوتا۔"

مجسٹریٹ۔ (کرسی سے اٹھکر جس سے پایا جاتا تھا کہ اب وائیبرٹ کو رخصت ہے) تو سواری کی نسبت جو غلطی تم سے ہوئی ہے اسکی نسبت تمہیں کہیں غیب ہوگی۔"

وانیمبرٹ ۔ بیشک جناب ۔ یہ مجھے زندگی بھر کانٹے کی طرح کھٹکتی رہے گی ۔

اور وہ جھک کر آداب بجالایا اور چلا گیا۔

فصل یازدہم

اس عرصہ میں جولیا وانڈل اور البرٹ سواری پیرس آگئے جنکو ہم [illegible] کے انتظار میں بھول گئے ہیں ۔

انگلش قہوہ خانہ میں کھانا کھانے کے بعد دوسرے روز سواری قریبا بجے دوپہر کے جولیا کے مکان پر گیا۔

میڈم جولیا ۔ میری بابت آپکی طبیعت [illegible] اور [illegible]

سواری ۔ بہت بہت [illegible]

اگرچہ وہ ہوٹل ڈی پیرس سے [illegible] روانہ ہوا ۔ [illegible] میسر نہ ہوئی تاہم وہ جولیا کی نسبت [illegible] [illegible] اس وقت خوش مزاج ۔ باتونی اور خلیق شخص تھا ۔ کھانا کھانے کی شام کے بعد سے سنجیدہ ۔ کم گو اور روکھا ہو گیا تھا ۔ عادت کے موافق ابھی چھوٹی چھوٹی باتیں کرنے کے بجائے وہ بہت مختصر جواب دیتا تھا ۔ اور خاصکر اپنی مجبوری بہن کی بیماری کی نسبت تو اُسنے بالکل مہر سکوت لبوں پر لگالی تھی ۔

اس وقت ہم وانیمبرٹ کے دل کی حالت سے واقف ہیں ۔ اور اُسکے اطوار کی یکایک تبدیلی ہمکو متعجب نہیں بناتی ۔ لیکن سواری جو اپنے سابق دوست کی تکلیفوں سے ہماری مانند آگاہ نہ تھا ۔ اُسکے برتاؤ سے حیران ہو کر خائف ہو گیا ۔ چنانچہ اُس نے خیال دوڑایا ۔ کہ کونٹ کی اس سرد مزاجی کا مدعا کیا ہے اور چند لمحوں کے بعد اُسنے خیال کیا کہ وہ اُسکو معلوم کر گیا ہے ۔

سواری ۔ (اپنے دل میں) پندرہ روز کی مہلت جو اُسنے مجھے روپیہ ادا کرنے کو دی تھی اُسے مدت ہوئی کہ گذر گئی ہے ۔ اور اُسکا بیشک خیال ہے کہ میں ادائگی سے بے پرواہ ہو گیا ہوں ۔ اور یہ سرد مہری جس سے وہ میرے ساتھ

سلوک کرتا ہے ایک قسم کی علامت ہے اور اطلاع ہے کہ اسکے ساتھ میں فیصلہ کر لیا گیا۔

اس لمحہ سے جب اسے یہ خیال گذرا۔ سواری نے اپنا قرضہ ادا کرنے کی فکر کی۔ کیونکہ اسکو خیال گذرا کہ کونٹ کا جولیا پر اسقدر رسوخ ہے کہ وہ اُس سے نہ ملنے دے۔ لیکن اسوقت اُسکے پاس چودہ ہزار فرانک کی رقم سر دست موجود نہ تھی۔ اور اُسکا کوئی ایسا دوست نہ تھا جو اُسکو رقم مذکورہ بطور قرضہ کے دیدیتا۔ اگر یہ حال اُسے دو ماہ پیشتر روشن ہوتا تو وہ قماربازی کو ترک نہ کرتا۔ کیونکہ اُسکا طریق معاش بھی تھا۔ لیکن اب وہ سمجھتا تھا۔ اُسپر ایک قسم کے انقلاب نے کچھ اثر دکھایا تھا۔ جو بے خبر آہستہ آہستہ اُسکی زندگی میں قائم ہو رہا تھا۔ جب سے اُسکو جولیا کے ساتھ عشق ہو گیا تھا۔ وہ اور ہی قماش کا انسان ہو گیا تھا۔ زندگی اب اُسے کچھ نئی چیز دکھائی دے رہی تھی۔ خاص خاص امور کو وہ اور ہی نظر سے اسوقت دیکھتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ اُسنے یقین کر لیا تھا کہ قماربازی سے پیچھے لگا کر زندگی بسر کرنا افسوس کی بات ہے۔

ایک روز سواری کو لاچار پلیچی ڈی آرمنٹ سے ملنا پڑا۔

سواری۔ ”دلیس پلیچی [illegible] کی کبھی ضرورت نہیں کہ تم قماربازی [illegible] کر چکے ہو کہ اسوقت اُسکے مکان میں [illegible] پچیس لوئیس ہیں۔ اور میں مدت سے جوا کھیلا نہیں۔ اور [illegible] ہو گیا ہوں۔ ایک نہ ایک دن میں مجھے بہت کچھ مل رہیگا۔

اس خیال سے اُسنے پلیچی کا دروازہ جاکر کھٹکھٹایا۔ اور پلیچی نے خود ہی دروازہ کھولا۔

پلیچی (ہاتھ ملا کر) آہ! یہ تم ہو! یہ تمنے بڑی مہربانی کی کہ مجھے ملنے کو آئے۔ تم اور دوستوں کی طرح نہیں ہو۔ تم اپنے دوستوں سے جبکہ وہ مصیبت میں ہوں پہلو تہی نہیں کرتے ہو“

سواری ”تم مصیبت میں ہو میری پیاری! کیا وجہ“؟

پلیچی ”کیا تمکو معلوم نہیں ہے کہ مجھ پر کیا آفت ٹوٹی“؟

سواری ”مجھے تو اسکا خیال بھی نہیں۔ میں نے کچھ مدت سے تم لوگوں میں سے کسیکو نہیں دیکھا“

پلیچی ــ "تم اخبارات نہیں پڑھا کرتے ہو"؟

سواری ــ "اخبارات! اسنے مجھے تمہاری نسبت کیا معلوم ہوتا"؟

پلیچی ــ "گذشتہ ہفتہ۔ پولیس نے میرے مکان میں دھاندل ڈالی"

سواری ــ "واہیات"

پلیچی ــ "میں سچ کہتی ہوں"

سواری ــ "لیکن کس سبب سے؟ کیا تمہارے مکان میں کھوٹے سکے کا کارخانہ تھا۔؟"

پلیچی ــ "میں قمار بازی جو کرایا کرتی تھی"

سواری ــ "بیہودہ! اسلئے پولیس والوں نے دھاندل ڈالی"

پلیچی ــ "اور ٹھیک اسوقت جبکہ کھیل جاری تھا۔ اور میز پر اسوقت دس ہزار فرانک نقد اور کچھ نوٹ وغیرہ پڑے ہوئے تھے"

سواری ــ "تو وہ عین موقع پر آ گئے"

پلیچی ــ "مصیبت تو یہ کہ پتے بھی انکے ہاتھ پڑ گئے"

سواری ــ "یہ بُرا ہوا"

پلیچی ــ "نقدی تو انہوں نے سب اٹھا لی۔ اور پھر میرا [illegible] نام پتہ اور پیشہ وغیرہ بھی پورا پورا تحریر کر لیا"

سواری ــ "پیشہ کا تحریر کرنا تو کچھ ایسا مشکل نہ تھا"

پلیچی ــ "اور انہوں نے میرا اسباب سامان وغیرہ بھی ضبط کر لیا"

سواری ــ "ہاں (ہمدردی کی نگاہ سے دیکھکر) میرا خیال تھا کہ تم نے نیا سامان خریدا ہے"

پلیچی ــ "تو یہ پرانا ہے جو مجھکو مجبوراً خریدنا پڑا"

سواری ــ "ٹھیک لیکن اسباب وغیرہ کے ضبط کرنے کا انکو اختیار ہے"؟

پلیچی ــ "کیا ایسا! ہاں۔ اس امر پر قانون صاف ہے میرے وکیل نے مجھکو مجموعہ تعزیرات فرانس کی دفعہ ۱۰ ام دکھلائی" جو مجھے بزبان یاد ہے "تمام اسباب جائداد منقولہ جو کمرہ میں موجود ہو ضبط کیجاویگی۔"

سوامی "ٹھیک تو قانون نہایت متبرک چیزوں کی بھی تعظیم نہیں کرتا"

پلیچی "کاش کہ اسی پر چھٹکارا ہوتا"

سوامی "ابھی دفعہ ختم نہیں ہوئی"

پلیچی "ابھی فقرہ باقی ہے - اور وہ مجھے یاد ہے (ٹھنڈی آہ لیکر) ہر ایک شخص جو اپنے مکان میں قمار بازی کی اجازت دیگا یا قمار خانہ کھلا رکھیگا - وہ تین ماہ سے لیکر چھ ماہ تک قید اور ایک سو سے چھ ہزار فرانک کے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا"

سوامی "تمہارا مکان قمار خانہ تھا"

پلیچی "میرے وکیل نے مجھ سے کہدیا ہے کہ جس جگہ کسی شخص کے مکان میں باقاعدہ قمار بازی ہو وہ قمار خانہ کہلاتا ہے"

سوامی "جب اس سے کچھ فایدہ اٹھایا جاوے اور یہ تمہارا امال تو نہیں تھا"

پلیچی "انہوں نے اس رقم پر نظر کی جو میز کے واسطے رکھی جاتی انہوں نے اسکو فایدہ خیال کیا"

سوامی "یہ تو لغو ہے"

پلیچی "بلکہ بے انصافی کہو - کیا تم سب میز کے اخراجات کی مدد نہیں کیا کرتے تھے"؟

سوامی "ٹھیک - (کچھ دیر سوچکر) میرے عزیز دوست - میں نہیں کہہ سکتا کہ کس قدر مجھکو تمہارے ساتھ ہمدردی ہے"

پلیچی "عنایت اور میں ممنون ہوں - اگلے ہفتہ مجھکو مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہونا ہے - اور چونکہ اس وقت تم مجھکو حوالات میں نہیں دیکھتے - اسکی وجہ یہ ہے کہ میرے ایک پرانے دوست نے میری ضمانت دی ہوئی ہے"

سوامی "یہ تو سخت رنج کی بات ہے - لیکن پولیس یہاں کسطرح آئی کسی نے تمہارا راز ظاہر کر دیا؟"

پلیچی "درست - لیکن مجھے اس بانی فساد کا نام معلوم نہیں"

سواری ”لیکن تمہارے ہاں تمہارے قدیمی دوستوں کے سوا کوئی غیر تو آتا ہی نہیں تھا“

پلیچی ”یہ تو ٹھیک ہے کہ کوئی اجنبی سوائے اہل اطالیہ کے باشندہ کے نہیں آیا تم اُسکو جانتے ہو“؟

سواری ”کونٹ ڈی روبینی“؟

پلیچی ”ہاں وہی آدمی ہے“

سواری ”اسکو تمہارا راز ظاہر کرنے کا ہرگز خیال نہ تھا۔ اُسنے تو یہاں بہت سا روپیہ جیتا تھا۔ ایسے ایسے خیال تو اُن لوگوں کے ہوا کرتے ہیں۔ جو بہت بھاری رقم ہار دیتے ہیں اور پھر بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ علاوہ بریں آجکل کونٹ سے میری دلی دوستی ہے۔ وہ درحقیقت سچا شریف انسان ہے“

پلیچی ”تب میری کسی سہیلی نے یہ کرتوت کی ہوگی“

سواری اور تھوڑی دیر تک اپنی ہمدردی ظاہر کرکے روانہ ہوگیا۔ اس وقت سے چونکہ اب وہ قماربازی اپنے مکان میں نہیں کرا سکتے تھے۔ اس لیئے اسکے لیئے وہ بیفائدہ ہوگئی۔ اُسکے انجیس لولیس میں کچھ بھی ترقی نہ ہوئی۔ اور اُسکو پلیچی کے مکان کے سوا اور کوئی قمارخانہ بھی معلوم نہ تھا اور علاوہ ازیں اس بات کو سکول کا ہر ایک لڑکا جانتا ہے کہ جبکہ پولیس ایک مکان میں دھاندل ڈالتی ہے تو دوسرے قمارخانہ بھی کچھ مدت کے واسطے بند ہو جاتے ہیں۔

بیڈن یا ہمبرگ میں جاکر اپنی قسمت آزمانیکا سواری کو خواب و خیال تک نہ گذرا۔ اسمیں اسقدر جرات ہی نہ تھی کہ وہ اپنے اور جولیا کے درمیان ایک یا دو سو فرلانگ کا فاصلہ روا رکھے۔ چنانچہ جب اُسنے دیکھا کہ اب اور کوئی وسیلہ نہیں اسلیئے اپنے آپکو کونٹ کا مقروض رکھنا ہی گوارا کیا۔ لیکن اُسنے یہ اپنا فرض خیال کیا کہ وہ اپنے قرضہ کا اُس سے تذکرہ کرے۔ اور اس دیر کے لیئے معافی کا خواستگار ہو۔ ہمبرٹ زیادہ زیادہ سنجیدہ ہوتا گیا۔ اور اُسکے دیکھنے سے انکار کرنے لگا۔

سواری پورا پورا بیدل ہوگیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا خیال کرے۔ اُن دو شخصوں نے جنکی صحبت میں اُسنے اپنی زندگی کے گذشتہ دو ماہ گذارے تھے اُس سے

ملنا ترک کر دیا تھا۔ اور اُسکو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ اس تفرقہ کی وجہ کیا ہے جسروز اُس نے اپنی محبت ظاہر کی تھی۔ جولیا نے اُسی روز سے اپنا دروازہ اُسپر بند کر دیا تھا تاہم اُسکے محبت بھرے الفاظ کو وہ خاموشی سے سنتی رہی تھی۔ اور اسطرح سے اُسکو دلیر کر دیا تھا۔ اگر کونٹ نہ آجاتا تو وہ ضرور اُسکو کچھ نہ کچھ جواب دیتی۔ اور اب جبکہ امید اپنا رخ زیبا اُسے دکھا رہی تھی۔ جولیا نے ترش روئی سے اپنے اور اُسکے درمیان ایک بند حایل کر دی۔ بے آرام روح کی مانند وہ کوچہ گراسنٹ کے پاس سے گذرتا اور پیرس میں پھرتا رہتا تھا۔ ایک روز حسب خواہش اُسنے جولیا کے مکان کے دریچوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اُسکو وہ پردہ کے پیچھے کھڑی ہوئی نظر آئی۔ اُسپر اُسکی پامال شدہ جرات نے پھر زور کیا۔ وہ جلدی سے کوچہ میں آگیا سیڑھیاں چڑھ گیا اور میری بیٹا کو راستہ سے ہٹا کر جسنے اُسکو ٹھہرانیکی کوشش کی تھی۔ ملاقاتی کمرہ میں داخل ہوگیا۔ اور اس جگہ جولیا اُسکے روبرو کھڑی تھی۔ یہ واقعہ اُس روز ہوا جس دن کہ لانگ لیبڈ گرفتار کیا گیا تھا۔ اور وائیبرٹ نے مجسٹریٹ سے ملاقات کی تھی۔

جونہی اُس نے سواری کو دیکھا۔ بیگم وائیٹل جلدی سے اُسکے سامنے گئی۔ تاکہ اس طرح سے مداخلت کرنے پر اُسکو لعنت ملامت کرے۔ لیکن اس نے اُسکو بات کرنیکا موقع نہ دیا۔ اور اُسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے۔ اور اُسکے کان میں اپنی محبت کی کہانی نہائت فصاحت اور بلاغت سے بیان کرنی شروع کی۔

سواری "میں تمہارے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہسکتا۔ تمہارے بغیر میں اپنے آپکو مار ڈالونگا! میری ہستی دوبھر ہو گئی ہے۔ میری زندگی ناکامیاب ہو گئی ہے میں بیکار ہوں۔ برا ہوں۔ اور میں اپنی شکل سے خود ڈرتا ہوں۔ مجھپر رحم کرو تم مجھے پھر زندہ کر سکتی ہو۔ تمہاری ایک نظر سے میں جی اٹھونگا۔ ایک لفظ ہنسی کچھ دلبری دینے سے میں اُن تمام خوبیوں کا پھر مالک ہو جاؤنگا۔ جو اسوقت میرے قبضہ سے جاتی رہی ہیں۔ ایک ہفتہ جو تمہارے دیکھے بغیر گذرا وہ میرے لیئے ایک سال کے برابر تھا۔ کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ اس اثناء میں مجھپر کیا کچھ بیتی۔ اس وقت میں تمہیں دیکھکر بے اختیار ہو گیا ہوں اور بے بس ہو کر یہاں آیا ہوں۔ جبکہ انسان ناخوش ہو تو زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ میں تمہارے دل میں رحم پیدا کرتا ہوں!

لیکن تم نہیں سنتی ہو۔ جب میں اپنا دکھ تمہارے روبرو بیان کرتا ہوں تو تم توجہ نہیں لیتی ہو۔ سنو۔ رحم کے واسطے میری بات سنو! میں سخت تکلیف میں ہوں۔ بلکہ میری جان پر بنی ہے۔ وہ انسان جو میری طرح مصیبت میں ہو۔ جو میری طرح زار زار روتا ہو قابل رحم ہے" اسجگہ وہ رک گیا۔ کیونکہ آنسوؤں نے اسکی آواز کو روک دیا۔ جولیا اس گفتگو سے جو اسکے لئے بالکل نئی تھی حیران ہوگئی۔ اسکے خاوند نے بھی محبتی الفاظ اسکے گوشگذار کیئے لیکن جذبات کے الفاظ آج ہی اسکے سننے میں آئے۔

سواری "اگر تم نے اسقدر جلدی پہلو تہی کرلی تھی تو پہلے ہی مجھے کیوں الفت دلائی تھی؟ مجھے تم نے خوش آمدی کیوں کہا تھا؟ تم نے دیکھا کہ میں رفتہ رفتہ بالکل تمہارا غلام ہوگیا ہوں؟ کیا تم نے میری آنکھوں سے یہ مطالعہ نہیں کیا کہ میں تم پر عاشق ہوں۔ اور محبت کرتا ہوں؟ آہ! عورت کو ان باتوں میں کبھی فریب نہیں دیا جاتا۔ اسکو اسکی ضرورت نہیں کہ انسان دو زانو کھڑا ہوکر کہے کہ میں تمپر عاشق ہوں" تم جانتے ہو کہ یہ میرا دل اب میرے بس میں نہیں۔ نہیں بلکہ یہ میرا کبھی نہیں۔ میں نے اسکو تمہارے پیش کیا اور تم نے خاموشی سے اس تحفہ کو منظور کرلیا۔ ہاں یہ نہ کہنا کہ میں غلط کہتا ہوں۔ تم نے اسے منظور کرلیا ہے۔ اور اب تمہارا کوئی حق نہیں کہ مجھکو شہید بناؤ۔ میں نے تمسے کیا برائی کی ہے"

جولیا "میں جانتی ہوں کہ میں نے غلطی کی ہے"

اس وقت وہ سچی اور صادق تھی۔ جب اسنے وائیٹ کے رسوخ کے مطیع ہوکر سواری کے جرم کا یقین تھا اور نیز وہ خیال کرلی تھی کہ اسنے متبرک فرض اختیار کیا ہے اور اسنے ایک ایسا کام کرنے میں رضامندی ظاہر کی تھی جو اسکی نیک اور دیانتدار طبیعت اور حالت کے برخلاف تھا۔ رفتہ رفتہ وہ خطرہ سے بے پرواہ ہوتی گئی۔ اپنے کام میں سرگرم بن گئی۔ لیکن کچھ مدت سے اسکا یقین ٹوٹ گیا تھا اور اسکو سواری کے مجرم ہونیکا شبہ کمزور پڑ گیا تھا۔ اسنے تسلیم کیا تھا کہ اگر وہ مجرم نہیں تو جو کام کہ وہ کر رہی تھی سخت مذموم ہے۔ اس سبب سے اسکو شکایت کرنیکا حق تھا۔ خواہ اسکو ملامت کرے یا اپنی تکلیفوں کے سبب اسپر لعنت بھیجے۔ جبکہ جولیا

ان خیالات میں ڈوبی ہوئی غوطے کھارہی تھی۔ سواری بھی بحرِ فکر کی موجوں کے تھپیڑے کھا رہا تھا۔ انسان عاشق ہونے کے بعد معشوقہ کے ساتھ اسقدر ہوشیار نہیں رہتا۔

جولیا ‘‘تم نے غلطی کی ہے۔’’ اس وقت جولیا کے الفاظ سے رحم پایا جاتا تھا۔ البرٹ سواری کی فصاحت نے اُسکے دل پر دباؤ پیدا کردیا تھا۔ چنانچہ سواری نے یہ دیکھکر کہ اُسکی گفتگو نے اُسکے دل پر کچھ اثر کیا ہے اب زیادہ جذبے سے گفتگو کی مبادا جولیا خائف یا ناراض ہو جاتی۔ وہ اُسکے قریب بیٹھکر اُسکو اس امر کی ترغیب دینے لگا کہ وہ اس سے ملنا ترک نہ کرے اور کہ جولیا کو چاہیئے کہ اُسکو وقتاً فوقتاً آنے دے صرف اس تکلیف کو کم کرنے کے لئے جسمیں وہ مبتلا ہے۔’’

سواری ‘‘مجھے تسلی دو۔ مجھے پاگل سمجھو میں اپنی صحت پھر حاصل کرلونگا۔’’

جولیا کو اس وقت سے سواری کے جرم کا یقین بالکل نہ رہا۔ چنانچہ اُسنے وائیبرٹ سے اب تعلق قطع کرنیکا ارادہ کرلیا۔ لیکن وہ ابھی اس عہدنامہ پر جو سواری پیش کررہا تھا۔ دستخط ثبت نہیں کرسکتی تھی۔ کیونکہ ابھی اُسکو قدرے شک باقی تھا۔ اب صرف جو کچھ کرنیکا ارادہ تھا۔ وہ یہ تھا کہ اُسکے ساتھ ملنا بند کردے۔

جولیا ‘‘اگر تمکو مجھ سے محبت ہے یا اگر تم مجھکو یقین دلاتے ہو اگر تم اپنی محبت کی اور میری تعظیم کرتی ہو تو میں التجا کرتی ہوں کہ پھر مجھ سے نہ ملو۔’’

سواری ۔ (مایوسی کے لہجہ میں) ‘‘پھر وہی انکار تمنے مجھکو ستایا۔’’؟

جولیا ‘‘میری بات پر یقین کرو۔ میں نہیں اور کوئی جواب نہیں دے سکتی۔’’

سواری ‘‘لیکن تم تو میرا دل توڑ ہی رہے ہو۔’’

جولیا ‘‘افسوس! یہ میرا قصور نہیں۔’’

سواری ۔ (رو کر) ‘‘تاہم اس سرد مہری کی وجہ تو بتاؤ۔’’

جولیا ‘‘نہیں یہ ناممکن ہے میں قسمیہ کہتی ہوں کہ ناممکن ہے۔’’

سواری ‘‘یہ مصیبت کی انتہا ہے۔ یہ حد سے زیادہ ہے۔ وہ چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا کر رونے لگا۔’’

اس وقت سبز بیٹیا کمرہ میں داخل ہوئی اور جولیا کے قریب جاکر اُسکے کان میں کہنے لگی: ‘‘تمکو ایک شخص ملنا چاہتا ہے۔’’

جولیا "کون ہے"؟

میر میٹیا "میں نہیں جانتی ۔ لیکن اسکا کام ضروری معلوم ہوتا ہے"

جولیا سواری کیطرف دیکھے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اور میر میٹیا کے ساتھ مقابل کے کمرہ میں چلی گئی ۔ اور وہاں اسنے دیکھا کہ عدالت کا ایک پیادہ اسکے انتظار میں کھڑا ہے ۔

پیادہ "بیگم ۔ ایم گوربرٹ مجسٹریٹ صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ یہ خط آپکے ہاتھ میں دوں"

جولیا "لاؤ ۔"

جولیا نے خط لیلیا اور جبکہ میر میٹیا پیادہ کو باہر لیگئی ۔ جولیا پھر اسی کمرہ میں چلی گئی اور دریچہ کے قریب جاکر لفافہ کھول خط کے مطالعہ میں مصروف ہوئی ۔

بیگم "یہ میرا فرض ہے کہ آپکو اطلاع دوں کہ ہمنے آخرکار تمہارے خاوند کے قاتل کو دریافت کرکے گرفتار کرلیا ہے ۔ اس شخص کا نام لانگ لیڈ ہے اور یہ فراری ملزم ہے ۔ اسکے برخلاف بہت سی شہادت ہے ۔ جس سے پورا پورا شک رفع ہوجاتا ہے ۔ تمام احتمال جو البرٹ سواری کی نسبت ہمارے دلمیں تھا اسکا معدوم ہونا مناسب ہے اور جس نگرانی یا حراست میں وہ ہے وہ آج سے بند ہوجائیگی"

بیگم "میں نے تیرے حقیقی رنج میں پرلے درجہ کی ہمدردی دکھائی ہے اور میں تمہیں اطلاع دینے میں بہت خوش ہوں ۔ کہ تیرے خاوند کا عوض بہت جلدی لیاجاویگا"

(دستخط گوربرٹ)

جولیا نے دوبارہ سہ بارہ اس خط کو پڑھا کہ شاید وہ غلطی پر نہ ہو ۔ اور پھر آتشدان کے قریب جاکر اسکو جلادیا ۔ اور سواری کے قریب آگئی ۔ اس نے سر اٹھاکر اسکی طرف دیکھا ۔

جولیا ۔ (نرم لہجہ میں) "میں نے تم کو سخت تکلیف اور رنج دیا ہے مجھے معاف کرنا ۔ اور آئیندہ کبھی ان باتوں کی نسبت میرے روبرو ذکر نہ کرنا میں نے بہت سے قصوروں کا کفارہ دینا ہے ۔ اور میں کوشش کرونگی"

یہ الفاظ اچھی طرح ابھی ختم بھی نہ ہوئے تھے کہ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

فصل دوازدہم

ایک جنگی گاڑی جسمیں دو قدآور اور طاقتور نارمن نسل کے گھوڑے جتے ہوئے تھے زور سے کھڑکھڑاتی ہوئی ایک روز صبح کے وقت ہوٹل ڈس پرنسس کے دروازہ کے متصل آکھڑی ہوئی۔ ایک پیادہ جو گاڑیبان کے ساتھ کوچ بکس پر بیٹھا ہوا تھا اتر کر اس امیر آدمی کے پاس حکم حاصل کرنے کے واسطے گیا جو گاڑی کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔

امیر “ ہوٹل کے ملازموں سے دریافت کرو کہ کونٹ روبینی یہاں ہی رہتا ہے۔ اور اس وقت موجود ہے ”

پیادہ دریافت کرکے واپس آیا اور خبر دی کہ کونٹ یہاں ہی مقیم ہے اور کسی شخص نے اسکو آج باہر جاتے نہیں دیکھا ہے۔

امیر “ دروازہ کھولو۔ اور مجھے نیچے اترنے میں مدد دو (صحن میں گذر کر) تمنے اسکے کمرہ کا نمبر بھی دریافت کیا ” ؟

پیادہ “ ہاں میرے لارڈ وہ دوسری منزل کا کمرہ نمبر ۴ ہے ”

امیر “ دوسری منزل ؟ وائے قسمت ! آج صبح ہی مجھے کیسی تکلیف اٹھانی پڑی۔ مجھے خیال پڑتا ہے کہ وجع المفاصل دوسری دفعہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے .... آہ شکر ہے۔ آخرکار پہنچ گئے ”

پیادہ “ میرے لارڈ یہ دروازہ ہے ”

امیر “ اسے کھولو۔ بہت جلد۔ آؤ۔ ادھر اسطرح مجھے یہاں مت کھڑا رکھو تم سمجھتے ہو کہ ان سیڑھیوں کے چڑھنے سے مجھے تکلیف نہیں ہوئی۔ اب جاؤ میں خود ہی آجاؤں گا ”

وائیبرٹ آتشدان کے پاس چوکی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور جب دروازہ کھلا تو وہ آگ کو روشن کر رہا تھا۔ اس نے سر پھیر کر دیکھا۔ تو بے اختیار اسکے منہ سے تعجبیہ

ایک چیخ نکل گئی۔ اور پھر جلدی سے اُٹھکر اپنے ملاقاتی کے استقبال کو گیا۔

وائیبرٹ:۔ "آپ ایم لی مارکوئیس! میرے کمرہ میں تشریف لائے ہیں!؟"

ایم لی مارکوئیس:۔ "ہاں میں تمہارے کمرہ میں آیا ہوں۔ کیا کچھ تعجب کی بات ہے۔ کیا تمنے اپنے آپ کو کونٹ ڈی روبینی کے نام سے مشہور نہیں کیا ہوا ہے۔ چنانچہ مینے کچھ بیجا نہیں کیا۔ اپنے تعجب کو رفع کرو اور مجھے بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ ان سیڑھیوں کا چڑھنا ہنسی نہیں ہے۔"

یہ مارکوئیس ڈی اکس۔ جسکے حال سے ہم اپنے ناظرین کتاب کو بذریعہ اس خط و کتابت کے جو وائیبرٹ کے ساتھ ہوتی رہی ہے واقف کر چکے ہیں پینسٹھ برس کی عمر کا انسان تھا۔ اُسکی شکل و شباہت سے ہوشیاری ہویدا تھی۔ ہونٹھ پتلے تھے۔ اور ڈاڑھی کی جگہ اُسنے گلچھے رکھے ہوئے تھے۔ رائل باڈی گارڈ اُسکی خدمات کی یادگار اُسکے قد سے عیاں تھی۔ جو تیر کی مانند سیدھا تھا۔ اُسنے عجیب قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اُسکی قمیض بہت لمبی تھی۔ اور غب غب کے قریب ایک بوتام لگا ہوا تھا۔ اور نیز گریبان بہت بلند تھے۔ اور اُسکا چوغہ جسکا رنگ سیاہ تھا نہایت عمدہ قطع کا بنا ہوا تھا۔ اُسکا پائجامہ عجیب قسم کا تھا۔ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۲۹ء تک مارکوئیس ڈی اکس ——— اور جیمبر کا بگڑا ہوا بچہ تھا۔ اُسکی چالاکیوں اور طبیعت کی جولانیوں کو لوگ ابھی تک یاد کرتے ہیں۔ فرانس میں صرف یہی ایک امیر کبیر تھا۔ جو ہر دلعزیز اور مشہور تھا۔ اُسکی تقریروں کو لوگ حفظ یاد کر لیا کرتے تھے۔ اور پارلیمنٹ کی بحث صرف اس وجہ سے لوگ پڑھتے تھے کہ مارکوئیس کی فصاحت کو دیکھیں۔ اور اکثر تقریر کیا کرتا تھا۔ اور اُسکے دوست اُسکی تقریر کو غور سے سنکر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ اچانک اور طریق سے وہ کھڑا ہو جاتا۔ اور اپنی ہاتھ جیب میں ڈالکر زیر بحث معاملہ کی مخالفت شروع کر دیتا تھا۔

جبکہ مارکوئیس ڈی اکس اچھی طرح آرام چوکی پر بیٹھ گیا تو وائیبرٹ کی طرف متوجہ ہو کر بولا:۔

"کیا تمنے یہ خیال کیا تھا۔ کہ تم میری روزانہ خبروں کے شوق کو مجھے باقیماندہ احوال کی اطلاع دیئے بغیر آسانی سے دبا لوگے۔ ایکدم ہوا ہی کہ تمنے مجھے چھوڑ لیا وائیبرٹ کے

احوال سے آگاہ کرنا شروع کیا تھا۔ پھر تم نے دھڑکانے والے حالات لکھے جن سے شوق اور بھی بھڑک اٹھا۔ لیکن پھر تم نے دفعتاً سلسلۂ تحریر بند کر دیا۔ تعجب ہے کہ تم بھی میرے ساتھ تین پانچ کرنے لگے ہو۔"

وائبرٹ ۔ (غمناک لہجہ میں) "کاش آپکو معلوم ہوتا۔ ایم لی مارکوئیس۔"

مارکوئیس "یا خدا! اگر مجھے معلوم ہوتا تو تم سے کیوں پوچھتا۔ سناؤ تم نے کیا کچھ اپنی خصلتوں سے کیا ہے؟ مجھے اُس سے محبت ہے۔ تمہاری جولیا زیادہ نہیں بولتی اُس کی نسبت یہ مان لینا درست ہے کہ ۔۔ وہ بڑی مستقل مزاج ہے۔ تمہارا سواری ہمارے گرد نواح کی بُری صحبت کی پیداوار ہے۔ بہرحال اُن کی تازہ کیفیت سے اطلاع دو۔"

وائبرٹ "یہ میرے حدِ امکان سے باہر ہے۔ ایم لی مارکوئیس۔ کیونکہ گذشتہ ہفتہ سے میں نے اُنکو دیکھنا ترک کر دیا ہے۔"

مارکوئیس "اب تم مجھے فریب دینا چاہتے ہو۔ اور تم نے اپنے فرائض منصبی کو فراموش کر دیا ہے۔"

وائبرٹ "میرا کام ایک مجرم کی تلاش کرنیکا تھا۔ میں نے اُسے تلاش کر لیا ہے۔"

مارکوئیس "کیا تم کہہ رہے ہو کہ مجرم پکڑا گیا ہے۔"

وائبرٹ "ہاں مگر میری مراد سواری سے نہیں۔"

مارکوئیس "خوب۔"

وائبرٹ "یہ غلطی ہے۔ سواری مجرم نہیں۔ چنانچہ وائبرٹ نے کل سرگذشت مارکوئیس کو سنائی۔ اور لانگ لیڈ اور سولیں کے حال سے کلہم آگاہ کر دیا لیکن اسکی کیفیت کے سننے سے مارکوئیس قدرے بدماغ ہو گیا۔"

مارکوئیس "یہ عمدہ فیصلہ ہے! قاتل صرف ایک عادی مجرم ہے۔ اور جرم ایک بدذات آدمی سے سرزد ہوا ہے۔ تم خلاصی کے مستحق ہو۔ یہ مقدمہ حقیقت معمولی نہ تھا۔ ایک نازنین عورت ایک خوشرو جوان۔ عاشق و معشوق۔ اور یہ کہانی عام طریق سے اختتام پر پہنچ رہی ہے۔ سواری اور جولیا اپنے معمولی شغل میں لگ جائینگے

اور ایک بدکار انسان بیکار جہازوں پر بھیجدیا جائیگا۔ یہ عجیب معاملہ ہے۔"

تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر مارکوئیس نے وائیبرٹ کو مخاطب کیا۔ "لیکن اگر سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ اگر تمہارا قاتل بدمعاش ہے اور سواری برف کی مانند شفاف ہے تو ابھی تم کونٹ ڈی روبینی کیوں بنے ہوئے ہو۔ اس اسرانہ ہوٹل میں کیوں رہتے ہو اور ایسے عمدہ کپڑے کیوں پہنتے ہو۔ جنکے روبرو میرے کپڑوں کی بھی کچھ حقیقت نہیں؟ شاید اتفاق سے تمہیں دولت حاصل ہو گئی ہے یا بہرحال اپنے ایک یا دو بزرگوں کو تمنے دریافت کر لیا ہے؟"

وائیبرٹ "یا اللہ! میں اپنے کپڑوں کو پھاڑ رہا ہوں۔ اور ہوٹل کے باقیماندہ پندرہ روز کو ختم کر رہا ہوں۔"

مارکوئیس "میرے ناچیز پرور دے۔ تم امید کرتے ہو کہ اس بے ہودگی کی میں تعریف کرتا ہوں؟ بغیر کسی مدعا کے تم اپنے قیمتی کپڑوں کو پھاڑ رہے ہو۔ تم کو چاہیئے کہ انکو کسی پرانے کپڑوں والے انسان کے پاس فروخت کر دو۔ تم ایسے کمروں میں اور پندرہ یوم صرف کرنے کے لیئے مقیم ہو جو تمہاری نظروں میں فضولخرچی کا اعلےٰ درجہ ہے! واہیات آدمی! اول تو یہاں کمرے ہی دن کے وقت تک کرایہ پر دیئے جاتے ہیں۔ دویم ہوٹل کا مالک تمہاری پیٹھ دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے میں تمہیں جانتا ہوں۔ روپیہ کا خرچ کرنا تمہارے واسطے مشکل ہے۔ میرے عزیز وائیبرٹ یہاں رہنے سے تمہارا اور مدعا ہے۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کیا ہے۔"

وائیبرٹ "لیکن ایم لی مارکوئیس ——"

مارکوئیس "تم بیفائدہ ضد نہ کرو۔ تم چونکہ مکار ہو بخوبی جان گئے ہو کہ میں تمہارا سنتا دریافت کر چکا ہوں۔"

وائیبرٹ "میں آپکے روبرو مکار نہیں ہوں۔ ایم لی مارکوئیس۔"

مارکوئیس "اور میرے لڑکے تم ٹھیک کہتے ہو۔ (وائیبرٹ کے قریب جا کر اور کان سے پکڑ کر) بتاؤ (پدرانہ شفقت کے لہجہ میں) اپنی تمام تکلیفیں میرے روبرو ظاہر کر ڈالو۔ اس سے تمکو قدرے آرام ملجائیگا۔ اگر مجھے نہ بتاؤگے تو کیکو اپنا حال سناؤ گے دیکھو کہ نہ تو تمہارا کوئی رشتہ دار ہے اور نہ کوئی دوست ہے؟ میں تمہیں صاف گوئی

کی جرات سکھلاتا ہوں۔ میں صرف یہاں شوقیہ نہیں آیا۔ تم جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان خاص واسطہ ہے۔ تم باقیماندہ لوگوں کی مانند نہیں ہو۔ پرانی کہاوت کے مطابق تم لوداہتین۔ راشلیو یا بیزرین ہو۔ غلطی سے تم پولیس میں بھرتی ہوگئے اور یہاں خوب مزا دیکھا۔ یہ شاید عمدہ پیشہ ہے۔ میں متعصب انسان نہیں ہوں۔ اور اب اپنا حال سربسر کہہ ڈالو۔

وائیبرٹ "کچھ کہنے سے پہلے اول میں آپکا شکریہ ——"

مارکوئیش "بس۔ یہ شکریہ کے سوال پر بحث جانے دو۔ تم نے صرف اتنا ظاہر کرنا ہے کہ تم اس ہوٹل میں کیوں رہتے ہو۔ یا میں تمہیں وجہ بتاؤں تم اسلیئے کونٹ بنے ہوئے ہو۔ اس لیئے بیش قیمت لباس پہنے ہو کہ تم کو عجب سا نظر آرہا ہے کہ پھر کوچہ آریاک میں جا رہنے اور وائیبرٹ کے بلنے سے تمہارے اور جولیا کے درمیان ایک دریائے ذخار حائل ہو جائیگا۔ کیوں میں نے ٹھیک کہا ہے نا"

وائیبرٹ "ہاں"

مارکوئیس "تب تم اسپر عاشق ہو"؟

وائیبرٹ "آہ یہاں میں اسپر عاشق ہوں۔ میں نہ دل سے اسپر عاشق ہوں مجھے کسی عورت سے سابقہ نہیں پڑا جس نے اسطرح میرا دل چھین لیا ہو۔ میری حالت بدل گئی ہے۔ میرا خون تیزی سے حرکت کر رہا ہے۔ ہاں اس پینتالیس برس کی عمر میں پھر انسان کی سی زندگی شروع کی ہے۔ اور آخر کار تمام انسانی جذبات مجھ میں آگئے ہیں۔ وہ عورت جس نے ان جذبات کو پیدا کیا ہے۔ نہ معاف کر سکتی ہے اور نہ خیال میں لا سکتی ہے۔ تاہم وہ اور عورتوں کی مانند ایک عورت ہے وہ نہ تو مٹی کی صورت ہے نہ بت ہے۔ نہ پتھر کا مجسمہ ہے۔ بلکہ حقیقی عورت ہے لیکن میں نہیں اور انسانوں کی مانند انسان نہیں ہوں۔ میرا خمیر ایسی مٹی سے ہے کہ مجھکو دیکھکر لوگ پوچھتے ہیں کہ کہیں میں بیوقوف کی پیدائش تو نہیں۔ میں لنگوروں کی اعلیٰ اور بڑی قسم خیال کیا جاتا ہوں"

وائیبرٹ نے اس طرح اپنا غبار دل نکال ڈالا۔ اُسنے اپنی کمزوری میں بہت مبالغہ کیا اور اپنے آپکو اپنی اصلی حالت سے زیادہ حقیر۔ بدصورت۔ اور بدوضع بنایا

اپنی اس طرح پر ہتک کرنے میں اس نے فخر سمجھا۔

مارکوئیس خاموش بیٹھکر غور سے وائیبرٹ کی گفتگو سنتا رہا۔ اُسنے اپنے آپ کو اس انسان کی موجودگی میں دوبارہ عالم شباب میں پایا۔ اسکو وائیبرٹ سے کوئی خاص تعلق تھا۔ کسی دیرینہ یادگار کے سبب یا کسی اور باعث سے فرانس کا نکتہ بین نواب اس طرح پولیس کے ایک ادنٰے ملازم کے درد دکھ میں شریک ہو رہا تھا۔

مارکوئیس ۔ میں بیوقوف ناصح نہیں ہوں جیسا کہ میری عمر سے ظاہر ہوگا۔ میں تمہیں یہ کہنے کو نہیں آیا کہ تم اپنے جذبات پر فتح حاصل کرو۔ اور اپنے دل کے جوش کو روکو۔ میں بخوبی جانتا ہوں کہ تمہیں یہ نصیحت گوارا نہ ہوگی۔ نہ میں تمہیں ایسی امید دلاؤنگا جو خطرناک ہو اور جس پر مجھے اعتماد نہ ہو۔ میڈم وائیبڈل کے لیئے تم سے محبت کرنا البتہ مشکل ہوگا۔ نہ اُن کمینیوں کی وجہ سے جنکا تم نے اسقدر مبالغہ کیا ہے۔ تمہاری حیثیت کے سبب سے جو اسکے مقابلے میں ہے اُس نے تمہیں ایک ادنٰے ملازم پولیس سمجھکر نظر نہیں ڈالی۔ اُسکے لیئے تم بمنزلہ ایک وسیلہ اور آلہ کے تھے۔ اگر تمہاری طبعی حالت کے بغیر کوئی اور روکاوٹ نہ ہوتی تو مجھے قدرے امید ضرور ہوتی۔ عورتیں ہم سے بہتر ہوتی ہیں۔ ہمارا تو صرف ایک ہی خیال ہے ہم جاننا چاہتے ہیں کہ آیا وہ نازک اور خوبصورت ہیں۔ وہ اکثر ہماری اخلاقی خاصیتوں کی تلاش میں سرگرم ہوتی ہیں۔ اور بیرونی حالت کی نسبت خفیہ حالت سے قبضہ میں آسکتی ہیں۔

اسوقت مارکوئیس کو اپنے وجع مفاصل کا بھی خیال نہ رہا۔ اسنے کھڑے ہوکر وائیبرٹ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کمرہ میں ٹہلنے لگا اور بولا:۔ دیکھو تو میں نے تمہیں صاف بتا دیا ہے۔ شاید سخت کہا ہے۔ لیکن میرا فرض اور حق ہی تھا۔ البتہ تمہیں کچھ تسلی دیسکتا ہوں۔ کیا چیز ہے جو عشق میں تکلیف اور مصیبت کا باعث ہوتی ہے؟ یہ وہ ہے جسکو انسان دل سے کہتا ہے۔ یہ عورت جسکو میں سرگرمی سے پیار کرتا ہوں دوسرے کی ملکیت ہے۔ میں اسے اپنا شیدا نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ وہ اُس دوسرے کو چاہتی ہے۔ بیگم وائیبڈل کی نسبت ایسا معاملہ نہیں۔ چونکہ اُسکا دل ہمیشہ اپنے مرحوم خاوند کی یادگار میں بسا ہوا ہے اسکا دل اور کسی تحریک میں نہیں آسکتا۔

وائیبرٹ یکایک ٹھہر گیا۔ اور اپنے ہاتھ کو جسپر مارکوئیس سہارا دیئے تھا جھٹکا کر بولا: ”تم چاہتے ہو کہ میں صاف بتادوں۔ خیر ہو مجھے رشک ہے۔ ایم لی مارکوئیس میں رقابت سے پُر ہوں!“

مارکوئیس ”کس کے رقیب ہو“؟

وائیبرٹ ”سواری کا“

مارکوئیس ”سواری کا! کیا وہ اسکو محبت کرتی ہے“؟

وائیبرٹ ”ہاں وہ اُسے چاہتی ہے“

مارکوئیس ”ناممکن۔ کس سبب سے ایسا خیال کرتے ہو“؟

وائیبرٹ ”ہر ایک سبب سے! وہ دراز قد ہے۔ خوشرو جوان ہے شاندار ہے اور نمکین شکل کا انسان ہے۔ وہ آرام سے باتیں کرتا ہے۔ وہ دانا اور تجربکار ہے۔ میں اُسکی تمام خاصیتوں کو جانتا ہوں۔ میں اُنکا تجربہ کرتا رہا ہوں۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کا انسان اگر ارادہ کرے تو خوشی کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا“

مارکوئیس ”لیکن اُسے تو اُسکو نفرت کرنی چاہیئے۔ کیا وہ اسکی نظر میں اُسکے خاوند کا قاتل نہیں تھا“؟

وائیبرٹ ”لیکن اب نہیں ہے“؟

مارکوئیس ”نفرت کا محبت میں منتقل ہوجانا ایسی جلدی نہیں واقع ہوتا“

وائیبرٹ ”اِس امر پر مارکوئیس صاحب میں آپسے اختلاف رکھتا ہوں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ میں درستی پر ہوں۔ صرف نفرت سے محبت زیادہ جلد جاتی ہے۔ ایک ضرب المثل ہے جو میں بیان کرنا نہیں چاہتا۔ جیسے کہ آپنے کہا ہے میرے واسطے کوئی موقع نہیں جبکہ وہ اسکے پہلو میں ہے۔ خیال تو کرو کہ جولیا کو اس سے سخت نفرت تھی۔ اسپر اسکے خوفناک جرم کا احتمال تھا۔ اب وہ اس غلط احتمال کی اصلاح کرنے کی تدبیر کریگی۔ اور یہ کہنا ناممکن ہے کہ عورت اس خیال سے کیا کچھ کر سکتی ہے“

مارکوئیس ”میں نے مانا کہ ایسا ہی سہی لیکن میرے عزیز وائیبرٹ تم بھول گئے ہو کہ جولیا نیک عورت ہے۔ جسکو اپنے خاوند سے سخت الفت اور محبت تھی اور عزت

تک اُسکی محبت میں وفادار رہیگی"

وائیبرٹ :- معاف رکھنا آپ غلطی کرتے ہیں۔ جولیا کو اپنے خاوند سے ہرگز الفت و محبت نہ تھی"

مارکوئیس :- یہ تم کیا کہہ رہے ہو"؟

وائیبرٹ :- جو میں کہہ رہا ہوں بالکل ٹھیک ہے۔ اور سچ ہے۔ کیا میں لیئے پیشہ اور حالت دونوں سے نہیں دیکھتا اور معلوم نہیں کرتا ہوں۔ وہ جنیوا میں اپنے کنبہ میں رہتی تھی۔ جبکہ مارس وائیٹڈل نے اسکو دیکھا اور بیان کرنے کے لیئے اپنا ہاتھ پیش کیا۔ چنانچہ اس نے بھی منظور کرلیا۔ لیکن جوڑ عمدہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ پیرس میں رہنا چاہتی تھی وہ غیر ملک کی عورتوں کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ پہلا انسان جو ایک لڑکی سے محبت کرتا ہے ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ اس نے اس محبت کو عجوبہ خیال کیا۔ جو بعد میں ایک جائز ملاپ بنگیا۔ محبت کے اصلی معنے اسکے خاوند نے اسکو کبھی نہیں بتائے۔ مارس وائیٹڈل جو عام عقل کا انسان تھا۔ اس نے اس قسم کا نازک خیال اسکے دلمیں پیدا کرنا خطرناک جانا۔ غالباً اسکو کبھی ایسا خیال بھی نہیں ہوا۔ چونکہ وہ سنجیدہ اور سخت طبیعت کا انسان تھا وہ جانتا تھا کسطرح سے دانشمندانہ محبت کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ جذبات کے فقروں سے محض لاعلم تھا۔ وہ صرف اپنی بیوی سے جو چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ سچی محبت اور سچی وفاداری"

مارکوئیس :- تو پھر تم اُس کی نسبت کیا کہتے ہو۔ جو کہ اُسنے اپنے خاوند کی موت پر اسقدر رنج اور مایوسی ظاہر کی۔ جسکو تم بھی جانتے ہو"؟

وائیبرٹ :- مجھے اس سے ہرگز انکار نہیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ ایک دباؤ کی حالت میں رہی ہے۔ اور جب مارس وائیٹڈل قتل کیا گیا تو اسکے تمام خیالات انتقام لینے کی طرف جھک پڑے۔ اب چونکہ وہ مجرم قاتل کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی ہے۔ اور اسکو پتہ بھی نہیں لگا تو اسنے انتقام کا خیال مٹا دیا ہے۔ لیکن اُس کا قدرتی جوش بہاؤ پر تھا۔ کہ سواری کا قدم پڑ گیا"

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش رہے۔ اور پھر مارکوئیس نے وائیبرٹ کو مخاطب

کر کے کہا:۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔؟

وائیبرٹ ”ابھی تو کوئی ارادہ نہیں۔ صرف مصیبتوں کا خیال ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ پیشہ ہے“

مارکوئیس ”تو اُنہی کمروں میں رہنے کا ارادہ ہے“؟

وائیبرٹ ”ہاں جبتک کہ میری جیب میں کچھ نقدی ہے“

مارکوئیس ”تو بیگم وائیڈل کے دیکھنے کی پھر کوشش کروگے“؟

وائیبرٹ ”اُسکو دیکھنے کی! آہ ہاں! اس سے بولنے کی۔ نہیں! کیا فائدہ ہے؟ اُسکو میری خدمات کی اب کچھ ضرورت نہیں“

مارکوئیس ”مجھے تمہاری بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بغیر بات کرنے کے تم اُسکو کس طرح دیکھ سکتے ہو؟ کیا اُسکے راستہ میں جا کھڑے ہوگے۔ کیوں ہے نا“

وائیبرٹ ۔ (رک کر) ”نہیں میں اُسکے مکان پر جاؤنگا“

مارکوئیس ”اچھا“

وائیبرٹ ”میں اپنے تئیں دکھائے بغیر اُسکو دیکھونگا اور اُسکو میری موجودگی کا گمان تک نہ ہوگا۔ جسدن مینے اُسکے واسطے مکان لیا اُسی روز مینے اپنے واسطے چھپکر کھڑے ہونے کی جگھ مقرر کر لی تھی۔ ہاں کوچۂ گراسنٹ میں میرے لیے چھپنے کی اتنی ہی جگھ ہے جیسی کہ اسمیرالڈا کے عاشق کے پاس نوٹرڈام میں تھی“

مارکوئیس ”تم کسی چیز کو ہرگز نہیں بھولتے۔ کیا تم کو جرأت ہوگی“؟

وائیبرٹ ”ہاں سنو۔ جولیا کا ملاقاتی کمرہ ایک طرف سے خوابگاہ سے ملا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف ایک اور کمرہ ہے۔ لیکن اُسکے انجام پر داہنی طرف جہاں وہ بیٹھا کرتی ہے اُسکے مقابل میں ایک اور دروازہ ہے جو اندر اور باہر سے بذریعہ چٹکنیوں کے بند ہے۔ میں چوکیدار کے پاس سے گذرونگا۔ جو اس خیال سے کہ میں بیگم کے پاس جا رہا ہوں میرا متعرض نہ ہوگا۔ میں منقش کی سیڑھیاں چڑھنے کے بجائے جلدی سے پچھلی طرف چڑھ جاؤنگا۔ میں ایک دروازہ کھولونگا جسکی چابی کچھ مدت ہوئی مینے اپنے قبضہ میں کر لی ہے۔ برآمدہ میں گھسکر اس دروازہ کے پاس پہنچ جاؤنگا۔ اِس جگھ میں ایک کونے میں بیٹھ جاؤنگا۔ ایک سوراخ پر چ

مینے بنایا ہوا ہے اپنی آنکھ لگا دونگا۔ اور بغیر دکھائی دینے کے دیکھونگا بغیر سُنے جانے کے سنونگا۔ کیونکہ میں اپنا دم روکے رہونگا۔ اور اپنے دل کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالے رہونگا تاکہ دھڑکے نہیں۔"

مارکوئیس :۔ "لیکن یہ سخت حماقت ہے۔"

وائبرٹ :۔ "یہ دانائی ہے! اسطرح سے میرا غم کم ہو جائیگا۔"

مارکوئیس :۔ "اِن پاگل پنے کی تجویزوں سے باز آؤ جو کام کہ تمہارے سپرد ہوا تھا پورا ہو گیا ہے۔ اب اپنے پہلے کام کیطرف توجہ کرو۔ کوچہ آر بک سک ہنڈا پیر جاکر رہو اور سینٹ بانور کے دفتر میں کام کرو جو تمکو کسی صورت میں چھوڑنا نہیں چاہیئے تھا۔"

وائبرٹ :۔ "میں اپنا کام نہیں کر سکتا کیونکہ میرے خیال اور طرف منتقل ہو گئے۔"

مارکوئیس :۔ "بہتر ہوگا کہ تم پیرس اور فرانس چھوڑ جاؤ۔ تمام دنیا کا سفر کرو میں نہیں جانتا کہ اپنی دولت سے کیا کروں۔ اور میری آمدنی مجھکو پاگل بنائے دیتی ہے میں اپنے بھتیجے کا ورثہ بڑھانا نہیں چاہتا۔ سفر پر تیار ہو جاؤ اور تمہارے اخراجات کا ذمہ وار میں ہوتا ہوں۔"

وائبرٹ :۔ "آہ ایم لی مارکوئیس آپ کیسے نیک ہیں۔"

مارکوئیس :۔ "نہیں میں نیک نہیں ہوں۔ مجھکو تم سے پیار تھا اور یہی سبب ہے ہاں اب کہو اے بیوقوف تمہارا کیا منشاء ہے؟"

وائبرٹ :۔ "نہیں مارکوئیس صاحب میں سب کچھ جھیل لونگا لیکن آپ سے دور رہنے کی جرأت نہیں پڑتی۔"

مارکوئیس :۔ "جاؤ پھر شیطان کے حوالے۔ یہ کہکر مارکوئیس نے اپنی ٹوپی اٹھالی۔"

وائبرٹ :۔ "یہ عمدہ نصیحت ہے اور میں اسپر ضرور چلونگا۔" اور اپنے پرورش کنندہ کو نیچے جاکر پہنچا آیا۔

فصل نہم

جیسے کہ اکیوٹی ڈی اکس۔ سے کہا تھا کہ وائیبرٹ ہوٹل [illegible] تو جولیا کے واسطے بھی مناسب تھا کہ وہ کونٹ لاپیکس سے اپنے مکان [illegible] چلی جائے کیا اس وجہ نے کو جو گزاشتہ [illegible] باتیں اس لیے مقرر کی تھیں کہ وہ سواری سے ملے اور اپنی گذشتہ زندگی کو اس سے چھپائے رکھے؟ اب اس قدر پوشیدہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ کیوں وہ اپنا اصلی نام اختیار نہ کرے۔ اور ایک دفعہ پھر اس مکان میں بود و باش اختیار کرے جس میں اس کے دل کی پیاری چیز کی یادگار ابھی تک باقی تھی۔؟

جولیا سواری سے کہتی کہ:۔ تم گرفتار کیئے گئے تھے۔ تم پر ایک جرم کا احتمال تھا میں تم سے واقف تھی اس لیئے مجھکو بھی تمہیں پر احتمال ہوا۔ میں نے تمھیں بدلا اور عجیب طریق اختیار کیا تھا [illegible] سے تمہارے جرم کے برخلاف ثبوت حاصل کروں اب چونکہ تمہاری بیگناہی ثابت ہو گئی ہے میں معافی مانگتی ہوں اور میں ایک دفعہ پھر جولیا [illegible]۔

لیکن وہ [illegible] اس قسم کی گفتگو کرنے کی جرأت نہ پاتی تھی کہ مبادا سواری کو اس پر [illegible] کوئی بدگمانی پیدا ہو جائے لیکن وہ یہ بھی اپنے دل سے کہتی تھی۔ اور یہ جانتی تھی کہ زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتی۔ اسکو آگاہ ہو جانا چاہئے کہ میں کون ہوں اور میں ہمیشہ اس کھیل کو نہیں کھیل سکتی۔ میرا ایک نام ہے جو معزز نام ہے۔ اور مجھے اسکو پھر اختیار کرنا چاہیئے۔ میں ضرور کچھ بولونگی لیکن وہ خاموش ہی رہی اور اس نے اپنی اختیار کردہ خصلت کو قایم رکھا۔

چنانچہ جولیا اور سواری نے اپنا پہلا طریق زندگی بغیر وائیبرٹ کے جاری رکھا۔ وائیبرٹ کی اس اچانک عدم موجودگی سے سواری حیران ہو گیا اور جولیا سے اسکی کیفیت پوچھی۔ لیکن جولیا نے کوئی جواب نہ دیا۔ سواری نے بھی زیادہ اصرار کرنا نامناسب سمجھا۔ اور خیال کیا کہ کونٹ نقاہت سے اپنی چچیری بہن سے الگ ہو گیا ہے۔

دوپہر کے وقت سواری جولیا کے مکان میں آجایا کرتا۔ اور کھانا کھانے کے وقت تک اسکے پاس بیٹھا رہتا۔ ملاقاتی کمرہ میں جولیا کے پہلو بہ پہلو بیٹھکر وہ اسکو اپنی اوایل زندگی کے حالات سنایا کرتا۔ اور تمام مصیبتیں جو اسنے جھیلیں یا تکلیفیں جو اس نے اٹھائیں انکا تذکرہ اسکے روبرو کیا کرتا۔ چنانچہ اسنے جولیا کو اپنے حالات سے واقف کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ اسکی نسبت عمدہ رائے قایم کرے۔

سواری ” لوگ اکثر مجھے ملامت کرتے رہتے ہیں کہ میں فضول خرچ ہوں۔ اور میری ملازمت وغیرہ کوئی بھی نہیں اگرچہ میںنے کبھی کسیکو فایدہ پہنچایا ہے۔ یہ الزام درست ہے۔ اگر مجھکو اپنی زندگی کا آغاز دہرانا پڑا تو میں اور یہی وتیرہ اختیار کرونگا میںنے بغیر کسی محافظ یا ہمراہ کے زندگی شروع کی تھی۔ میرا نہ تو کوئی رشتہ دار تھا اور نہ کوئی دوست اور چند ہزار فرانک کی رقم صرف میرے پاس تھی مجھے کام کرنا چاہیئے تھا لیکن کیا مجھکو کام کرنا سکھایا گیا تھا؟ مشورہ سے بے بہرہ۔ اور تن تنہا میںنے اس طرح پر زندگی بسر کرنی شروع کی جیسے کہ میں لوگوں کو بسر کرتے دیکھتا تھا۔ اور جبتک میں تم سے ملا میں بہت بری زندگی بسر کرتا رہا ہوں“

جولیا۔ (محبت کے لہجہ سے) ”اور اب تم کچھ کام کرتے ہو“؟

سواری ” ابھی تو نہیں۔ لیکن میں تلاش میں ہوں“

جولیا ” تو اب تمہاری گذر کیسے ہوتی ہوگی۔؟ مجھے پوچھنے کا حق ہے۔ کیونکہ میں تمہاری دوست ہوں“

سواری ” اوہ موجودہ وقت میں اب میرا گذارہ کچھ مشکل نہیں۔ اب مجھے اسقدر روپے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسی کہ پہلے ہوا کرتی تھی۔ اب مجھکو کسی جگہ جانیکی خواہش نہیں۔ کیونکہ اب میں نہ تو بالیں میں جاتا ہوں نہ پارٹونی میں۔ اور نہ کسی تماشہ گاہ میں۔ جب میں سو کر اٹھتا ہوں تو سب سے مقدم خیال یہ ہوتا ہے کہ آپ سے کب ملوں؟ تب میں کپڑے پہن چپکے سے کھانا کھانے بیٹھ جاتا ہوں۔ اور یہاں آنے کے وقت تک سیرگاہوں میں ٹہلا کرتا ہوں۔ اسکے بعد میں آپکے پاس آجاتا ہوں اور جب تک اجازت نہیں ملتی یہیں ٹھہرا رہتا ہوں“

جولیا نے سواری کی بہن سے دوست کی مانند گفتگو کرنی چاہی۔ کہ وہ آیندہ کا خیال

کرکے اِس محبت کے ساتھ جدّوجہد نہ کرے۔ جبکہ وہ جواب دینے سے معذور ہے۔

جولیا:۔ "تم مجھے خوش کرتے ہو اور میں تم سے چھپا نہیں سکتی۔ نیز مجھے یقین ہے کہ تم اپنی غلطیوں کے بالکل ضامن نہیں ہو۔ اور اپنی شہرت سے بڑھکر تم کچھ زیادہ مستعد ہو۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپنے اپنی گذشتہ زندگی کے حالات صاف صاف مجھکو بتا دیئے جن سے میں اگر تم نہ بتاتے تو بالکل بے خبر رہتی اور میں تمہاری بہبودگی کی خواہاں ہوں۔ لیکن محبت اور دوستی کا ملاپ ہماری نسبت مشکل ہے۔ محبت کو دور کر دینا چاہیئے۔ آپسمیں پاک الفت کو بڑھانا چاہیئے۔ تمہاری مانند میں بھی دنیا میں تن تنہا اور بے یار و مددگار ہوں۔ میرے دوستوں اور رشتہ دار کی جگہ تم کھڑے ہو۔ اور اُن آنسوؤں کی تعظیم کرو جو ابھی تک میری آنکھوں سے بہہ رہے ہیں۔

سواری نے اسکی خواہش کے موافق عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اُس نے قسم کھائی کہ جو کچھ جولیا نے پیش کیا ہے وہ اسی پر شاکر رہیگا اور محبت کا ہرگز نام نہ لیگا۔ مگر قسم کھانے کے ساتھ ہی اُسے توڑ بھی ڈالا۔

جولیا اپنے خاوند کی موت کے وقت سے اخبارات پڑھا کرتی تھی۔ صرف اس غرض سے کہ ایسے لوئیہ لاپیکس کے سانحہ ہوش ربا کی نسبت کیا کچھ تحریر ہوتا ہے۔ ایک روز صبح کے وقت وہ ایک اخبار پڑھ رہی تھی کہ یکایک اُس نے اس پرچہ کو پھینک دیا اور یکایک بول اُٹھی:۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ اور اُس نے میرٹیپا کو آواز دی۔

جولیا۔ (میرٹیپا سے) "اسکو پڑھو۔ دیکھو اِن بیہودہ فرانسیسی اخبار نویسوں نے کیا کچھ لکھا ہے"

چنانچہ یہ کہکر اُسنے اُس مضمون کی طرف اشارہ کیا۔ جو لانگ لیڈ کے مقدمہ کی نسبت چھپا ہوا تھا۔ ارتکاب جرم کے حالات بیان کرکے یہ مضمون مفصلۂ ذیل طور پر چھپا ہوا تھا:۔ "لانگ لیڈ ایک عورت مسمات سولیل کوجنط پر دل و جان سے عاشق تھا۔ اُس نے اسکو مارس وائیٹل سے بغلگیر ہوتے دیکھ لیا۔ آخرالذکر اسکے پیچھے گیا اور رقابت کے جوش میں اسکا خاتمہ کر دیا"

جولیا۔ (غصہ سے پرچہ میرٹیپا کے ہاتھ سے لیکر) تمہارے وطن میں ایسے اشخاص کو جو

قسم کا واہیات مضمون شایع کریں سخت سزا ملتی ہے۔ دنیا کو اس سے کیا مطلب کہ میرے خاوند کی کسی لڑکی سے دوستی تھی۔

جسدن اسکو میرے آنے کی امید تھی اس سے ایک روز پیشتر وہ اسکے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ میں اس مضمون کا سخت جواب لکھونگی۔ اس سے مجھکو سخت رنج ہوتا ہے کیونکہ وہ مجھکو نہایت عزیز تھا۔ مجھے کپڑے پہنا دو میں اس اخبار کے دفتر میں جانا چاہتی ہوں۔

چنانچہ جولیا کے اخبار نویس سے ملاقات کرنے پر اس نے جولیا کو یقین دلایا کہ یہ خبر اسکو ایسے معتبر شخص سے ملی تھی جو عدالت فوجداری میں ملازم ہے۔ چنانچہ جولیا نے سیدھا عدالت فوجداری کا رخ کیا۔ اور مجسٹریٹ صاحب سے جاکر ملاقات کی۔

مجسٹریٹ "بیگم یہ مضمون جسکی اشاعت سے آپکو رنج پہنچا نہ تو میں نے لکھا ہے اور نہ میرے کسی ماتحت نے ہم ہرگز کسی قسم کی اطلاع اخبار نویسوں کو نہیں دیا کرتے لیکن اس معاملہ میں میں آپکے ساتھ پوری ہمدردی ظاہر کرتا ہوں"؟

جولیا "میں آپکا مطلب نہیں سمجھی۔ میرے ساتھ ہمدردی نہیں۔ اس مضمون سے مجھے رنج نہیں ہوا۔ اس وجہ سے کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس سے میرے شوہر کو اشتعالک ہو رہی ہے"

ایم گوربرٹ خاموش تھا۔

جولیا "آپ خاموش ہیں۔ اور کچھ جواب نہیں دیتے۔ آپکو بھی اس مضمون پر یقین ہے"؟

مجسٹریٹ "بیگم آپ سے راستی کا چھپانا مشکل ہے۔ لیکن تاہم میں آپکے سوال کا جواب نہیں دونگا بدقسمتی سے لانگ لینڈ کا مقدمہ تھوڑے دنوں میں پیش ہونے والا ہے۔ اور آپکو بھی اسمیں شریک ہونا پڑیگا۔ اور کل حالات سن لو گی۔ اسلیئے آپکو صاف بتا دینا مناسب ہے۔ یہ مضمون جسکی آپ شکایت کرتی ہیں۔ بالکل درست ہے"

جولیا "تو آپ یہ کہتے ہیں کہ میری عدم موجودگی میں میرے خاوند کی اس عورت سے دوستی تھی"؟

مجسٹریٹ "اور اس سے رخصت ہوکر گھر پہنچتے ہی وہ فورا جان سے مار

ڈالا گیا“

جولیا۔ ”یہ ناممکن ہے“

مجسٹریٹ۔ ”یہ بالکل سچ ہے“

جولیا۔ ”آپ جو کچھ بیان کرتے ہیں اُسکی شہادت آپکے پاس ہے“

مجسٹریٹ۔ ”افسوس! ہاں بیگم“

متواتر تین روز تک جولیا سواری سے نہ ملی لیکن وہ گھر میں بھی نہ رہی بہت دفعہ وہ باہر گئی۔ سب سے پہلے وہ سنٹ راک کے گرجہ میں جاکر وہ صبح کی [illegible] دعاء مانگا کرتی تھی۔ اور خوشبودار بتی جلایا کرتی تھی۔ چنانچہ اُس نے حکم دے چھوڑا تھا کہ ہر روز ایک بتی جلایا کرے۔ اور اُسکی قیمت ایک ماہ کی پیشگی ادا کردی تاکہ اُسکو روز نہ جانا پڑے۔ میر بیٹا کے ساتھ مابعد میں وہ کوچۂ لاپیکس میں گئی۔ اور اسباب کو جو کوچۂ گرامنٹ میں نہیں لایا گیا تھا۔ باندھ کر علیحدہ کردیا۔ اور باقیماندہ اسباب کی نسبت چوکیدار کو حکم دیا کہ اسکو فروخت کردے۔ اسکے بعد وہ مونٹ پیری لاچیس کے مقبرہ میں جایا کرتی۔ پیرس کے ایک پھول فروش سے [illegible] پھولوں کا گلدستہ خرید کر کیونکہ ان پھولوں سے مارس دانیٹل کو محبت تھی اور اس گلدستہ کو اپنے مرحوم خاوند کی قبر پر رکھدیا کرتی تین دن کے انجام پر سواری نے آخرکار جولیا کو اپنے مکان میں پایا۔

سواری۔ ”آہ! تم نے پھر مجھکو کیوں اپنی آنکھوں سے دور کردیا ہے؟ کیوں“؟

جولیا۔ (روک کر) گلہ نہ کرو۔ میں تمکو یقین دلاتی ہوں کہ یہ شکوہ بیجا تھا۔ شکایت کی تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں“

فصل چہاردہم

ایک روز دائیبرٹ حاکم اعلیٰ پولیس کے دفتر میں جارہا تھا کہ راستہ میں اتفاقیہ ایک خفیہ پولیس کے افسر سے اسکی ملاقات ہوئی۔

افسر۔ ”اوہو۔ تم نے تو ہمکو خوب پھندے میں پھنسا دیا ہے“

وائیبرٹ ”تمہاری کیا مراد ہے“؟

افسر ”لانگ لیڈ سے ہم قریباً ہاتھ دھونے والے ہیں“

وائیبرٹ ”میرے خیال میں شائد وہ بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے“؟

افسر ”نہیں وہ قریب المرگ ہو گیا ہے“

وائیبرٹ ”بہت ہی اچھا ہوتا اگر وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتا“

افسر ”اسکے لیئے اچھا ہوتا کہ ہمارے لیئے۔ لیکن لوگ یہ کہتے کہ ہمنے مار ڈالا ہے یا بھگا دیا ہے۔ تمام دنیا اسکے مقدمہ سننے کی خواہش مند ہے۔ اور اہل پیرس کی خوشیوں میں اگر دست اندازی کیجاوے تو وہ بگڑ کھڑے ہوتے ہیں تاہم ہماری خوش قسمتی سے وہ اچھا ہو گیا ہے“؟

وائیبرٹ ”اسے کیا ہوا تھا“؟

افسر ”اسکے سر میں خون جوش کر رہا تھا یا دماغ میں ابخرے چڑھ آئے تھے۔ یہ واقعہ سولیل کی ملاقات کے بعد ہوا“

وائیبرٹ ”یہی وجہ ہے کہ اسکے مقدمہ کی سماعت میں التواء ہوا“

افسر ”ہاں۔ جہانتک جلد ممکن ہو ہم اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آرام دہ قیدی نہیں۔ اسکے واسطے سخت نگہبانی اور حفاظت کی ضرورت ہے“

وائیبرٹ ”کیا اب بھی ویسا ہی تیز و تند ہے“

افسر ”نہیں اسوقت تک وہ بالکل خاموش ہے۔ بلکہ بیبل سا ہو رہا ہے۔ لیکن ہم کو اسپر اعتبار نہیں۔ اسلیئے ہم بجنسہ اس کے خبرگیراں رہے ہیں“

وائیبرٹ ”اب وہ کہاں ہے۔“

افسر ”حوالات میں۔ ہم اسکو اپنی نظروں کے نیچے رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اب چونکہ تم یہاں آئے ہوئے ہو۔ اسکو جا کر دیکھو“

وائیبرٹ ”کس لیئے“؟

افسر ”تمہارا اسپر کچھ رسوخ ہے۔ جیسا کہ تمنے ہم پر ثابت کر دیا ہے۔ اور تم شائد اسکو اس امر کی ترغیب دو گے اور راہ راست پر لے آوگے کہ وہ مجسٹریٹ

کے سوالات کا جواب دے“

وائیبرٹ ”لیکن وہ جواب نہیں دیگا مجھے اسکی پہلے ہی امید ہے“

افسر ”اُسکے مقدمہ کے آغاز سے اُس سے جواب کا ملنا بالکل ناممکن ہو گیا ہے“

وائیبرٹ ”ایک دفعہ تو وہ اقبال کر چکا ہے - سو کافی ہے“

افسر ”ایک دفعہ اور بولے تو اچھا ہوگا - جوری کے روبرو اُس کی خاموشی اچھی نہیں“

وائیبرٹ ”یقین کامل رکھو کہ اگر اُسنے ضد باندھ لی ہے تو وہ بالکل جواب نہیں دیگا - ایک دفعہ جو خیال اُسکے دماغ میں سما جاتا ہے اُسکا نکلنا پھر دشوار ہو جاتا ہے“

افسر ”تم کوشش کرو؟ مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب ہوگے“

وائیبرٹ ”مجھے کچھ ضد نہیں - لیکن میں کہے دیتا ہوں کہ یہ بیفایدہ ہوگا“

افسر ”میرے ساتھ آؤ اور میں تمہیں اُسکے پاس لیجاؤں“

جبکہ وائیبرٹ اُسکے کمرہ میں داخل ہوا تو لانگ لیڈ اپنا منہ دیوار کیطرف کیئے چارپائی پر لیٹا ہوا تھا - چونکہ اسکو کوئی ملنے جایا نہیں کرتا تھا - اُسنے غالباً خیال کیا کہ کوئی دربان شاید کسی کام کے لیئے آیا ہے - اسلیئے اُسنے کروٹ بدلنے کی تکلیف نہ کی -

وائیبرٹ سیدھا اُسکے بستره کے پاس چلا گیا - اور اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھکر بولا: ”میرے قدیمی دوست شاید تم بیمار رہے ہو“؟

لانگ لیڈ یکایک اٹھکر بیٹھ گیا - اُسکے چہرہ پر سرخی آگئی - لیکن تاہم زردی نے اپنی گرفت نہ چھوڑی - اُسکی آنکھیں جو بیماری کے سبب دھندلی ہو رہی تھیں روشن ہو گئیں اور بولا ”تم ہو! میں تمکو دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں - تمہارے خراشش اب کیسے ہیں“؟

وائیبرٹ ”بیہودہ! اُنکا ذکر ہی نہ کرو - اُسکو مدت ہو گئی - میں تمہاری طرح بیمار نہیں پڑا - اپنی بیماری میں اگر اُن خراشوں کو بھول جاتے تو اچھا تھا“

لانگ لیڈ ”ہاں لیکن آج میں اچھا ہوں“

وائیٹ ہرسٹ ”کیا ابھی تک تمہیں اسکا سودا ہے“؟

لانگ لیڈ ”ہاں ہمیشہ“

وائیٹ ہرسٹ ”کیا یہ ممکن ہے کہ اب بھی تم اسکی پرواہ کرتے ہو“؟

لانگ لیڈ ”ہاں - کیا تمکو اس سے تعجب ہوتا ہے“؟

وائیٹ ہرسٹ ”میں تمہاری بیوقوفی پر حیران ہوں؟ کیا میں اسپر متعجب ہوں کہ تم ابھی تک اُس کی خاطر جو وہ تکلیف اٹھا رہے ہو بیشک عزیز دوست بیشک ایسا ہی ہے - تم سولیل کی تعریف کرتے ہو باوجودیکہ اُس نے تمہارے ساتھ سخت بیوفائی کی ہے - اگر وہ نیک ہوتی پیاری ہوتی - اچھی ہوتی مطیع اور فرمانبردار ہوتی اور ہر روز صبح کے وقت گلاب کے پھولوں کا گلدستہ لیکر تمہارے پاس آتی تو تمہارے واسطے اُسکا خیال کرنا مناسب تھا“

لانگ لیڈ ”اب وہ کہاں ہے“؟

وائیٹ ہرسٹ ”مجھے کچھ بھی معلوم نہیں“؟

لانگ لیڈ ”میں نے دربانوں سے ہرچند دریافت کیا - لیکن انہوں نے جواب تک نہ دیا“

وائیٹ ہرسٹ ”یہ کچھ تعجب کی بات نہیں - حوالات کے دربان بہت باتونی نہیں ہوتے“

لانگ لیڈ ”ہاں اُنہوں نے بہت کوشش کی کہ میں بولوں لیکن میں ایک ہی کائیاں آدمی تھا - یہ تو بتاؤ کہ تم اتفاقیہ آ گئے ہو یا اُسی مطلب کے لئے“؟

وائیٹ ہرسٹ ”میرے خیال میں اگر تم مجسٹریٹ کے سوالوں کا جواب دو تو عمدہ ہوگا - وہ عمدہ آدمی ہے اور اُسکو اُسکے طریق پر چلنے دینا چاہیئے“

لانگ لیڈ ”وہ مجھے دق کرتا ہے“

وائیٹ ہرسٹ ”یہ تو اُسکا کام ہے - تم اُسے زیادہ دق کرتے ہو - کیونکہ تم اُسکی بات کا جواب دینے سے انکار کرتے ہو“

لانگ لیڈ ”تم کیا چاہتے ہو کہ میں اس کو بتا دوں؟ وہ مجھ سے بہت سی باتیں

پوچھتا ہے جو میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ وہ مجھ سے پوری کیفیت سننی چاہتا ہے کہ مینے کسطرح کوچہ لا بیکس میں اُس آدمی کو جان سے مارا۔ اور میں تو اُسکی نسبت کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا اور مینے بہرا بننے کا ارادہ کیا ہے"

وائیبرٹ "تم نے اپنے وکیل سے مشورہ کیا ہے"؟

لانگ لیڈ "میرا وکیل! جب وہ آیا تو مینے انتظار کرنے کے کمرہ میں اُسکے پاس جانے سے انکار کر دیا"

وائیبرٹ "اس حال میں وہ کسطرح تمکو بچا سکیگا"؟

لانگ لیڈ "مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ وہ مجھے بچا دے۔ وہ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دے خواہ میں کچھ کہوں وہ مجھے مجرم ہی قرار دینگے"

وائیبرٹ "لیکن ابھی تمہارے بچنے کا موقع ہے"

لانگ لیڈ "پھر۔ تمسے مینے کہا تھا کہ میرا مقدمہ بالکل صاف ہے"

وائیبرٹ "مینے شائد غلطی کی ہو۔ تمہارا مقدمہ بالکل خراب ہے۔ لیکن ایک دانا بیرسٹر تمکو بیگناہ دکھلا سکتا ہے۔ کہ تمنے صرف اشتعال طبیعت اور رقابت کی وجہ یہ فعل کیا۔ علاوہ ازیں ممکن ہے کہ جوری کے دلمیں رحم آجائے۔ اور وہ تمہارے حق میں سفارش کرے"

لانگ لیڈ "لیکن میں ایسی سفارش سے مستفید ہونا نہیں چاہتا۔ اگر میں سولیل کو جینٹ کے ساتھ نہیں رہسکتا تو میرا مرجانا بہتر ہے"

وائیبرٹ "تمہاری مرضی تمنے اپنی صفائی کے ظاہر کرنیکا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو ایسا ہی سہی۔ یہ عجیب قسم کی خودکشی ہے۔ اچھا سلام" تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ تمباکو چاہیئے؟

لانگ لیڈ "نہیں میں حقہ نہیں پیا کرتا"؟

وائیبرٹ "آہ تم خفیف برائیوں سے بچے ہوئے ہو۔ یہ کہکر وائیبرٹ نے دربان کے بلانے کو دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسکے بعد وہ افسر خفیہ پولیس کے پاس گیا اور بولا:۔

وائیبرٹ "میں نے بہت کوشش کی مگر جیسا کہ کہا تھا اُس نے میری ایک بات

بھی نہیں مانی اور وہ عدالت عالیہ کے پریسیڈنٹ کے سوالوں کا بھی ممکن ہے کہ جواب نہ دے۔"

وائیبرٹ نے شاید یہ بھی کہا ہو کہ: میرے پاس اسکی گستاخ خاموشی کے توڑنے کے لیئے ایک اعلٰے وسیلہ تھا اگر میں کہتا کہ سوبیل کوجیٹ جبکہ میں نے اسکو دیکھا اپنی برتاؤ کے طریق سے چھپاتی تھی۔ جس وقت سے وہ اس سے جدا کی گئی ہے۔ اُس نے معلوم کرلیا ہے کہ اُسکو لانگ لیٹ سے عشق ہے۔ اب وہ ملتجی ہے کہ لانگ لیٹ اُسے معاف کردے۔ اور اپنے بچانیکی بھی کوشش کرے تاکہ وہ پھر صرف بیکار جہازوں پر بھیجدیا جاوے۔ جہاں سے کہ وہ بھاگ کر واپس آجاوے۔ اور اُس سے ملجاوے۔

لانگ لیٹ کچھ شک نہیں کہ ایسی روائت پر اعتبار کرلیتا جو چیز کہ ہمیں خوش کرنے کی ہے ہم اُسکو فوراً ماننے اور اُسپر یقین کرنے کے قابل ہیں۔ لیکن وائیبرٹ ایسے وسائل استعمال کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اُس نے سولیل کوجیٹ کی نسبت نتیجہ نکال لیا تھا کہ وہ ایسی عورت ہی نہیں جو اپنی رائے کو بدل ڈالے۔ بجائے لانگ لیڈ کے آزادی چاہنے کے وہ تہ دل سے دست بدعا ہے کہ وہ بہت جلدی پھانسی پر لٹکا دیا جائے تاکہ وہ اِسکے پنجہ سے ہمیشہ کے لیئے آزاد ہوجائے۔

وائیبرٹ نے خیال کیا: "کیوں ناخوش کمبخت کو زندگی کی امید دلائی جاوے؟ اگر اُسکو موت کا فتوے سنایا گیا تو اُسکے بھروسہ سے جو اُسنے مجھ پر کیا ہے اُسکو زیادہ تکلیف ہوگی۔ اگر وہ بیکار جہازوں پر بھیجا گیا اور وہاں سے بھاگ آیا تو سولیل کوجیٹ اپنی سخت دلی سے اُسکو مار ڈالے گی۔"

تاہم وائیبرٹ نے سولیل کا حال پوچھا۔

افسر: "پندرہ روز ہوئے اُسکو رہا کردیا گیا ہے۔"

وائیبرٹ: "تب تم نے اُسکو چھوڑدیا ہے؟"

افسر: "بیشک وہ صرف بدچلنی کے باعث گرفتار کیگئی تھی اور ہمنے اُسکو بطور انعام کے معاف کردیا ہے کیونکہ اُسنے اپنے عاشق کو گرفتار کرادیا۔ اور بارادۂ قتل یہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ شریک تھی۔ پس وہ بطور گواہ کے پیش ہوگی۔ اُسکو تب تک یہاں قید رکھنا بے فائدہ تھا۔ جسکا خرچ سرکار کے سر پڑتا تھا۔

ابھی ہمارے اور بہت سے مہمان ہیں“

فصل پانزدہم

ایک عمدہ لباس پہنے ہوئے امیر آدمی جو جوان اور خوبصورت معلوم ہوتا تھا ڈس اطالین کی سیرگاہ میں ٹہل رہا تھا۔ اُسنے اپنی جیب گھڑی نکال کر دیکھی اور وہاں سے چل پڑا۔ اور لی اوپرا کے بازار میں جاکر اُسنے گلاب اور کنول کے پھولوں کا ایک گلدستہ خریدا۔ اور وہ سیرگاہ سے گذر کر کوچۂ گرانٹ میں گیا۔ سیڑھیاں جلدی جلدی چڑھکر ملاقاتی کمرہ میں داخل ہوا۔ جہاں کہ ایک لاثانی نہایت دلفریب عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسکی طرف دیکھکر ہنس پڑی اور اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا۔ چند لمحوں کے بعد ایک اور انسان جو پستہ قد تھا دبے پاؤں اُسی مکان میں داخل ہوا۔ اور مکان کے پچھلے طرف کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ قدم قدم پر پھر پھر کر دیکھتا جاتا تھا کہ کوئی اُسکو اوپر سے آتا ہوا نہ ملجائے۔ یا کوئی اسکے پیچھے میں نہ آتا ہو۔

جب وہ تیسری منزل پر پہنچا تو اس نے آہستہ سے ایک دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوکر پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ دبے پاؤں چلکر وہ ایک دروازہ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اس جگہ وہ زمین پر ایک کونہ میں دبک کر بیٹھ گیا۔ اور ایک چھوٹے سے سوراخ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ اور میز پر ایک چراغ دھرا ہوا تھا سواری ٹپائی پر اس دروازہ کے مقابل بیٹھا ہوا تھا جسکے پیچھے یہ شخص لگا ہوا تھا۔ اور لیلا اُسکے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اگرچہ ابھی اُسکے چہرہ سے آثار ملال نمایاں تھے لیکن اُسکی بناؤ سنگھار کو غور کی نظر سے دیکھنے سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ یہ ملال دائمی نہیں۔ اُسکا لباس بجائے لمبا ہونے کے کندھوں کے قریب کٹا ہوا تھا۔ اُس کے عالیشان نازک بال نزاکت سے گندھے ہوئے تھے اُسکے سینہ پر گلاب کا ایک پھول لگا ہوا تھا۔ اور اُسکے بشرہ اور اطوار سے قدرے تبدیلی نمایاں تھی۔ اُسکی نظر کم صاف تھی۔ لیکن زیادہ حلیم ہو گئی تھی اُسکے بشرہ سے قدرے رونق عیاں تھی۔ اور اُسکے نازک رخسار زردی مائل نہ تھے بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ خون اُسکی نازک جلد کے نیچے

ہے۔

جولیا۔ (سواری کے جواب میں) ”مجھکو تم پر کامل یقین کرنا چاہیئے۔ میں تمہاری قسموں پر پورا اعتبار کر سکتی ہوں؟ کیا لوگ نہیں مانتے ہیں کہ ہمارا ملاپ کسی مطلب یا غرض کا نہیں؟ کیا ہم دھوکا کھانے کے واسطے پاگل نہیں ہیں۔ مجھکو روکو نہیں میری بات نہ کاٹو۔ میں جانتی ہوں کہ میں کیا کہتی ہوں۔ اور میں نے ایک سے زیادہ فریب و دغا دیکھے ہیں۔ تم ایک جوان لڑکی سے شادی کرتے ہو۔ جو مصفا پاک۔ نیک اور متیقن ہے۔ وہ تمہاری گذشتہ زندگی کے حالات نہیں پوچھتی لیکن وہ چاہتی ہے کہ اسکے متعلق ہو جاؤ۔ اور اپنی محبت کی مانند محبت کی خواہش رکھتی ہے۔ اپنی بیگناہی میں نیکی میں۔ سادہ یقین میں وہ کسی اور قسم کا خیال نہیں کر سکتی۔ بلاشک اسکے دل پر کسی قسم کا احتمال نہیں چھایا ہوا ہے۔ کیا وہ اسکو فریب دینے والا خیال کریگی جس سے وہ محبت کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا کسی اور شخص سے بھی آشنائی کرنے کا خیال اسکے دماغ میں سمایا ہے؟ نہیں یہ ناممکن ہے۔ اور جبکہ وہ اسطرح پر وفادار اور پاک ہے۔ نیز اپنے خیالات میں وہ انسان جسپر اسکو اعتبار ہے۔ اور جسکو وہ اپنا آپ بالکل حوالے کر چکی ہے۔ اتفاقیہ ایک مخلوق سے ملتا ہے اسکی طرف دیکھتا ہے۔ اسکے پیچھے جاتا ہے اور اپنے وعدہ کا جو اس نے دوسرے کو دیا ہے زیادہ خیال نہیں رکھتا۔

سواری ”کسی دوسرے سے اسکو عشق نہیں“

جولیا ”تب اس نے جھوٹ کیوں کہا؟ اس نے کیوں کہا کہ اسکو اس سے محبت ہے“؟

سواری ”اسے یقین تھا کہ شاید اسے محبت ہے ایسے انسان ہیں جو سنجیدگی کے پیرو ہیں۔ جو امن پر خوش ہیں اور اپنی حالت اور قدرت سے اپنے جذبات کے اثروں سے محفوظ ہیں۔ وہ اکثر اپنے دل کی حالت کے اشارے کے ماتحت ہیں جسکی نبض کی رفتار ذرا تیز ہے۔ اور انکے خیالات بخوشی ایسے شخص سے متوجہ ہیں جنکو انہوں نے اپنے لیئے انتخاب کیا ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ عاشق ہیں اور گھر کی بالائی منزل سے تشہیر کرتے ہیں۔ شور مچاتے ہیں۔ بیوقوف! اسطرح پر

کا انکا کوئی حق ہے کہ ایک خیال کو جسکی نسبت وہ محض لاعلم ہیں ناپاک کریں۔ یہ معمولی محبت۔ سچی محبت سے مشابہ ہے جیسے کہ یہ آگ جو ہمارے روبرو جل رہی ہے سورج کے مشابہ ہے۔ اُس خوشی کی نسبت بغیر حد کے انکو کچھ بھی معلوم نہیں ہوگا۔ وہ رنج بغیر حساب کے۔ وہ انسانی طاقت سے باہر خوشی۔ وہ ناقابل برداشت مصیبتیں جو اُسے دنیا کے اندر بہشت اور دوزخ کا دروازہ دکھلا دیتی ہیں!

جسوقت سواری یہ گفتگو کر رہا تھا اُسکا چہرہ روشن ہو گیا۔ اور اُسکی آواز سے جوش پایا جاتا تھا۔ جولیا اُس کی خوبصورتی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی۔ اُس نے یہ نہیں دیکھا کہ سواری جبکہ بول رہا تھا۔ اُسکے قریب آگیا تھا۔ اور وہ اُسکے لباس کو ہاتھ لگا رہا تھا۔ اور کہ اُسکا ایک ہاتھ اُسکے ہاتھ پر تھا۔ آگ کی روشنی اس نظارہ پر بخوبی پڑ رہی تھی۔ چراغ اپنی مطبوع کرنوں سے اُسکے گرد دائرہ کئے ہوئے تھا۔ گلاب اور کنول کے پھولوں سے خوشبو نکل کر دماغ کو معطر کئے دیتی ہیں۔

شیشے کے دروازہ کی دوسری طرف وائیبرٹ خاموش بیٹھا ہوا سُن رہا اور دیکھ رہا تھا۔ اُسنے بھی سواری کی تعریف کی۔ وہ اُس کی جان کا خواہاں تھا۔ لیکن اُسکو مجبوراً ماننا پڑا کہ وہ درحقیقت خوبصورت اور بلاشک فصیح انسان ہے۔

سواری نے ہاں! وہ انسان جو عورت کو دھوکا دیتا ہے جیسے کہ وہ کہتا ہے کہ میں عاشق ہوں ہرگز اُسپر عاشق نہیں۔ اگر اُسکو اُس عورت کا عشق ہوتا تو اُسکو اور کچھ نہ دکھائی دیتا۔ اور نہ اُسکے سوائے اور کوئی خیال ہوتا۔ دنیا بھر کی نازنین اگر اُسکے گرد جمع ہو کر اپنے نازک ہاتھ اُسکے گلے میں ڈالکر چاہیں کہ اپنے نشہ حسن ہی اُسکو مخمور کردیں۔ پھر بھی اُسکو کچھ تحریک نہیں دیسکیں اُسکے نزدیک دنیا ایک عورت سے شروع ہوگی۔ اور ختم ہو جائیگی۔ اُسکے پہلو میں وہ گذشتہ اور آئندہ سے بےخبر ہو کر سب کچھ بھول جائیگا۔ روزمرہ کی تکلیفیں۔ زندگی کی مشکلات خود ستائش کے زخم وغیرہ سب کے سب نسیاً منسیاً ہو جائینگی۔ خواہ کیسی ہی مصیبت پر مصیبت پڑے لیکن اُسکو اُس طرف سے ہٹا نہیں سکیں گی جسسے وہ محبت کرتا ہے۔ آہ۔ میری باتوں سے تعجب نہ ظاہر کرو مجھے اپنی اوائل عمر میں جو میں نے بیہودہ صرف کی خود کبھی ایسی تقریر کا خیال بلکہ گمان تک نہ ہوا تھا لیکن جیسے میں نے تمکو دیکھا ہے میں پھر دوبارہ پیدا ہوا ہوں۔ اور اب میں

جذبات کے پورے معنوں سے واقف ہو گیا ہوں۔ میرا رونگٹا رونگٹا تمکو جانتا ہے۔ میں نہ دل سے تمہارا عاشق ہوں! مجھ پر رحم کرو۔ میں بے موت مر رہا ہوں۔ تمکو دیکھکر مجھے اسقدر جرأت نہیں کہ تمکو سینہ سے لگاؤں۔ رحم کی خاطر سے مجھ پر مہربان ہو اور مجھکو میری قسمت سے آگاہ کرو! میں مرجاؤں یا امید کروں"؟

جولیا: "امید! یہ کہکر جولیا نے اپنی باہیں اُسکے گلے میں ڈالدیں اور اُنکے لبوں کے ملنے سے ایک سرگرم بوسہ کی آواز سنائی دی"

ہمیں اُسی وقت ساتھ کے کمرہ میں ایک چیخ کی آواز سنائی دی لیکن نہ تو جولیا اور نہ ہی سواری نے اسکو سُنا۔ اس چیخ کے بعد دروازہ کے زور سے بند ہونے کی آواز آئی۔ اور وہ ایبرٹ بھاگ گیا۔

فصل شانزدہم

کوچہ ڈیلا پچیس کے سانحہ ہوشربا کے مقدمہ کی کارروائی آخر کار سشن کی عدالت عالیہ میں ۱۸۴۸ء کے ماہ فروری میں شروع ہو گئی۔ چنانچہ انبوہ کثیر اِس مقدمہ کے سننے کے لئے عدالت میں جمع ہو گیا۔

ساڑھے نو بجے کے قریب سیر کرنے والے اشخاص جنکے ساتھ کئی عورتیں بھی تھیں عدالت میں داخل کر لیئے گئے۔ اور یہ سب لوگ گواہوں کے پیچھے اُس جگہ بیٹھ گئے جو اُنکے واسطے خاص کیگئی تھی۔ اِسکے بعد عوام الناس داخل کمرہ عدالت ہوئے۔ اور اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔

میز پر جہاں کہ بہت سی مختلف اشیاء بطور شہادت کے پڑی ہوئی تھیں صرف ایک لمبا چاقو اور ایک سُرخ رنگ کی کتاب مع روزنامچہ کے رکھی ہوئی تھی۔ اور اِس کتاب کا ایک صفحہ کھلا تھا جسپر کہ مارتھا ٹینڈل نے اپنے خون سے چند حروف تحریر کیئے تھے۔ سرکار نے قریباً دس گواہ طلب کیئے تھے صفائی کا کوئی گواہ نہ تھا۔ کیونکہ لانگ لیٹ نے اپنے بیرسٹر کو اُنکے نام بتانے سے انکار کیا تھا۔ سوا دس بجے کے قریب عدالت نے اجلاس کیا۔ اور اُسکے ارد گرد اہل جوری بیٹھ گئے۔ اُس وقت لانگ لیٹ کے ہاتھ پانو بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے آزاد تھے۔

دو سپاہی لانگ لیٹ کو لیکر کمرۂ عدالت میں داخل ہوئے۔ اور اُسکے گرد بیٹھ گئے لانگ لیٹ کو اس وقت یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کیا ہونے لگا ہے۔ وہ سخت بیدل دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ اس نے ادھر اُدھر نظر تک اٹھا کر نہ دیکھا۔ عام لوگ کسیقدر مایوس معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ اُنہوں نے اُسے اور ہی قسم کا انسان خیال کیا تھا۔ اور اُنکا خیال تھا کہ سخت تندی دیکھنے میں آویگی۔ چنانچہ لوگوں میں شور مچنا شروع ہوا کہ ملزم اپنی شہرت کے مطابق انسان نہیں۔ اور کہ اسپر عدالت کا رعب چھا گیا ہے۔

پریسیڈنٹ۔ (ملزم سے) "کھڑے ہو جاؤ"

لانگ لیٹ نے اپنا بازو تک نہ ہلایا۔ کھڑا ہونا تو درکنار۔

پریسیڈنٹ "سپاہیو ملزم کو کھڑا کر دو"

دونوں سپاہیوں نے لانگ لیڈ کے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا۔ اُسنے اُنکی طرف تعجب سے نگاہ ڈالی۔ اور پھر دریافت کرکے کہ اس سے کیا چاہتے ہیں۔ عدالت کی طرف مخاطب ہوا۔

پریسیڈنٹ "تمہارا نام کیا ہے"؟

ملزم "بکر لانگ لیڈ"

سوال "عمر"؟

جواب "چھتیس سال کی"

سوال "تم ڈاکلوز میں پیدا ہوئے تھے"؟

جواب "ہاں ایوگناں کے قریب"

سوال "تم نے پہلے بھی دو دفعہ سزا پائی ہے اور پہلی دفعہ پانچ سال کی قید کی سزا تمکو ملی تھی اور دوسری دفعہ بیس س کی سزا کا حکم ہوا تھا"؟

جواب "شائد ایسا ہی تھا"

سوال "تم دو دفعہ ٹولون اور برسٹ سے بھی بھاگ چکے ہو"؟

جواب "ہاں"

سوال "جبکہ آخری دفعہ تم گرفتار کیئے گئے تم نمبر ۲۹ کوچہ کرا اکس پیٹیٹس چمس شاہیین میں رہتے تھے"؟

جواب ”ہاں“

پریسیڈنٹ نے لانگ لیڈ کو اُسوقت اطلاع دی کہ اُسکا جرم اُسکو بتایا جائیگا۔ جسپر ملزم اجازت کا انتظار کیئے بغیر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنا سر پھیر کر اُسنے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ رجسٹرار نے جرم پڑھکر سُنایا جسے ہم یہاں محذوف کرتے ہیں۔ کیونکہ ناظرین اس سے بخوبی واقف ہیں۔

جبکہ رجسٹرار سُنا چکا۔ تو گواہوں کا نام لیا گیا۔ سٹیفنی کارنو عرف سولیل کوچینٹ کا نام سننے پر لانگ لیڈ نے اپنی آنکھیں کھولدیں اور زرد رو ہوگیا۔ لیکن اُسنے اپنا سر نہ ہلایا۔ گواہ اس کمرہ میں چلے گئے جو اُنکے واسطے مقرر کیا گیا تھا۔ اور پریسیڈنٹ نے پھر لانگ لیڈ سے کھڑے ہونے کو کہا۔

لانگ لیڈ ”کس لیئے“

پریسیڈنٹ ”میرے سوالوں کا جواب دینے کے لیئے۔ جو میں تم سے پوچھنے لگا ہوں“

لانگ لیڈ ”اس حال میں میرا کھڑا ہونا بیفایدہ ہے۔ کیونکہ مینے جواب دینے کا ارادہ کرلیا ہے“

اُس وقت تماشہ بینوں نے پھر شور مچانا شروع کیا۔ اس خیال سے کہ ملزم نے رعب عدالت نہیں مانا جیسا کہ اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ لیکن عدالت نے سب کو خاموش کردیا۔

پریسیڈنٹ ”ملزم میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ تمہاری خاموشی اختیار کرنے سے تم اپنے آپکو جوری کی نظر میں مجرم بناؤگے“

لانگ لیڈ ”میں نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا ہے۔ اب کیا چاہتے ہو؟“

پریسیڈنٹ ”عدالت تمہاری زبان سے سننا چاہتی ہے۔ اور بالکل گواہوں کی شہادت پر بھروسہ نہیں کرتی کہ کس طرح سے جرم سرزد ہوا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ عدالت کی توہین پر کمر نہ باندھو۔ کیونکہ اس طرح سے تمکو رعایت نہ حاصل ہوگی“

لانگ لیڈ ”میں کچھ بھی رعایت کا خواہاں نہیں جہاں تک جلد ہوسکے مجھکو سولی چڑھادو — میں کچھ نہیں چاہتا ہوں“

وکیل جو عدالت نے ملزم کے بچانے کے واسطے مقرر کیا تھا۔ اس وقت اسکی طرف جھک گیا تاکہ اسکو جواب دینے کی ترغیب دے۔ لیکن اسنے نہ مانا۔ پریسیڈنٹ نے انتظار کے بعد کہا کہ چونکہ ملزم جواب دینے سے مجبور ہے اسلیئے گواہوں کے اظہار لیئے جائیں۔

اوّل گواہ بیگم وائیٹل طلب کیگئیں اور لوگوں نے اسکی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا۔ پریسیڈنٹ نے جولیا کو کہا کہ وہ بردباری کو کام میں لاکر اُن سوالات کا جواب دے جو بدقسمتی سے اُس سے پوچھے جائیں۔

چنانچہ جولیا وائیٹل نے پیرس میں اپنے آنے کی کیفیت اول سنائی۔ اور پھر بیان کیا کہ دروازہ کھولنے میں اسکو کسقدر وقت پیش آئی۔ اُسنے اور بہتسے سوالوں کا جواب سنجیدگی سے دیا۔ جبکہ اُسکے اظہارات ختم ہو گئے تو بیگم وائیٹل نے پوچھا کہ اظہارات کے خاتمہ تک اُسکا ٹھیرنا یہاں ضروری ہے جسکے جواب میں پریسیڈنٹ نے جوری سے مشورہ کرکے کہا کہ وہ جا سکتی ہے۔ چنانچہ وہ آداب بجالا کر روانہ ہو گئی۔

دوسرا گواہ کوچۂ لابیکس کا چوکیدار تھا جسکی شہادت کے دہرانے کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ اُسنے وہی بیان کیا جو اُسنے مجسٹریٹ عدالت ابتدائی کے روبرو بیان کیا تھا۔

اُسی گواہ کی شہادت پر ملزم کے وکیل نے اہل جوری سے مخاطب ہوکر کہا کہ گواہ نے کوئی شخص مورخہ ۱۹- اکتوبر کو مادام وائیٹل کے کمرہ میں جاتے نہیں دیکھا۔ اور اگر لانگ لیٹ مکان میں داخل ہوتا تو کچھ شک نہیں کہ اس دراز قد پر وہ کسیکی نظر سے چھپا نہ رہتا۔

اس امر پر ایڈوکیٹ جنرل اور وکیل ملزم میں بحث شروع ہوئی۔

لانگ لیٹ جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا بیحد بیقرار معلوم ہونے لگا۔ اور بولا:- اس سے کیا فائدہ۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میںنے ضرب لگائی۔ اسکا خاتمہ کر دیا۔

پریسیڈنٹ "ملزم چونکہ تم جوابدہی سے انکار کرتے ہو۔ عدالت تمکو کارروائی میں خلل اندازی کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ تمہارا وکیل جس پہلو کو تمہاری صفائی پیش کرنے کے واسطے عمدہ سمجھیگا اختیار کر سکتا ہے۔ اسکا کام کسی صورت میں آسان نہیں۔ اسکو ناممکن نہ بناؤ"

ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی باری پر ملزم کو جتانے کی کوشش کی کہ اسکا اقبال صرف انصاف کے انجام کے لیئے کافی نہیں۔ کیونکہ انصاف ثبوت مانگتا ہے۔ نتیجہ میں اسنے

یہ کہا:۔ ’’جبکہ مجرم اپنے خوفناک جرموں سے ڈر کر خاموشی اختیار کر لیتا ہے۔ قانون جو سب کا محافظ ہے۔ اُسکی صفائی کو اختیار کرتا ہے۔ اس فصاحت کی کوشش کا بھی لانگ لیٹ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ جو صرف اپنے شانوں کو ہلا کر خاموش ہو رہا۔

اُس گواہ کے بعد نمبر ۶ کوچہ لا ہیکس کے کئی کرایہ داروں کے اظہارات لیئے گئے اُنکی شہادت سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر کو اُنھوں نے نہ تو کچھ دیکھا اور نہ سُنا۔

کوچہ ہنوسنٹ آگسٹین کے مکان کے چوکیدار مسمی چاکٹ نے جہاں کہ سولیل رہتی تھی بیان کیا کہ اُسنے گذشتہ اکتوبر میں اپنے مکان کے قریب ایک جوان آدمی کو سولیل سے رخصت ہوتے دیکھا۔ لیکن وہ ٹھیک تاریخ نہ بتا سکا۔ جو شکل و شباہت اُسنے بیان کی وہ مارس وابٹل کی صورت سے ملتی نہ تھی۔ لیکن ملزم کے وکیل نے کہا کہ اِس گواہ کے بیان کے مطابق مقتول درمیانہ قد کا تھا۔ بحالیکہ جو لوگ مارس واڈیل کو جانتے ہیں متفق الرائے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ دراز قد نہ تھا تاہم وہ پستہ قد بھی نہ تھا۔

مزید اظہارات گواہ مذکورہ بالا مفصلۂ ذیل ہیں:۔

سوال:۔ ’’اُس شخص کو تم نے سولیل کے ساتھ پہلے بھی دیکھا تھا‘‘؟

جواب:۔ ’’مینے اُسکو ایک روز شام کے وقت کوچہ کے دروازہ کے قریب اُس سے باتیں کرتے دیکھا‘‘

سوال:۔ ’’جبکہ تم نے ملزم کو دیکھا۔ اجنبی کے روانہ ہونے کے دوسری شام کو اُس نے تمہارے ساتھ کوئی بات کی‘‘؟

جواب:۔ ’’اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آیا سولیل گھر میں تھی۔ میں اُنکے آپس میں تکرار ہونے سے خائف تھا۔ اِسلیئے مینے کہدیا کہ وہ باہر گئی ہوئی ہے اور اُسنے مجھ سے کہا کہ میں جھوٹ بکتا ہوں اور اِس جوان آدمی کے پیچھے چلا گیا

سوال:۔ ’’کیا ملزم کچھ جھگڑالو آدمی تھا‘‘

جواب:۔ ’’وہ ہمیشہ کرایہ دار کے ساتھ جھگڑا کیا کرتا تھا‘‘

سوال:۔ ’’تمہیں اُسکی تندی کی کوئی ذاتی شکایت بھی ہے‘‘

جواب:۔ ’’اکثر ایک دفعہ اُسنے مجھکو دریچہ سے باہر پھینکنا چاہا‘‘

اُس کے جواب سے لوگ ہنس پڑے جس پر پریسیڈنٹ نے بددماغ ہوکر کہا کہ وہ پھر اس بیجا مداخلت کی انسداد کے لیئے کوئی اور طریقہ اختیار کرنے پر مجبور ہوگا۔

گواہ نے کہنا شروع کیا کہ اگرچہ ملزم سخت تند طبیعت کا انسان تھا۔ لیکن وہ بُرا نہ تھا۔ اور جب کبھی اُسکا غصہ فرو ہوجاتا تو وہ مجھ سے معافی مانگ لیا کرتا۔ اور کچھ نقدی بھی دیا کرتا تھا۔

ہم یہاں شہادت کا خلاصہ ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ناظرین کیفیت سے آگاہ ہیں۔ اور ہم اُنکو دق کرنا نہیں چاہتے۔ اس لیئے ہم چند ضروری شہادتوں کو بھی حذف کرتے ہیں۔ صرف حاکم پولیس ٹولیرزسیکشن۔ ڈاکٹر اور وائیبرٹ جنسے کہ ہم بخوبی واقف ہیں۔ اور سولیل کے اظہارات قدرے لکھے گئے۔ اس نظارہ کی آمد سے ہمیں کچھ بھی نئی چیز معلوم نہیں ہوگی۔ لیکن اس سے ملزم کی حالت میں ایک قسم کی تبدیلی واقع ہوگئی۔ جس سے غیر متوقع نتیجہ ظاہر ہوا۔

سولیل نے بہت عمدہ لباس زیب بدن کیا ہوا تھا جبکہ وہ بلائی گئی۔ تو بغیر جھجکنے کے اپنا قدم اجلاس میں رکھا۔ اور لوگوں کی طرف جو غور سے اُسکی طرف دیکھ رہے تھے مسکراہٹ سے نظر ڈالی۔

ملزم نے ابھی تک اپنے استقلال کو قائم رکھا اور اپنا سر نہ پھیرا۔ اُس نے اپنی آنکھیں جو نصف بند تھیں تل بھر بھی زیادہ نہ کھولیں۔ تاہم کسی عمدہ نظرباز نے دریافت کرلیا ہوگا۔ کہ کچھ نہ کچھ تبدیلی اُسکی صورت میں ضرور واقع ہوئی۔ لانگ لیٹ کے ابرؤں پر بل پڑ گئے۔ خون اُسکی لبوں میں تیزی سے حرکت کرنے لگا اور اُس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو زور سے میز پر مارا۔

ابتدائی سوالات کے جواب سننے کے بعد وائیبرٹ نے سولیل سے پوچھا۔ تم ملزم کو جانتی ہو"؟

سولیل " ہاں جناب بخوبی۔ بہت اچھی طرح سے"

پریسیڈنٹ " مہربانی کرکے اُن چونچلوں کو ترک کرو۔ تمہارا بخوبی۔ بہت اچھی طرح۔ بیفائدہ تھا۔ اچھی طرح کہنا صرف کافی تھا۔ اور ذرا سنجیدگی سے جواب دو۔ یاد رکھو کہ تم عدالت کے اجلاس میں کھڑے ہو اور کہ تم اپنے لیئے یہاں حاضر ہوئی ہو

اور اب جو کچھ حالات اس بدقسمت کے تمکو معلوم ہیں لکھ جاؤ۔ جب تم لکھ چکوگے تو میں تم سے اور سوالات پوچھونگا۔ ہاں شروع کرو۔

سولیل نے کبھی عدالت کی طرف مخاطب ہوکر کبھی اہل جوری کو متوجہ کرکے وہی بیان کیا جو اُسنے وائیبرٹ سے کہا تھا۔ اُسکے غمزوں سے کئی دفعہ لوگوں نے شور مچایا لیکن پریسیڈنٹ اگرچہ اُسکو بھی سولیل پر غصہ آتا تھا۔ تاہم اُسنے اِس شور کو بند کرنا ہی مناسب سمجھا۔

لانگ لیٹ جو سولیل کی ملامتوں کا عادی تھا اُس نے ایک بات تک مُنھ سے نہ نکالی۔ علاوہ ازیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسکی تقریر کو سنکر خوش ہو رہا ہے اور وہ اُس وقت غور سے سولیل کیطرف دیکھ رہا تھا۔ اُس وقت اُسکی نظر سے نہ تو نفرت نہ حقارت اور نہ غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اُسکی نظر سے افسوس۔ رنج اور تعزیت دونوں ظاہر ہوتے تھے۔

سولیل کل سوالات کا جواب دیکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی وہ ابھی تک عدالت۔ اہل جوری بیرسٹروں اور عوام الناس کو دیکھکر مسکرا رہی تھی۔ اور اُسکی صورت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اُس بُرے اثر سے جو اُس نے پیدا کیا ہے باخبر ہے۔

پریسیڈنٹ نے اور دو گواہوں کے اظہارات لیکر حکم دیا کہ عدالت پاؤ گھنٹہ کے لیئے برخاست ہوئی ہے۔ سپاہی ملزم کو لیگئے۔ اور عوام الناس نے باہم بحث شروع کردی۔

سولیل نے اپنے ہمنشینوں سے گفتگو کرنی چاہی۔ لیکن ان لوگوں نے اُسکو پیشتر بھی خیال کرکے اُس سے کنارا ہی کیا۔ بیفایدہ وہ ادھر اُدھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی رہی۔ لیکن کسی نے بھی اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا۔ اس حال سے قریب تھا کہ اُسکی دلشکنی ہو کہ یکایک اُسکو ایک نوعمر انگریز دکھائی دیا۔ جو کسی وسیلہ سے عدالت میں داخل ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس شخص نے بھی سولیل کو اپنے وقت کی بہادر عورت خیال کیا۔ اور بھیڑ کو چیر کر اُسکے قریب پہنچگیا۔ اور وہ فوراً آپسمیں گفتگو کرنے لگ گئے۔

اتنے میں گھنٹی بجی چپڑاسی نے جج و جوری کے آنے کی اطلاع دی۔ اور مقدمہ پھر شروع ہوگیا۔ اُس وقت جبکہ ملزم پھر عدالت کے کمرہ میں آیا تو مقدم نظر اُسکی سولیل پر پڑی

اسنے دیکھا کہ وہ ایک جوان آدمی سے گفتگو میں سرگرم ہے۔ چنانچہ اسنے نہایت غصہ کی نگاہ ان دونوں پر ڈالی۔

پریسیڈنٹ نے ایڈوکیٹ جنرل کو اہل جوری کے روبرو تقریر کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ آخر الذکر نے مفصلہ ذیل تقریر شروع کی۔

"صاحبان جوری۔ آپکے روبرو کھڑے ہوکر تقریر کرتے ہیں اس خوفناک جرم کے متعلق میں سخت رنج کو دور نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ میرا فرض ہے کہ میں آپسے ایسا فتوا طلب کروں جس سے خوفناک نتائج پیدا ہونگے۔ میں جانتا ہوں کہ میرا کام سخت مشکل ہے۔ لیکن میں اسکی سطح پر چڑھنے کی کوشش کرونگا۔ سب سے پہلے صاحبان یہ ضروری ہے کہ آپ اس شخص کو جانیں جو آپکے روبرو جنگلہ میں کھڑا ہے اور جسکے انصاف کے لئے آپ تشریف لائے ہیں"

اسکے بعد ایڈوکیٹ جنرل نے لانگ لیڈ کے حالات روز پیدائش سے کہنے شروع کئے اور قدم بقدم اسکی زندگی تک آیا اور نہایت فصاحت سے ظاہر کیا کہ وہ ہمیشہ ناقابل اعتراض جذبات کا شکار بنا رہا ہے اور کہ اسنے کبھی انسانی یا یزدانی قانون کو نہیں مانا۔ پھر زیر تجویز سوال پر توجہ کرکے اسنے تمام گواہوں کے بیانات پر بحث کی اور لانگ لیڈ کے مجرم ہونے کے بارہ میں تقریر کی۔ اسنے بیان کیا کہ ملزم کی حالت ناقابل ہمدردی ہے اور کہ اسکو امید ہے کہ اہل جوری سب اختلافوں کو دور کرکے قاتل کو سزار واجب دینگے۔

اس تقریر میں لانگ لیڈ نے بہت سی علامتیں بیقراری طبیعت اور غصہ کی دکھلائیں۔ بعض نے تو یہ خیال کیا کہ اسکو ایڈوکیٹ جنرل کی تقریر سے غصہ آرہا ہے۔ لیکن کسی نظر باز نے بھانپ لیا ہوگا کہ اس غصہ کا سبب کچھ اور ہی تھا۔

اب ملزم کے وکیل کی باری تھی۔ ایڈوکیٹ جنرل کیطرح تقریر کرکے اسنے بھی لانگ لیڈ کے حالات اس کی جوانی سے بیان کرنے شروع کئے۔ لیکن وہ یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ جوان آدمی بے کس و بے بس تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے بیان کیا ہے کہ یہ سخت ہمیشہ سخت جذبات کا شکار

بنا رہا ہے اور ہمیشہ برائیوں پر عمل کرتا رہا ہے۔ جب میں اسکی لائیف پر نظر ڈالتا ہوں تو کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی۔ جس شخص کے لیئے میں حاضر ہوا ہوں نہ تو وہ قمار باز ہے اور نہ شرابی ہے اور نہ مادر پدر آزاد ہے۔ نہیں وہ بدمعاش نہیں ہے ہمیشہ وہ ایک ہی جذبہ کا مطیع رہا ہے یعنی یہ کہ وہ اس عورت پر اس کی مہلک خوبصورتی کے سبب شیدا رہا ہے جو ابھی یہاں بطور گواہ کے پیش ہوئی تھی۔ اگر اسکا اتفاق اس عورت سے نہ پڑتا تو وہ شاید محنتی اور دیانتدار انسان ہوتا اگر وہ عورت بجائے کمبخت ہونے کے اپنے عاشق کی نسبت نیک خیالات رکھتی تو لانگ لیڈ کو یہ روز بد دیکھنا اور اس جگہ ملزم بنکر حاضر ہونا نصیب نہ ہوتا۔ لیکن صاحبان جوری اب کیا میرے موکل کی ضد ہے جو وہ اپنی صفائی کے ظاہر کرنے میں کرتا ہے نہیں و سمجھتے کہ وہ کس مصیبت میں ہے۔ اپنی زندگی سے سخت بیزار ہے۔ ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے اسے مصیبت کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن میں اسے عشق اور سرگرم عشق کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ اور میرا ضمیر صاحبان اس شخص کے بچانے کے واسطے مجھکو حکم دیتا ہے جو مجھکو دھکیل رہا ہے اور اپنے بچاؤ میں خوش نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ وہ مجرم ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ وہ صرف مرنیکا خواہاں ہے۔ میں بیان کرتا ہوں کہ اسپر جرم کا عائد کرنا ایسا ہے جیسا کہ خودکشی کی مدد کرنا۔ ایسا آپ نہیں کرینگے۔ کیونکہ آپکا کوئی حق نہیں ”

اس سرگرم تقریر نے حاضرین پر بہت بھاری اثر پیدا کر دیا۔ لانگ لیڈ نے اپنے وکیل کی تقریر سنکر اتنا کہا۔ کیسا نیک شخص یہ ہے جو بیفائدہ اپنے اوپر تکلیف گوارا کر رہا ہے۔ اسکے بعد اسنے سوبیل پر نظر ڈالی جو اس نوجوان انگریز کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

وکیل اب خاص مطلب کی طرف متوجہ ہوا۔ اسنے بڑی فصاحت و بلاغت سے مو مقدمہ پر بحث اور اچھی طرح نکتہ چینی کی۔ اس امر پر اسنے بہت زور دیا کہ ایڈوکیٹ جنرل خواہ کچھ کہے لیکن مارس ڈیٹل لانگ لیڈ کو نہیں جانتا تھا۔ اور جب نتیجہ اسکو کبھی اپنے ناواقف قاتل کا نام لکھنے کا خیال نہ گذر سکتا تھا۔ اس نے اہل جوری کو یہ بھی جتایا کہ حسب بیان سوبیل۔ اور چوکیدار۔ لانگ لیڈ کے شکار کا رنگ سرخ تھا

جبکہ مارس وائیڈل کا رنگ جیسا کہ سب بیان کرتے ہیں زرد تھا۔ اس مقدمہ میں ایسا کوئی راز ہے جسکے دریافت کیئے بغیر آپ صاحبان کو حکم نافذ نہیں کرنا چاہیئے۔ جرم سرزد ہوا ہے۔ اور اسکے برخلاف ثبوت بھی موجود ہے۔ یہ میں مانتا ہوں۔ لیکن باوجود اس خیال کے اس شہادت کی موجودگی میں صاحبان میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مجھکو عذر ہے۔ یا مجھے عذر نہیں۔ میں اس شخص کو بری الذمہ قرار دونگا۔ میں ایک مجرم کو بلا سزا دیئے چھوڑنا اچھا سمجھونگا۔ بہ نسبت اسکے کہ اپنی زندگی بھر ایک بیگناہ کے خون پر افسوس کرتا رہوں۔ ہمارے فصیح بلیغ مدبر کے الفاظ مجھے یاد ہیں۔ جبکہ خدا لوگوں کو ایک جرم سے پورا پورا آگاہ نہ کردے تو یہ ایک علامت ہے کہ اسکی مرضی ہے کہ لوگ اسکا تصفیہ نہ کریں۔ اور کہ وہ خود اسکا فیصلہ کرنا پسند کرتا ہے" جبکہ وکیل اپنی تقریر ختم کرچکا تو اس وقت حاضرین میں ایک قسم کا آہستہ سا شور ہو رہا تھا۔ چنانچہ وکیل نے یکایک ملزم کی طرف مخاطب ہوکر اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے۔ اور اسکو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ کہدے کہ میں مجرم نہیں۔ ہر ایک شخص اسوقت خاموش کھڑا تھا۔ لاٹ لیسٹر کے دل پر بھی اسکے وکیل کی تقریر سے بہت بڑا اثر ہوا تھا۔ لیکن اسکی آنکھیں سولیتن پر گری ہوئی تھیں۔ سولیتن کے اس طرح پر اس نوجوان آدمی سے باتیں کرنے سے سخت اشتعال اور غصہ میں آکر بدلہ لینے کا خیال اسکے دماغ میں سما گیا اور شوق سے اپنے وکیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر بولا:- "میں مجرم نہیں"!

حاضرین کے جوش کی اسوقت کوئی انتہا نہ تھی دو یا تین آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ایک شور سا مچ گیا۔ لیکن پریسیڈنٹ نے پھر حاضرین کو خاموش کردیا۔

پریسیڈنٹ "تم نے اپنی بیگناہی کے بتانے میں بہت دیر لگائی ہے۔ انکار جوابدہی سے تم نے خیال کیا ہوگا کہ کوئی اعلیٰ اثر پیدا ہولے اور میں اہل جوری سے ملتجی ہوں کہ احتیاط سے تمہارا اظہار لیں۔ اگر تم بیگناہ ہو تو تم نے پہلے کیوں نہیں کہا"؟

لانگ لیڈ ”واہیات! کیونکہ میرا خیال تھا کہ میں مجرم ہوں“!

پریسیڈنٹ ”تم نے اپنے آپکو مجرم خیال کیا“!

لانگ لیڈ ”ہاں مینے ایک آدمی کو ضرور جان سے مارا۔ لیکن میں نے تمہارے مارس وائیڈل کی جان نہیں لی“

پریسیڈنٹ ”تو پھر وہ کون تھا جسے تمنے مارا“؟

لانگ لیڈ ”میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ لیکن وہ مارس وائیڈل نہ تھا“

پریسیڈنٹ ”کس امر سے تم ایسا خیال کرتے ہو“؟

لانگ لیڈ ”ہر ایک بات سے جو کہ اس (ایڈوکیٹ جنرل کیطرف اشارہ کرکے) شریف آدمی نے ظاہر کی۔ چنانچہ اُسنے ذکر کیا ہے کہ مقتول کے جسم سے خون نکلا۔ اور کہ چاقو سے زخم لگایا گیا تھا۔ اور کہ مطالعہ کے کمرہ میں ضرب لگائی گئی۔ حالانکہ مینے اس شخص کو اپنے اس مکہ سے یا وہ اُس مکہ کی ضرب سے جان سے مار ڈالا تھا۔ اور یہ فعل مینے صحن کے دروازہ میں کیا تھا۔ نہ کہ مطالعہ کے کمرہ میں“

پریسیڈنٹ ”میں اہل جوری کی توجہ اس کہانی کی نادرستی کی طرف مبذول کرتا ہوں“

لانگ لیڈ ”نادرستی! مجھے یہ کہنے میں کہ مینے اسکو یا اُسکو مارا کیا فائدہ تھا؟ مجھ پر کچھ کم جرم عاید نہیں ہوگا“

پریسیڈنٹ ”یہ درست ہے لیکن تم اپنی تجویز میں التوا کی خواہش کرتے ہو“

لانگ لیڈ ”اگر مجھکو اپنی تجویز میں التواء کی خواہش نہ ہوتی تو میں پہلے ہی بولتا۔ لیکن جب مینے غور سے دیکھا کہ تم غلط سراغ پر لگے ہوئے ہو تو اس غلطی کی اصلاح سے باز نہ رہسکا“

پریسیڈنٹ نے اس توہین عدالت پر نظر نہ کرکے لانگ لیڈ سے پوچھا کہ اُسنے جواب دینے میں اس قدر ضد کیوں کی۔ اور اپنی صفائی کیوں نہیں ظاہر کی۔

لانگ لیڈ ”یہی تو میرا راز ہے“! اور اُسنے سوئیل پر دزدیدہ نگاہ ڈالی۔

پریسیڈنٹ ”تو اس شخص کو تمنے کوچۂ لاپیکس میں مارا تھا یا کہیں اور“؟

لانگ لیڈ ”نہیں کوچۂ لاپیکس میں“

پریسیڈنٹ ”کئے بجے ہوئے تھے“؟

لانگ لیڈ ”قریباً دس بجے ہونگے“

پریسیڈنٹ ”اور ماہ اکتوبر میں تھا“؟

لانگ لیڈ ”اکتوبر کا اخیر“

پریسیڈنٹ ”تو اپنا فتوا سے تم نے خود ہی ظاہر کر دیا ہے۔ ماہ اکتوبر کے اخیر کوچۂ لاپیکس میں مارس وائیڈل کے سوا کوئی شخص قتل نہیں ہوا“

اس نازک حالت میں اہل جوری میں سے ایک شخص اٹھا اور پریسیڈنٹ سے کچھ بولنے کی اجازت چاہی۔

پریسیڈنٹ ”فرمائیے ہم سب سننے کو تیار ہیں“

اہل جوری ”یہ میرا فرض ہے کہ ایک حالت کی طرف توجہ دلاؤں جسنے مجھکو ابھی حیران کر دیا ہے۔ اور جس سے عدالت ابھی تک ناواقف ہے۔ گذشتہ ماہ اکتوبر میں کوچۂ لاپیکس کے سانحۂ ہوش ربا سے چند روز پیشتر میرا ایک دوست صحن کے دروازہ میں مرا ہوا پایا گیا۔ اُسکے بدن پر کسی زخم کا نشان تک نہ تھا جس سے احتمال جرم ہوتا۔ وہ بدن کا بہت نازک انسان تھا۔ چنانچہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ شاید سکتہ کا دورہ ہوا ہو۔ اُسکی بائیں کنپٹی پر ایک سیاہ داغ تھا۔ چنانچہ میں نے ہی یہ رائے قرار دی تھی کہ میرا دوست فرش پر گر پڑا ہوگا۔ اور وہیں سے چوٹ کھائی ہوگی۔ اب میں کہ سکتا ہوں کہ ملزم کے پُرزور مُکے نے جو اس نے کنپٹی پر مارا ہوگا۔ مذکورۂ بالا نشان پیدا کر دیا ہوگا اور یہی اُسکی موت کا باعث ہوا ہوگا“

اہل جوری کی تقریر نے حاضرین عدالت پر بھاری اثر ڈالا۔ ہر ایک شخص ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے ایک کاغذ عدالت کے ہاتھ میں دیا۔ کئی اہل جوری نے مزید اطلاع اس تقریر کنندہ اہل جوری سے مانگی۔ لانگ لیڈ بھی اپنے ایڈوکیٹ جنرل عدالت سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"صاحبان! اس مقدمہ پر نئی روشنی کے پڑنے سے اور اس رائے سے جو ایک معزز اہل جوری نے دی ہے میں التجا کرتا ہوں کہ مقدمہ فی الحال دیگر اجلاس عدالت پر ملتوی کیا جاوے"

اہل جوری و پریزیڈنٹ نے مشورہ کے بعد مفصلۂ ذیل حکم سنایا:-

"عدالت غور کرنے کے بعد حسب التجا ایڈوکیٹ جنرل مقدمہ کو ملتوی کرنا منظور کرتی ہے۔ سپاہیو! ملزم کو حوالات میں لیجاؤ"

عدالت برخاست ہوگئی۔ اور ہر ایک شخص بڑے جوش سے عدالت سے رخصت ہوا۔

فصل ہفتدہم

مقدمہ کی سماعت کے دوسرے روز وائیبرٹ قریب ۳ بجے کے کوچۂ دی گرانٹ میں گیا۔ اس وقت بجائے بے معلوم گھر میں داخل ہونے کے اس نے ارادتاً چوکیدار کو اپنی طرف توجہ دلائی۔ اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

اسکے چہرہ کا رنگ بالکل زرد ہو رہا تھا۔ بلکہ اسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسکو کوئی بھاری رنج پہنچا ہے۔ لیکن اسکے بشرے سے کسی نئے خیال کے آثار نمایاں تھے۔ اسکا چہرہ جو ہمیشہ سنجیدہ دکھائی دیتا تھا۔ اس سے مسکراہٹ ظاہر ہوتی تھی۔ لیکن اب بھی وہ تکلیف میں معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنے رنج و درد کے انجام کے قریب پہنچ رہا تھا۔ وہ ایک گھاٹی پر تیزی سے چڑھ رہا تھا۔ لیکن یہ گھاٹی وہی تھی جو اس نے دیکھی ہوئی تھی۔ اور وہ سیدھا اور معلوم راستہ منزل مقصود کو جا رہا تھا۔

اسکو ایک سپاہی سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جو کمین گاہ میں دیر تک لڑنیکے بعد کھلے آسمان کے تلے نکل آتا ہے اسکو اپنے روبرو دشمنوں کی وسیع قطار دکھائی دیتی ہے وہ جانتا ہے کہ اُنسے اسکا مقابلہ ہو جائیگا۔ لیکن ایک لمحہ بھر کے لئے وہ دشمن کو دیکھکر خوش ہوگا۔ پھر اس پر یکایک جھپٹ پڑیگا۔ اور اپنے بے بس ہونے سے پہلے مُہلک ہاتھ لگائیگا۔

اس منزل پر پہنچکر جہاں جولیا رہتی تھی اُس نے دروازہ کی زنجیر کھڑکھڑائی۔ اور میریٹیا کو دیکھکر بولا:۔

وائبرٹ ”میں تمہاری بیگم سے ملنا چاہتا ہوں“

میریٹیا ”جناب اگر آپ اندر چلکر ملاقاتی کمرہ میں بیٹھیں۔ تو میں اپنی مالکہ سے آپکی اطلاع کر دونگی جو کہ کپڑے پہن رہی ہیں“

جبکہ وہ اس کمرہ میں داخل ہو گیا جسمیں پاؤں رکھے اُسے مدّت ہو گئی تھی اُسے گذشتہ باتیں یاد آنے لگیں۔ ہر ایک چیز نے اُسے کچھ نہ کچھ یاد دلایا۔ دریچہ کے پاس کھڑے ہو کر جولیا نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا تھا اور کہا تھا۔

”تم میری خدمت کرو گے؟ تم انتقام لینے میں میری امداد کرو گے“؟

اس دروازہ کے قریب ایک اور موقع پر ایک لاپرواہ پولیس ایجنٹ کے لباس میں ایک شخص کھڑا تھا۔ جولیا ایکدفعہ مایوس لمحہ میں وائبرٹ کے سینہ پر سر رکھکر رو پڑی تھی۔ اسجگہ وہ مسکرائی تھی۔ اس جگہ اس نے نیک نصیحت کے لیے شکریہ ادا کیا تھا۔ آتشدان کے سامنے جبکہ جولیا اپنے خیال میں غرق بیٹھی ہوئی تھی۔ اور وائبرٹ کے آنے کو اُسنے معلوم نہ کیا تھا۔ اُس نے اس کا خوبصورت پاؤں اور گول ٹخنہ دیکھ لیا تھا۔ ہاں اُسی کمرہ میں اُسکا عشق بڑھ گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ترقی پکڑ کر ناقابل فتح اور خوفناک جذبہ بن گیا تھا۔

اگر جولیا اُسی وقت میں آجاتی جبکہ وائبرٹ اپنے مذکورۂ بالا خیالات میں غرق تھا۔ تو وہ اپنی اُن تجویزوں کو جو اُسنے ایک روز پہلے شام کے وقت قرار دی تھیں چھوڑ دیتا۔ لیکن یکایک وائبرٹ کی نظر اُس قالین پر جا پڑی جس پر کہ جولیا سواری کے ساتھ بیٹھا کرتی تھی۔ چنانچہ اُس آخری نقارہ نے جسکا ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں اُسکو اپنی غرض یاد دلا دی۔ اُسکو نیکی بھول گئی اور بدی یاد آگئی۔ اور اُسنے دوسروں کے ساتھ ویسا ہی بے رحم بننے کی سوگند اٹھالی۔ جیسا کہ وہ اُسکے ساتھ بیرحم ہوا کرتے تھے۔

اس اثنا میں جولیا بھی آگئی اور وائبرٹ کو بیٹھنے کے لیے کہنے کو بغیر بولی ”مجھے تم سے پھر ملنے کی امید نہ تھی“

اس روکھے استقبال سے وہ حیران نہ ہوا۔ کیونکہ اسکو پہلے سے ہی امید تھی وہ جانتا تھا کہ جولیا اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ کیونکہ اُس نے ایسے شخص پر اسکو ایک خوفناک جرم کا احتمال دلایا تھا جس سے اب اُسکو دلی محبت تھی۔ جولیا نے اپنے احتمال کو وائیبرٹ کے ساتھ قایم رکھا تھا اُسکے ساتھ شراکت کی تھی۔

وائیبرٹ "بیگم مینے یکایک آپ سے ملنا اسلیئے بند کر دیا تھا۔ کیونکہ مینے اپنے کام کو سرانجام دے دیا تھا قسمت نے میری مدد کی۔ جو مینے تمہارے خاوند کے قتل کو دریافت کر لیا۔ اور بغیر کسی قسم کی امداد کے مینے اُسکو گرفتار کر کے افسرا کے حوالے کر دیا۔ اور آپ کی مدد جو میرے لیئے دربارہ سواری نہایت ضروری تھی بیفایدہ ثابت ہوئی"

جولیا "اچھا جب میری امداد اب کسی مصرف کی نہیں رہی۔ اور نہ تمکو اُسکی اب ضرورت ہے تو کیوں؟"

وائیبرٹ "تو مینے آج پھر یہاں آنیکی کیوں جرأت کی؟ اسکا جواب بہت ہی سادہ ہے اور تم مان لوگی اگر مجھکو ایک لمحہ بھر کے لیئے بیٹھنے کی اجازت دوگی"

جولیا نے زبان سے تو کچھ جواب نہ دیا لیکن چوکی پر بیٹھ گئی۔ اور وائیبرٹ بھی اُسکے مقابل میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

وائیبرٹ "تم کل مقدمہ کی سماعت کیوقت موجود تھیں؟"

جولیا "مینے تھوڑا سا سنا تھا اور پریسیڈنٹ نے میرے اظہارات کے ختم ہونے کے بعد مجھے گھر واپس آ جانے کی اجازت دیدی"

وائیبرٹ "تب بیگم آپکو انجام کا واقعہ معلوم نہیں"

جولیا "مجھے معلوم نہیں اور اگر آپ بھی سنانے آئے ہیں تو مفصل حال کہنے کی تکلیف گوارا نہ کرو۔ میں صرف سزا سننا چاہتی ہوں۔ جبتک کے میرے خاوند کا قاتل گرفتار نہ ہوا تھا۔ اور اُس کی تلاش ہو رہی تھی میں مضطرب اور دلگیر تھی۔ اور اب چونکہ مجرم زیر حراست ہے اور اُس کو جرم کے صلہ میں سزا ملنے والی ہے۔ وہ انصاف کے اختیار میں ہے۔ اور میرے دل میں اب کسی قسم کی نفرت اُس کی طرف سے نہیں"

وائیبرٹ:۔ "بہت اچھا بیگم۔ میں آپکو مفصل حال نہیں سناتا۔ لیکن اُن چند حالات کے بیان کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جو بیسکر تمہارے چلے آنے کے بعد دوران مقدمہ میں منکشف ہوئے۔ مثلاً یہ ثابت ہو گیا کہ تمہارے خاوند نے اس عورت مسماۃ سولین کو جینٹ سے کبھی بات تک نہیں کی۔"

جولیا:۔ "آہ"! اور اُسکا رنگ بالکل سفید پڑ گیا۔

یہ ضرب جو وائیبرٹ نے لگائی نہایت ہی خوفناک تھی۔ اگرچہ چند ہفتے بیشتر کوئی شخص جولیا وائیٹل سے کہتا کہ تمہارے خاوند پر سخت بہتان لگایا گیا ہے اور وہ تمہارا ہمیشہ وفادار خاوند ہی رہا ہے تو اُسکو یہ سنکر بیحد خوشی ہوتی۔ لیکن وہ دوسرے پر عاشق ہو جانے میں اپنے ضمیر کے روبرو اپنے خاوند کی بیوفائی کا عذر پیش کرتی تھی۔ لیکن اب وائیبرٹ سے یہ اطلاع پاکر یہ عذر بھی بیہودہ ہو گیا۔

کچھ دیر تک تو جولیا کے چہرہ سے بیقراری کے آثار نمایاں رہے لیکن آہستہ آہستہ اُسکے رُخ زیبا پر سنجیدگی چھا گئی۔ اور وہ وائیبرٹ کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔

"یہ مزید اطلاع کس طرح ملی؟ لاآنگ نے سوائے رقابت کی وجہ کے اور کس مدعا پر میرے خاوند کو جان سے مار ڈالا تھا؟"

وائیبرٹ:۔ "اُسنے تمہارے خاوند کی جان نہیں لی۔"

جولیا:۔ "اُس نے نہیں! تم کیا کہتے ہو؟ اُسنے کیا اپنے جرم کا اقبال نہیں کیا تھا"؟

وائیبرٹ:۔ "ہاں۔ لیکن یہ درست گمان نہیں تھا۔ اس نے ایسے شخص کی جان لی تھی جسکے نام سے وہ واقف نہ تھا۔ اور اُسکا یہ خیال تھا کہ وہ شخص تمہارا ہی خاوند تھا۔ یہ لو بیگم مہربانی کرکے اخبار ورس گزٹ وس پڑھو اور اس تحقیق کے انجام سے آگاہ ہو جاؤ گی۔ جسمیں کہ تمنے اپنی موجودگی نامناسب سمجھی۔"

کانپتے ہوئے ہاتھوں سے جولیا نے اس اخبار کو وائیبرٹ کے ہاتھ سے لیکر پڑھنا شروع کیا۔ ختم کرنے پر جولیا خیالات میں غرق ہو گئی۔ اور اخبار اُسکے ہاتھوں سے گر پڑا۔

چنانچہ وائیبرٹ نے اُس اخبار کو اُٹھا کر اور لپیٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

اور بولا ۔ پس اب دیکھتی ہو کہ ہمیں پھر از سر نو تجسس و تلاش کا سلسلہ شروع کرنا ہے“

جولیا ۔ ”پھر کیا شروع کرنا ہے“

وائیبرٹ ۔ ”قاتل ابھی دریافت نہیں ہوا ۔ اور اسکا دریافت ہونا ضروری ہے اور ہمیں اسکی تلاش پھر شروع کرنی چاہیئے“

جولیا ۔ ”یہ تو انصاف کا فرض ہے اور اب مجھ سے اس سے کچھ بھی واسطہ نہیں“

وائیبرٹ ۔ ”بیگم آپ تو بہت جلد بدل گئیں“

جولیا ۔ (ترچھی نظر سے دیکھکر) ”آپ مجھ پر نکتہ چینی نہ کریں ۔“

وائیبرٹ ۔ ”اے خدا ! اگر مجھے تمہاری اس بیدلی کا رنج ہے تو صرف اسلیئے کہ ہمارے فایدہ کو نقصان پہنچتا تھا“

جولیا ۔ ”تمہارا مطلب کیا ہے“ ؟

وائیبرٹ ۔ ”مجھے یہ امید تھی کہ تم میری پھر مدد کرو گے ۔ میں اب پھر اپنے مقدم خیال کیطرف متوجہ ہوتا ہوں جو در حقیقت بہت عمدہ تھا“

جولیا ۔ ”تمہارا پہلا خیال“ !

وائیبرٹ ۔ ”ہاں بیگم میرا پہلا خیال ۔ اس وجہ سے کہ لانگ لیٹ مجرم نہیں اسلیئے ہر ایک پہلو سے میرا شک سواری پر ہی پڑتا ہے“

جولیا ۔ ”صاحب“ !

وائیبرٹ ۔ ”بیگم“ !

جولیا ۔ ”جسکی نسبت تم کہتے ہو اسپر آپکا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا“

وائیبرٹ ۔ ”اوّل اوّل میرا احتمال اس تک بخوبی پہنچ چکا تھا ۔ لیکن میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس وجہ پر وہ حالت اب بدل گئی ہے“ ؟

جولیا ۔ ”وہ معزز انسان ہے ۔ میں اس سے واقف ہو گئی ہوں میں اسکی قدر کرتی ہوں ۔ اور اب زیادہ اپنے احتمالوں سے اُسے ناپاک کرو“

وائیبرٹ ۔ (اسطرح سے جولیا کے سواری کو بچانے سے غصہ میں آکر) ”بیگم جسوقت میں اس کمرہ میں داخل ہوا تو تم نے یہ خیال کیا کہ میں انسان نہیں جس

بلکہ صرف ایک پولیس ایجنٹ ہوں۔ بہت اچھا! پولیس ایجنٹ اپنے فرض کو پہچانتا ہے۔ اُسکو ایک مجرم کے دریافت کرنے اور گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور وہ کسی عورت کے مطلب کیطرف جو اُسکی مجرم ہے بے توجہ کیئے بغیر اپنے کام کو شروع کر دیتا ہے۔"

جولیا۔ (ہاتھ پھیلا کر) "جاؤ۔"

وائیبرٹ نے آنکھیں نیچے کرکے مذکورہ بالا الفاظ کی تعمیل کی۔ جبکہ وہ دروازہ کے قریب پہنچا۔ تو جولیا نے خیال کیا کہ اُسکو اُس سے چھٹکارا ملا ہے۔ چنانچہ وہ آرام چوکی پر بیٹھکر بولی۔ میں کہاں ہوں۔ یہ کونسا ملک ہے جسمیں ایک انسان اپنے ہی مکان میں قتل کیا گیا ہے۔ اور ایک عورت کی بیحرمتی کی جاتی ہے۔

جولیا کے سر کے بال جنکو وہ وائیبرٹ سے ملنے کی جلدی میں درست کرنا بھول گئی تھی۔ اُسکے کانپتے ہوئے کندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اُسکا دل دھڑک رہا تھا۔ غصہ سے اُسکے رخساروں پر اور لبوں پر عجیب قسم کی سُرخی دوڑ رہی تھی۔ اور موتیوں کی لڑی کے مانند دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔

وائیبرٹ کو جو گھور کر دیکھ رہا تھا اُس وقت بیحد خوبصورت دکھائی دی۔ وہ اپنے خیالات کو روک نہ سکا اور یکایک جولیا کیطرف بڑھ آیا۔ اُسکے چہرہ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ تاکہ وہ چھوڑ نہ سکے اور اُسکے ہونٹوں کا ایک بوسہ اُسنے لیلیا۔

یہ شاید پہلا بوسہ تھا۔ جو اُسنے اپنی عمر میں کسی عورت کا لیا۔ جولیا گھبرا گئی۔ اور اپنے آپ کو چھوڑاکر اُسکے چہرہ پر جولیا نے ایک مکا مارا اور جلدی سے کمرہ میں نکل گئی۔

فصل شانزدہم

اُن تمام بیشمار کاغذات میں سے جو ہمیں دستیاب ہوئے اور جن سے ہم نے اپنا قصہ تحریر کرنے میں امداد لی اب صرف چند اور کیفیت طلب باقی رہ گئی ہیں

ہم اپنے ڈراما کے پانچویں ایکٹ تک پہنچ گئے ہیں۔ دیر و طوالت کا وقت منقضی ہوگیا ہے۔

کوچہ ڈی لا ہیچیں کا سانحہ ہوش ربا ہی انہی واقعات میں سے شمار ہوتا ہے۔ جو ۱۸۴۸ء میں بمقام پیرس واقع ہو رہے تھے۔ رعایا کا جوش بڑھ رہا ہے۔ وزیروں کی ہر تبدیلی پر کوچہ گراسنٹ میں حادثہ پر حادثہ وقوع میں آ رہا ہے۔

الغرض کہ ان حادثات کے واقع ہونے سے ملک میں سخت بد انتظامی کا دور دورہ ہو رہا تھا۔ کبھی لوگ اس سلطنت کو خودمختار بنانا چاہتے اور کبھی جمہوری غرض کہ ہر شخص اپنی جوش اور ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا۔

وائبرٹ کے چلے جانے پر جبکہ جولیا کا غصہ فرو ہوا وہ بحر خیال میں غوطہ لگا کر اپنے لکھنے کی میز کے قریب جا بیٹھی اور قلم کو اُٹھا کر اُسنے مفصلۂ ذیل الفاظ تحریر کیے:۔

”دیکھے وقت میرے پاس نہ آنا۔ لیکن ٹھیک ۷ بجے یہاں پہنچ جانا۔ میں نے تمکو ایک بھاری تجویز بتانی ہے“

یہ الفاظ جو جولیا نے البرٹ سواری کیطرف تحریر کیے۔ چنانچہ اس خط کو لفافے میں بند کر کے اسپر اپنی مہر لگا دی اور میریٹیا کو بلا کر کہا ”اس خط کو اس پتہ پر فوراً بھیجدو۔ اور پھر میرے پاس آؤ“

میریٹیا خط کو روانہ کر کے آ گئی۔

جولیا ”کل ہم اٹالیہ کیطرف روانہ ہو جائینگے۔ اسباب وغیرہ سنبھال لو۔ اور مجھکو کپڑے پہنا دو۔ میں ذرا کہیں چلی ہوں“

تھوڑی دیر بعد جولیا سوار ہو کر اپنے مختار کے دفتر میں گئی۔ اور چھوٹے چھوٹے معاملات کا انتظام کر کے وہ سینٹ روچ کے گرجا میں گئی۔ اور یہاں وہ کھڑے ہو کر دیر تک دعا مانگا کی۔ اِسکے بعد وہ پیری لاچینس کے قبرستان میں گئی۔ اور وہاں ایک تختہ بنی ہوئی قبر کے پاس دو زانو بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معافی مانگ رہی ہے۔

ماہ فروری کی تیسری تاریخ اور بدھ کا دن تھا۔ اور پیرس میں اسوقت کھلم کھلا

بغاوت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ راستوں میں جنگی سپاہیوں کے پہرے کھڑے تھے رسالے کے سپاہی گلی کوچوں میں گشت لگا رہے تھے۔ اور توپخانہ جو بڑی تیزی سے ونسنز کے مقام سے لایا گیا تھا سینٹ ڈینس اور سینٹ مارٹن کے محلوں میں قائم کیا گیا۔ لیکن تاہم بھی ہر شخص کی زبان پر اصلاح قانون کا کلمہ جاری تھا۔ اور لڑکے گلی کوچوں میں مارسلز گاتے پھر رہے تھے۔

کوچہ سینٹ میری کیجانب بہت سے ناقص و لغزیز اشخاص کے لیئے موت کی آوازیں سُنائی دیتی تھیں۔

لیکن جب جولیا گاڑی میں سوار ہو کر گرجا اور قبرستان کو جا رہی تھی تو اُسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن ایک شخص جسے جولیا نے دیکھا تھا اُسکے پیچھے لگا ہوا تھا۔ چنانچہ جب وہ لوٹکر اپنے گھر آیا تو وہ اُس بے معلوم مکان کی پچھلی طرف کی سیڑھیوں کی جانب چلا گیا۔ جولیا جب گھر میں واپس آئی تو قریبا سات بجے ہوئے تھے۔ اول تو میرا بیٹا جولیا کے پاس آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سواری بھی آگیا۔

سواری ”ہاں تمنے مجھکو کیا بتانا ہے؟ کونسی بھاری تجویز ہے جسکا تمنے اپنے خط میں ذکر کیا ہے؟ کیا اس بغاوت نے تمکو ڈرا دیا اور تم پیرس سے بھاگنا چاہتے ہو؟“

جولیا ”ہاں میں اس جگہ میں رہنا مناسب نہیں جانتی کہ سینکڑوں مصیبتیں مجھ پر واقع ہو سکتی ہیں۔ میں کل روانہ ہو جاؤنگی“

سواری ”چلو پھر ہم چلیں“

جولیا ”تم میرے پیچھے آؤگے؟“

سواری (ذرا چونک) ”تم مجھ سے ایسا سوال کر سکتی ہو؟“

جولیا نے سواری کے چہرہ کیطرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔ اور اُسکی آنکھوں میں محبت کے آثار پائے چنانچہ وہ بولی:-

”وہیں بیٹھ جاؤ میں تمہیں کچھ کہنے کو ہوں“

سواری (چٹائی پر جولیا کے پہلو میں بیٹھکر) ”کہو پیاری میں سنتا ہوں“

جولیا ”میں نے ایک بھاری قصور کیا ہے۔ ہاں میں نے اپنے وہم کے امکان سے بڑھکر قصور کیا ہے۔ اور اُسپر میں سخت پچھتا رہی ہوں سخت نادم ہوں بلکہ روتی ہوں

لیکن میں اسکی ضامنی کا بوجھ تمہارے سر پر ڈالنا نہیں چاہتی۔ اور اب یہ ہمارے مابین کچھ واقع نہ ہوگا مجھے تمہاری محبت پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ اس محبت سے میں اپنے گذشتہ رنج کو بھول جاؤنگی"

سواری "ہاں میری تو جان بھی تم پر قربان ہے"

جولیا "مجھے کامل یقین ہے۔ تمہارے بغیر مجھ پر کیا بیتے گی؟ میں تو اپنی اوائل حالت کو بھول گئی ہوں"

سواری "گذشتہ باتوں کو یاد نہ کرو۔ یقین اور امید کی عناں اپنے ہاتھوں میں لو تم اطالیہ جانیکو کہتی ہو۔ سو بہتر ہے۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ اس خوشنما ملک میں شفاف سورج کے تلے۔ تمہارے زیر سایہ میں ان خاصیتوں کو حاصل کرلونگا جن سے آجکل میں عاری ہوں اور اپنی برباد شدہ زندگی کے درست ہونے میں میں کامیاب ہوجاؤنگا اپنے گناہوں سے آلودہ دامن کو چاک کرلونگا۔

جولیا "(جوش کے لہجہ میں) اور مجھے تمہارے ہونے سے فخر ہوگا"

سواری "ہم کہاں جائینگے؟ جنیوا کو جہاں تمہارا کنبہ ہے؟"

جولیا "ہاں میں بہت خوش ہونگی اگر تم میری والدہ سے بھی ملاقات کروگے"

سواری "اور انسے تم میری ملاقات کسطرح کراؤگی۔ بطور دوست کے؟"

جولیا "نہیں۔ تم کو میں انسے اس طرح ملاؤنگی جسکا نام کہ میں اپنے مدت ماتم گذرنے کے بعد اختیار کروں گی"

سواری "تم راضی ہو!"

جولیا "بیشک تم مجھ سے بیاہ رچاؤگے۔ میرا کنبہ معزز ہے اور میری گذشتہ زندگی میں کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں اپنے آپکو ملامت کروں"

سواری "آہ! کاش کہ میں بھی ایسا ہی کہہ سکتا!"

اسوقت ملاقاتی کمرہ میں یکایک روشنی ہوگئی۔ بہت سے لوگ بتیاں ہاتھوں میں لیے کوچہ گرانٹ میں سے ہوتے ہوئے سیرگاہوں کی طرف جارہے تھے۔ انکے آگے ایک گروہ خلقت مارسیلز کا گیت گاتا ہوا جارہا تھا۔ ہر ایک شخص اس کامیابی اور فتح کی خوشی کا تذکرہ کر رہا تھا جو انہوں نے اس روز شاہی خاندان پر حاصل کی تھی۔ جن اصلاحوں

کی خواہش ظاہر کیگئی ہے۔ وہ عطا ہو گئیں ہیں اور ایک نیا شخص وزیر سلطنت مقرر کردیا گیا تھا۔ لشکر اپنے قیامگاہ کو واپس جا رہا تھا۔ لوگ ایکدوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے لیکن انکو یہ خیال نہ تھا کہ ایک گھنٹہ کے بعد ہر ایک شخص ہر ایک کے خون کا پیاسا ہو جائیگا۔ سواری کو بھی جولیا کی زبان سے ایسی باتیں سنکر جوش پیدا ہو گیا تھا جب یہ انبوہ [illegible] گیا تھا وہ پھر جولیا کے پہلو میں آنکر بیٹھ گیا۔ یہ وقت اسکے لیئے ایسا تھا جسمیں کہ بعض اوقات دانا آدمی بھی اپنی دانائی بھول جاتے ہیں۔ اپنے جذبات کے فرمانبردار ہوکر اپنی زندگی کو نئے مرکز پر کھڑے ہوکر دیکھتے ہیں۔ جو سانحہ کے اوائل ہیں اسکو ناممکن اور بھاری دکھلائی دیتا ہے۔ اس وقت سادہ اور قدرتی اسکی نظروں میں معلوم ہو رہا تھا۔ اسکے دماغ میں عجیب قسم کے خیالات سما گئے۔

سواری اپنے ایک راز سے جولیا کو آگاہ کرنے کی نسبت سوچ رہا تھا ناقابل بوجھ اسکو دبا رہا تھا۔ اور ایک زہریلا رنج اسکو اعلیٰ درجہ کی خوشیوں میں اپنا جسمی اثر پیدا کر رہا تھا۔ چنانچہ اسنے خیال کیا کہ اگر وہ اپنا راز اسکو بتا دیگا تو کھلم کھلا اسکے لیئے اسکی تکلیف کم ہو جائیگی۔ سب سے بڑھکر یہ کہ اگر جولیا جسپر اسکو پورا اعتبار تھا اسکی کہانی اگر سن لے۔ اور سن لینے کے بعد اگر وہ اسکو تسلی دے تو وہ بچ جاویگا۔ لیکن اگرچہ اس راز کو ظاہر کرنے لگتا تاہم وہ اپنی زبان روک لیتا تھا۔ اب اسنے اقبال کا پورا ارادہ کر لیا جولیا اسکو اپنی گذشتہ زندگی کے حالات سنا رہی تھی۔ چنانچہ اسکے لیئے بھی ضروری تھا کہ اپنی سرگذشت سنا دے۔ انمیں کسی قسم کا راز نہ ہونا چاہیئے تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے کو تہ دل سے محبت کرتے تھے پیشتر اسکے کہ جولیا میڈم سواری کہلائے اسنے ارادہ کر لیا کہ تمام بدنامی کے دھبے اسکو وہ دکھلا دے۔ اگر جولیا سے اس کو آرام اور خوشی حاصل نہ ہوگی تو اور کس سے ہوگی؟ جولیا کے سوائے اور کون میٹھی میٹھی باتوں سے اسکو آرام دیگا۔

ابھی تک گانے کی آواز کوچہ میں گونج رہی تھی جبکہ سواری جولیا کے قریب جا کر بولا ”ایک راز مجھکو ستاتا ہے۔ کیا میں اسکو تمہارے روبرو ظاہر کر دوں“

جولیا ”بیشک ضرور“

سواری ”یہ ایک بھاری گناہ ہے جو میری جان کو کھا رہا ہے“

جولیا "گناہ؟"

سواری "جوش کے لہجہ میں۔ اگر کوئی شخص تمکو کہے کہ جس شخص سے تمکو محبت ہے جسکو تم اپنی زندگی دے چکی ہو جسکا نام اختیار کرنیکا تمنے اعتبار کیا ہے۔ اُسنے ایک نہایت ہی بُرا کام نہیں بلکہ جرم کیا ہے"

جولیا "نہیں میں اعتبار نہیں کرونگی"

سواری "اگر یہ سچ ہی ہو کہ اُسنے اگر غصہ اور پاگل پننے کے جوش میں ایک آدمی کے جگر میں خنجر بھونک دیا ہو؟"

جولیا کا رنگ زرد ہوگیا اور وہ چند قدم پیچھے ہٹ گئی۔

سواری "اگر وہ انسان اس ضرب کے صدمہ سے ہلاک ہوگیا ہو؟"

جولیا "چپ رہو چپ رہو"

سواری "نہیں مینے شروع کر دیا ہے اور میں ضرور ختم کرونگا۔ یہ راز میرا دم بند کئے دیتا ہے۔ تم یا تو مجھکو نظر حقارت سے دیکھنا یا معاف کرنا"

جولیا نے اُسکو پھر خاموش کرانیکی کوشش کی لیکن وہ نہ رکا۔ وہ بیوقت اُٹھکر کمرہ میں ٹہل رہا تھا۔

سواری "سنو اور میرے حال سے آگاہ ہو۔ جب جذبات مجھ پر غالب آجاتے ہیں تو پھر میں آپے میں نہیں رہتا۔ بعض اوقات شراب سے میں بیہوش ہو جایا کرتا ہوں۔ مینے آج سیرگاہ میں کھانا کھایا ہے۔ چونکہ ایکدفعہ میں اوداس تھا اور میری طبیعت قدرے بیقرار تھی اسلئے مینے معمول سے زیادہ شراب پی لی۔ اور ایک جوان آدمی سے ملنے کو گیا جس سے میرا نقدی کی نسبت کچھ تنازع تھا۔ میں اُسکا مقروض تھا اور چونکہ میں ادائیگی نہ کر سکتا تھا اسلئے مینے اُسکو آگاہ کرنا چاہا۔ چنانچہ مجھ سے وہ اپنے مکان میں تنہا ملا۔ وہ کہیں باہر سے اسوقت گھر میں آیا تھا اور سونے کو جا رہا تھا۔ چنانچہ اُسنے میرے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کیا۔ مینے اپنی تکلیف کا حال اُسکو سنایا اور التجا کی کہ وہ قرضہ کی نسبت قانونی کارروائی نہ کرے۔ مینے اُسکو کہا "تم مجھکو برباد کر دوگے اور اُس اعتبار سے مجھکو محروم کر دوگے جو کہ میرا لبورتس پہ ہے اور یہی میرے گزارہ کا وسیلہ ہے" اُسنے جواب دیا کہ اُسکو اُس سے کچھ واسطہ نہیں۔ مینے اُس سے رحم کے واسطے درخواست کی

لیکن اُس نے میری التجاؤں کو نہ سنا۔ تب مایوس ہو کر مینے کہا تمکو کچھ جوابدہی کرنی پڑے
گی۔ اسطرح ذلت اُٹھا کر میں خودکشی کرونگا۔"

اُسنے جواب دیا۔ تم؟ تم خودکشی کروگے! واہیات۔ دیکھو یہ ایک اوزار ہے۔ میں
اسے تمہارے پیش کرتا ہوں اور مجھکو یقین ہے کہ اسکو بُری طرح عمل میں نہ لاؤگے"
مینے اس چاقو کو لیلیا۔ میرے دماغ میں خون جوش مارنے لگا اور نشہ نے مجھکو عقل
سے محروم کردیا۔ پھر مینے اپنے قرضخواہ کی منت کرنی چھوڑ دی۔ اور اسکے بُرے سلوک کی
شکایت کرنی شروع کردی۔ اُسنے کہا کہ میرا بُرا سلوک! یہ لو اپنی دستاویز۔ میں تم سے
کچھ واسطہ رکھنا نہیں چاہتا۔ لیکن میں تمکو چاروں طرف چور مشہور کردونگا" چور
چور کے نام سے مشہور ہوں مینے اُنپر حملہ کیا اور اُسنے میرے چہرہ پر ایک ٹکا مارا۔
تب غصہ سے پاگل ہو کر مینے چاقو سے جو اُسنے مجھے دیا تھا ضرب لگائی اُسکے منھ سے
چیخ نکلی اور وہ گر پڑا! میں چاقو کو پھینک کر بھاگ گیا۔ ہاں جو کچھ مینے کیا یہ سب سچ ہے
میں قسم کھاتا ہوں!" میں نے خیال کیا کہ وہ حقیقت میں زخمی ہوا ہے۔ نہیں مینے
اسکو جان سے مار ڈالا تھا۔ چند روز بعد میں گرفتار کر لیا گیا۔ اول اول تو میں نے پورا
اقرار کر لینے کا ارادہ کیا۔ اہل جوری مجھکو ہرگز قاتل قرار نہ دیتے میں بدقسمت تھا لیکن
مجرم نہیں تھا۔ مجھے ایک موت تو سرزد ہوئی۔ لیکن ارادتاً نہیں۔ یکایک مجھکو
دستاویزوں کا خیال گذرا جو اُسنے مجھکو دی تھیں۔ جنکو میں لینا نہ چاہتا تھا لیکن اُسنے
زبردستی میری جیب میں ڈال دی تھیں۔ وہ وہاں ہی تھیں کسی نے انکو دریافت
کرلیا۔ اگر میں اقبال کرتا تو میرا خاتمہ تھا۔ مجھکو لوگ معمولی قاتل خیال کرتے۔

"مینے اپنے دل سے کہا۔ اگر میری زندگی میرے لیئے بھاری ہے اور اس جرم کی
یاد مجھکو ستاتی ہے تو میں خود اپنی جان لینے کے لیئے بہت سے موقع پاؤنگا۔ میں اپنا
طریق اپنے مارنے کے لیئے منتخب کرسکتا ہوں"

میری بیگناہی انصاف کو معلوم ہوگئی اور میں آزاد کردیا گیا۔ اسوقت میں اپنا
خاتمہ کردیتا۔ لیکن میرے دلمیں جینے کی خواہش پیدا ہوگئی۔ کیونکہ میں تم سے ملا اور
عاشق ہوگیا۔ بولو۔ تم میرے گناہ جرم سے آگاہ ہوگئیں ہو مجھکو اس سے رہائی دلاؤگی
جولیا اپنے سرکو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے خاموش تھی۔ اس خاموشی نے اسکو ڈرا دیا۔

اُسنے اپنا ہاتھ جولیا کے سر پر رکھکر اپنی طرف دیکھنے کو کیا۔ اُسکے آنکھ اُٹھا کر دیکھنے سے سواری ڈر گیا۔ کیونکہ اُسکا چہرہ زرد تھا۔ اُسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

سواری :- "آہ۔ میں بہت زیادہ مجرم ہوں۔ تم مجھکو معاف نہ کروگی!"

جولیا ۔ (بڑی مشکل سے چوکی پر سے اٹھکر ایسے لہجہ سے جو پُر رنج تھا) "میں مارس وائیٹل کی بیوہ ہوں!"

فصل نوزدہم

سواری زرد رو اور خوف زدہ آہستہ آہستہ قدموں سے ملاقاتی کمرہ سے باہر نکلنے کے لیئے جہاں کہ جولیا اُسکو تنہا چھوڑ گئی تھی دروازہ کیطرف چلا۔ وہ دروازہ کھولکر سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ اور دیوار سے سہارا لگاتا جاتا تھا کیونکہ اُسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ کوچہ میں پہنچکر اُس نے سیرگاہوں کیطرف رخ کیا قدم قدم پر وہ دیوار سے سہارا لگاکر کھڑا ہوجاتا تھا کیونکہ اُسکے پاؤں نہ اُٹھتے تھے۔

وہ خوفناک الفاظ کہ "میں مارس وائیٹل کی بیوہ ہوں" اُسکے کانوں میں گونج رہے تھے اور نیز یہی الفاظ اُسکی آنکھوں کے روبرو ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے کسی نے ان الفاظ کو خون سے لکھکر اُسکی آنکھوں کے روبرو کردیا ہے۔ ہر ایک لفظ کی اُسکو دہشت بھاری معلوم ہوتی اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ یہ الفاظ اُسکے راستہ میں سد حائل کر رہے ہیں۔ اُسکو مارس وائیٹل کی صورت اپنے روبرو دکھائی دیتی تھی اور گویا وہ اُسکو ہاتھ پھیلا کر کہہ رہی تھی کہ بس یہیں ٹھہر جاؤ۔ کوچہ گرانسٹ کے کونہ پر اُسکی آنکھیں یکایک چوندھیا گئیں دور تک روشنی کی قطار لگی ہوئی تھی۔ اور انبوہ خلقت جوق جوق ادھر اُدھر پھر رہی تھی گانے اور خوشی کے قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ لیکن سواری کو ان باتوں کی کچھ بھی خبر نہ ہوئی۔ ایک دوکان کے دروازہ سے سہارا لگاکر وہ کھڑا ہوکر گروہ کو دیکھنے لگا۔ اُسکو دھکے وغیرہ بھی لگتے لیکن کانوں کان خبر تک اُسکو نہ ہوئی۔

یکایک ایک عجیب صورت کے انسان نے جسکا چہرہ زرد تھا آکر سواری کا بازو پکڑ لیا اور بولا :- "البرٹ سواری میں قانون کے حکم سے تمکو گرفتار کرتا ہوں۔!"

سواری نے ہاتھ پاؤں ہلانے یا اپنا بازو چھوڑانے کے بغیر متکلم کیطرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔

متکلم کو پہچانا اور غمناک لہجہ میں بولا ”یہ ہنسی کا موقع نہیں“

”میں ہنسی نہیں کرتا۔ بلکہ میں تمکو مارٹن و ایبٹل کے قتل کے جرم میں گرفتار کرتا ہوں“

سواری ”تو صاحب پھر آپ ہیں کون؟“

”میں پولیس ایجنٹ ہوں۔ میرا نام وائیبرٹ ہے“

سواری ”آہ! میں سمجھا۔ تو اب تم وہ کونٹ ڈی ردینی ہو اور نا ہی وہ تمہاری چچیری بہن ہے“

وائیبرٹ ”ہاں تم درست کہتے ہو۔ تو اب تم خاموش چلے آؤ گے یا میں زور کو عمل میں لاؤں“

سواری ”ایک لمحہ بھر ٹھہرو۔ تم مجھکو مارٹن وایبٹل کا قاتل کسطرح قرار دیتے ہو؟“

وائیبرٹ ”کیونکہ تم نے خود اقبال کر لیا ہے“

سواری ”کسکے روبرو؟“

وائیبرٹ ”اسکی بہن کے“

سواری ”آہ! تو اسنے کہدیا“

کوئی الفاظ ایسے نہیں جو اس حالت کو۔ لہجہ کو بیان کر سکیں جسمیں سواری نے مذکورۂ بالا الفاظ کہے۔ ان الفاظ میں ملامت اور گلہ یا شکایت تھی لیکن یہ ایک آہ تھی جو کسی دل شکستہ کے سینہ سے نکلتی ہے۔ معمولی ملازم خفیہ پولیس پر تو شاید اسی کا اثر ہو جاتا۔ مگر بد قسمت رقیب پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ وائیبرٹ نے سواری کو فریب دینے کی کوشش نہ کی۔

وائیبرٹ ”چلو“

سواری ”میں حاضر ہوں“

اسوقت جمِ غفیر سبزہ گاہوں میں گشت لگا رہا تھا۔ اس اژدہام خلقت میں طالبعلم قومی سپاہی۔ عورتیں اور بچے وغیرہ شامل تھے۔ یہ لوگ جابوآگ کی طرف سے آتے تھے اور سینٹ ملین کی طرف جا رہے تھے۔ وائیبرٹ اور سواری ایسے بے خبر جا رہے تھے کہ انکو ان لوگوں کے آنے کی بھی خبر نہ ہوتی تھی۔ یکایک ایک دھکا لگنے سے علیحدہ ہو گئے۔

وانجبرٹ ۔ لڑبھڑ کر اس انبوہ کثیر کے کنارے پر پہنچگیا۔ لیکن سواری نے کچھ بھی رکاوٹ نہ کی اور اس سیلاب کو چڑھنے دیا۔ اتنے میں لوگ وزیر فارن معا کے دفتر کے محافظوں کے قریب پہنچ گئے۔ چنانچہ ان محافظوں کے آفیسر نے سپاہیوں ک حکم دیا کہ وہ مربع کی صورت میں قطار باندھ لیں۔ لیکن انبوہ خلقت جسکو پیچھے سے دھکے پر دھکا لگ رہا تھا ٹھہر نہ سکتا تھا اور آگے بڑھتا آیا۔ سپاہیوں نے سنگینوں کا منہ انکی طرف جھونک دیا۔

عام لوگ ”یہ بد دیانتی ہے۔ ہمارے ساتھ فریب کھیلا گیا ہے“

کسی گوشہ سے کسی نے پستول چلا دیا۔ سپاہیوں کو خیال ہوا کہ انپر حملہ ہونے لگا ہے چنانچہ انہوں نے اس انبوہ کے مقابل گولیاں چلا دیں۔ قریباً ساٹھ آدمی بیجان ہو کر گر پڑے۔ خون کی ندی بہنے لگ پڑی۔ جب کہ یہ لڑائی نہ ہوئی تو لوگ زخمیوں کی مدد کے لیئے دوڑے جنکو اٹھا کر وہ پڑوس کے مکانوں میں حکیموں کے پاس لیگئے ساتھ ہی ایک گاڑی جسمیں سفید گھوڑا جتا ہوا تھا آ گئی اور لاشیں اٹھا کر اس گاڑی میں ڈالدی گئیں۔ اور ان نعشوں کے ساتھ لوگ بتیاں جلائے ہوئے زور سے مفصلہ ذیل الفاظ کہتے ہوئے جا رہے تھے: ”عوض انتقام۔ لوگ قتل ہو رہے ہیں“

سواری کو جو ان مجمع کے سرے پر تھا مہلک زخم ایک ضرب سے لگا تھا۔ چنانچہ جب لوگ اسکو اٹھا کر سیرگاہ کے دروازہ کے محراب کے نیچے لائے تو اسنے ان لوگوں کی طرف جو اسکے قریب کھڑے ہوئے تھے اشارہ کیا کہ وہ کچھ بولنا چاہتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جھککر سنا تو مفصلۂ ذیل الفاظ سنائی دیئے ”مجھکو کوچہ گراسنٹ میں لیجاؤ۔ میں مرنے سے پیشتر کیبکو دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں“

دو رفیق القلب انسانوں نے چارپائی لاکر اسکو اسپر لٹایا اور لیکر روانہ ہوئے۔ ایک لڑکا ہاتھ میں چراغ لیئے ساتھ تھا۔ اور اس چراغ کی روشنی سواری کے سینہ پر پڑ رہی تھی جس سے برابر خون جاری تھا۔ اور اسکا خوبصورت چہرہ چمک رہا تھا جسپر موت نے اپنی مہر لگا دی تھی عورتیں اس چارپائی کو دیکھکر رونے لگ گئیں اور ہر شخص کے منہ سے مفصلۂ ذیل کلمہ سنائی دینے لگا: ”ہتھیار باندھو!“

نصف شب کا وقت تھا۔ فاصلہ پر باجا وغیرہ کے بجنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ او

گرجا کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ جبکہ لوگ اس زخمی کو لیئے ہوئے کوچے گرامنٹ میں پہنچے تو سواری نے انکو ٹھہرنیکا اشارہ کیا چنانچہ انہوں نے کوچے کے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا تیسری منزل پر جاکر بھی انہوں نے گھنٹی بجائی۔ لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔ مکان خالی پڑا تھا۔ جولیا بیرپٹیاک کے ساتھ پیرس سے روانہ ہوگئی تھی۔ سواری نے اپنے مکان پر جانیسے انکار کیا اور تھوڑی دیر کے بعد جولیا کے دروازہ پر ہی اسکا نام لیتے لیتے مر گیا۔

فصل بستم

جبکہ بغاوت کا شور پیرس کے کوچوں میں مچ رہا تھا۔ قیدخانوں وغیرہ میں بھی اس جوش نے اپنا زور دکھایا۔ چابی برداروں کی نگاہبانی ڈھیلی ہوگئی۔ وہ بیرونی شور وغوغا کو کان لگائے سن رہے تھے۔ بلکہ انکو اپنی سلامتی کا خطرہ پڑ گیا۔ سپاہی جو انکو ضرورت کے وقت مدد دیا کرتے تھے۔ لائین میں واپس بلا لیئے گئے تھے۔ قیدی بھی پرجوش تھے اور ہر ایک موقع کا فایدہ اٹھانیکے لیئے تیار تھے۔ بلکہ وہ دروازوں کی طرف جھپٹ کو جائے دیواروں پر سیڑی لگا کر چڑھ جانے اور جو کوئی انکی مزاحمت کرے انکی جان لینے کو تیار تھے۔

مورخہ ۲۴ فروری کو جمعرات کے روز عین بغاوت کے روز میں لانگ لیک نے ایک دربان پر حملہ کیا جو نادانی سے بلا مدد لیئے کسی کام کے واسطے اسکے کمرہ میں گھسا تھا۔ چنانچہ لانگ لیڈ نے کپڑا دربان کے منھ میں ٹھوس دیا تاکہ وہ چلّا نہ سکے۔ اور اسکے کپڑے اتار کر خود پہن لیئے اور اسکی چابیوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لیلیا اور خاموش دروازہ سے باہر نکل گیا۔ کوچوں میں گشت ابھی تک جاری تھا۔ لیکن لانگ لیڈ کے نکل جانیکی کسیکو بھی خبر نہ ہوی۔

لانگ لیڈ سیدھا باغی لوگوں کے وسط میں گھس گیا۔ وہ ٹولیوز میں داخل ہوا مستانہ شراب پیکر خون کیچڑ سے بھرا ہوا۔ ایک ہاتھ میں پستول لیئے ہوئے۔ پہلو میں تلوار لٹکائے سوئیل کوجینٹ کے مکان کی طرف شام کا وقت گذارنیکے واسطے روانہ ہوا۔

بجائے اسکے کہ گھنٹی بجاکر اسکے کمرہ میں داخل ہو اسنے لات مار کر دروازہ توڑ دیا اور بے پرواہی سے اسکی خوابگاہ میں جا گھسا جہاں وہ ابھی جاکر لیٹی تھی۔

سولیبل۔ (خوف کے لہجہ میں) "مجھ سے کیا مطلب ہے؟"

لانگ لیڈ "تمکو ابھی معلوم ہو جائیگا۔"

سولیبل "تم مجھے جان سے مارنا چاہتے ہو؟"

لانگ لیڈ "بیشک میں اپنی قسم پوری کرنا چاہتا ہوں اور تمہاری جان لینے آیا ہوں"؟

سولیبل۔ (اپنی باہیں لانگ لیڈ کے گلے میں ڈالکر) "رحم! رحم!"

لانگ لیڈ۔ (اسکو علیحدہ کرکے) "تمہارے اوپر اب کوئی رحم نہیں"

سولیبل "لیکن اب تم آزاد ہو۔ ہم بھاگ چلیں گے اور ملکر رہیں گے"

لانگ لیڈ "نہیں مجھکو اب خواہش نہیں۔ تمکو مجھ سے محبت نہیں"

سولیبل "ہاں ہاں! مجھے تم سے محبت ہے"

لانگ لیڈ "خاموش۔ لو جھوٹ بکتی ہے"

سولیبل "میں سچ کہتی ہوں کہ مجھکو تم سے محبت ہے میں قسم کھا کر کہتی ہوں"

لانگ لیڈ "ایک عورت کبھی اپنے عاشق کا جس سے اسکو محبت ہوتی ہے بھید ظاہر نہیں کرتی۔ اور اسکو عدالت میں ملزم نہیں بتاتی۔ آو۔ اور مرنے کو تیار ہو"

سولیبل "نہیں نہیں۔ رحم"

لانگ لیڈ "اگر تمکو خدا پر اعتبار ہے یا خدا کو مانتی ہو تو دعا مانگ لو"

سولیبل بستر پر سے اٹھکر اسکے پاؤں میں گر پڑی۔ اسکے ہاتھوں کو چومنے لگی۔ رو رو کر اسکی منت و عاجزی کرنے لگی۔ لیکن اسکو رحم نہ آیا اور بمفصلہ ذیل الفاظ اسنے کہے "قید خانہ والا نظارہ یاد کر"

گھڑی بھی اسنے دریچہ کھولدیا۔ اور سولیبل کیطرف بڑھا ایک ہاتھ سے لانگ لیڈ نے سولیبل کے دونوں بازو پکڑ لئے اور دوسرے ہاتھ سے اسکو اٹھالیا۔ دریچہ کے پاس لیگیا اور زور سے باہر پھینکدیا۔ اسکے بعد جھک کر اسنے باہر میدان میں اس جگہ کو دیکھا جہاں وہ گری تھی۔ اور خود بھی سر کے بل باہر گر پڑا۔ جب وہ زمین پر گرا تو ابھی وہ زندہ تھا اور اس خوفناک نظارہ کے دیکھنے والے نے اسکو اپنے خون سے تر ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلکر لاش کے قریب پہنچتے دیکھا جب اسنے آخری سانس لیا تو اپنی سینہ

سے سوکیبل کو لگائے ہوئے تھا۔

جنیوا میں ایک خیراتی سرائے آلبر گوڈی پادری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک سرائے ہے نہ کہ شفاخانہ اور یہی ضروری نہیں کہ بیمار اسمیں داخل ہو سکیں۔ بوڑھے سے لے کر بچوں تک اسمیں پرورش پاتے ہیں۔ بوڑھے مرتے دم تک وہاں اپنی زندگی چین سے بسر کرتے ہیں اور بچے بالغ ہونے تک وہیں رہتے ہیں اور پرورش پاتے ہیں۔ ناتوانوں کی وہاں خبر گیری کیجاتی ہے۔ بیمار یا مصیبت زدہ کے پاس ایک عورت ہمیشہ دکھائی دیتی ہے۔ جولیا وائیٹل بھی اس سرائے میں رہتی ہے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے۔ ہیبرٹیا بھی اسکے ساتھ ہی ہے اور اسکے شریف کام میں اسکی امداد کرتی ہے۔

قریباً پانچ برس کا عرصہ گذرا کہ ایک پاگل آدمی نے ڈاکٹر بلانچی کے شفاخانہ میں جان دی۔ وہ نہایت ہی امیر آدمی تھا جسکی مارس کوئیس ڈی ی اکس ـــــ نواب فرانس کی جائیداد کا ترکہ ملا تھا۔

وہ بے ضرر اور خاموش تھا۔ لیکن اسکا پاگل پن صرف ایک صورت میں ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہمیشہ دروازوں سے کان لگا کر سنا کرتا۔ وہ کئی دفعہ دروازوں سے لگا ہوا دیکھا گیا اس بے ضرر حالت میں وہ سارا دن پھرا کرتا اور اسکے ملازم بھی اسکو تنہا چھوڑ دیا کرتے۔ سال کے ایسے موسم بھی تھے جنمیں اسکا دیوانہ پن زیادہ خوفناک حالت اختیار کر لیتا۔ لیکن یہ پاگل شکایت کیا کرتا کہ اسکے ہونٹھ جل رہے ہیں اور انکے ٹھنڈا کرنے کے واسطے برابر سرد پانی لگا کرتا۔ اور انگلیاں بھگو کر اپنے ہونٹھوں کو ان سے ملا کرتا گویا وہ کسی بوسہ کے نشانوں کو مٹانیکی کوشش کرتا تھا یہ بدقسمت وائبرٹ تھا۔

تمام شد

LIBRARY